

النَّحُو أَفْضَلُ مَا يُعْنِي وَيُقْتَبِسُ ☆ لِأَنَّهُ لِكِتَابِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ

(حصة قواعد)

تُعَلِّيِّمُ النَّحْو

مع امثلة قرآنية وحديثية

جمع وترتيب وتحريج احاديث

عبد الغفار محمد حسين

دار القضاء شولاپور

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

!! ناشر !!

مكتبه جریر بن عبد الله البجلي

رحمه للعلمين آيجو كيشنل چير ٹھیبل و یلفیسر ٹرست

شولاپور مہاراشٹر انڈیا

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب.....	تعلیم الخواجہ امثہلہ قرآنیہ و حدیثیہ
مؤلف.....	عبد الغفار محمد حسین شولاپوری
کتابت و تائپنگ و سرورق.....	بدست خود
سن اشاعت.....	۲۰۲۰ء
(طبع دوم).....	۲۰۲۱ء
تعداد اشاعت.....	۱۰۰۰
عام قیمت.....	۷۵ روپے۔
ملنے کے پتے۔	

(۱) دارالقضاۓ شولاپور، قربان حسین نگر گروناک چوک شولاپور 9175771550

مولاناوسیم رشیدی 9890225984

(۲) ادارۃ الصدیق ڈا بھیل، مفتی عبداللہ صاحب مانگ روی 991331919

Darul Quaza

424, Quran Husain Nagar Guru Nanak Chowk

Solapur 413003 MH INDIA

اچھے صفحات پر دورنگوں میں بہترین و دیدہ زیب طباعت

طلبہ کے لئے نیز مدارس میں طلبہ کو انعام دینے کے لئے بالکل ہی رعایتی قیمت
محض ۳۵ روپے، جلدی کیجئے۔

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	انساب	۳	۲۳	مرفواعات	۳۷
۲	دعابرگاہ مجیب الدعوات	۵	۲۳	فاعل	۳۷
۳	تاثرات و رائے گرامی	۶	۲۵	نائب فاعل	۳۹
۴	تاثرات و رائے گرامی	۶	۲۶	مبتدا و اخیر	۴۰
۵	تاثرات و رائے گرامی	۷	۲۷	افعال ناقصہ	۴۳
۶	عرض مرتب	۸	۲۸	حروف مشہب با فعل	۴۶
۷	علم خوکی تعریف	۱۳	۲۹	ماولا مشابہ بیلیں	۴۸
۸	سم و فعل کی علامات	۱۳	۳۰	لائے فنی جنس	۴۸
۹	اسم کی تقسیمات، تقسیم اول	۱۵	۳۱	منصوبات، مفعول مطلق	۵۰
۱۰	اسم کی تقسیم دوم	۱۶	۳۲	مفعول نیہ	۵۱
۱۱	اسم کی تقسیم سوم	۱۷	۳۳	مفعول لہ و معہ	۵۲
۱۲	اسم کی تقسیم چہارم و پنجم	۱۹	۳۴	مفعول بہ، منادی	۵۳، ۵۴
۱۳	مغرب و مشرق	۲۰	۳۵	تحدری، اضمار علی شریطۃ الشفیر	۵۵
۱۴	ام ضمیر	۲۱	۳۶	حال	۵۶
۱۵	اسم اشارہ، اسماء موصولة	۲۳	۳۷	مستثنی	۵۷
۱۶	اسم مغرب غیر منصرف	۲۳	۳۸	تمیز	۵۹
۱۷	اعرب مغرب کی تفصیل	۲۷	۳۹	اعداد کی تمیز	۶۰
۱۸	اعرب بالحرکت	۲۷	۴۰	مجرور بزیر عالی اخض	۶۲
۱۹	اعرب تقدیری	۲۸	۴۱	مجرورات	۶۲
۲۰	اعرب بالحرف	۲۹	۴۲	مضاف الیہ	۶۳
۲۱	مرکب کا بیان، مرکب غیر مفید	۳۳	۴۳	توازع صفت	۶۵
۲۲	مرکب مفید	۳۳	۴۴	معطوف و معطوف علیہ	۶۷

۱۰۱	افعال مقاربہ	۲۸	۲۸	تاكید	۲۵
۱۰۲	فعل تعجب	۲۹	۷۰	بدل	۳۶
۱۰۳	افعال مدح و ذم	۷۰	۷۲	عطیہ بیان	۳۷
۱۰۵	حرف کا بیان، حروف جارہ	۷۱	۷۳	اسماء عاملہ، مصدر	۳۸
۱۰۸	حروف نداء	۷۲	۷۳	اسم فاعل، اسم مفعول	۳۹
۱۰۹	حروف عطف و استفہام	۷۳	۷۶	صفت مشہر	۵۰
۱۱۰	حروف جواب و مصدریہ	۷۴	۷۷	اسم تفضیل	۵۱
۱۱۱	حروف غنی و شرط	۷۵	۷۹	اسماء مہیات، ضمیر	۵۲
۱۱۲	حروف تسبیہ و تخصیص و ردع	۷۶	۸۰	اسماء اشارہ و موصولة	۵۳
۱۱۳	حروف توقع، تفصیل	۷۷	۸۲	اسماء افعال	۵۴
۱۱۴	تزوین، حروف تفسیر	۷۸	۸۳	اسماء اصوات، مرکب امتزاجی	۵۵
۱۱۵	جملہ اور اس کی اقسام	۷۹	۸۵	اسماء کنایات	۵۶
۱۱۶	جملہ متناہی	۸۰	۸۶	ظروف مبنيہ	۵۷
۱۱۷	جملہ حالیہ	۸۱	۸۸	اسماء استفہام	۵۸
۱۱۸	جملہ تفسیریہ	۸۲	۸۹	فعل کا بیان	۵۹
۱۱۹	جملہ شرطیہ، معطوف، استفہامیہ	۸۳	۹۰	اعراب فعل مضارع	۶۰
۱۲۰	جملہ مترضہ	۸۴	۹۲	نواصیب مضارع	۶۱
۱۲۱	جملہ قمیہ، بیانیہ	۸۵	۹۳	آن مقدارہ	۶۲
۱۲۲	جملہ وصفیہ	۸۶	۹۵	جوازم مضارع	۶۳
۱۲۳	تخریج احادیث	۸۷	۹۵	اں شرطیہ	۶۴
۱۲۸	تعارف مؤلف	۸۸	۹۶	کلم المجازات	۶۵
۱۲۹	تعارف مدرسہ تعلیم الدین شولا پور	۸۹	۹۷	شرط و جزاء کے احکام	۶۶
۱۳۰	تعارف دارالقضاء شولا پور	۹۰	۹۹	افعال قلوب	۶۷

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

مادر علمی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈا بھیل

کے نام کہ

رب رحمٰن و رحیم نے جو کچھ بھی عطا کیا اسی کے واسطے سے عطا کیا، میرا
رُواں رُواں، میرے خون کا قطرہ قطرہ اور میرے جسم کا آنگ جس کا
مر ہوں منت ہے۔

تمام اساتذہ کرام خصوصاً

استاذ مرحوم امام نوح حضرت مولانا ابراہیم صاحب کاوی رحمہ اللہ

محقق و مدقق حضرة الاستاذ مولانا شیدا حمد صاحب سیلوڈی رحمہ اللہ

کے نام

جن کے نزالے اندازِ درس و تربیت نے فونِ اسلامیہ میں شدید اور ذوقِ تحقیق
میں حرکت پیدا کی، جو واقعی انہمہ فن تھے، ابجد شناسی کی جو کوئی مقدار ہمارے پاس ہے
وہ انہی اساتذہ کرام کا فیض ہے جن کے احسانات سے ہماری گردان جھکی ہوئی ہے،
اللہ تعالیٰ کتاب کو قبول فرمائے تمام اساتذہ کرام اور بندے کے لئے ذخیرہ آخرت
بنائے، اللہُمَّ تَقْبِلُ مِنَاهَا الْكِتَابَ بِقَبْوُلِ حَسَنٍ وَأَنْبِتُهُ تَبَاتًا حَسَنًا۔ آمِن۔

دعا بدر گاہ مجیب الدعوات

إِلَهِي ! أَنْتَ رَجَائِي ، فَكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَى قَلْ لَكَ بِهَا شُكْرِي
 وَكُمْ مِنْ بَلِيهَةٍ ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلْ لَكَ بِهَا صَبْرِي ، فَيَا مَنْ قَلْ عِنْدَ نِعْمَتِهِ شُكْرِي
 فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَيَا مَنْ قَلْ عِنْدَ بَلِيهَةِ صَبْرِي فَلَمْ يَخْذُلْنِي وَيَا مَنْ رَأَنِي عَلَى
 الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِي ، يَا ذَا الْمُعْرُوفِ الَّذِي لَا يَنْقَضِي أَبَدًا وَيَا ذَا النَّعْمِ الَّتِي
 لَا تُحْصِي أَبَدًا أَسْتَلُكَ أَنْ تُصَلِّي عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَنْ تَتَقَبَّلَ مِنِّي إِنَّكَ
 أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَأَنْ تُتُوبَ عَلَى إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ وَأَنْ تَغْفِرُ لِي
 وَلِوَالِدَيَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ .

ترجمہ

اے میرے اللہ! تو ہی میری امیدوں کا مرکز ہے، تو نے مجھے کتنی نعمتیں دیں جن پر میرا شکر کم پڑ گیا، اور کتنی آزمائشوں میں تو نے مجھے بتلا کیا جن پر میرا صبر کم رہ گیا، اے وہ ذات! جس کی نعمتوں پر میرا شکر کم پڑ گیا پھر بھی جس مجھے محروم نہیں کیا، اور جس کی آزمائشوں پر میرا صبر کم رہ گیا پھر بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا اور جو مجھے غلطیوں پر غلطیاں کرتے دیکھتا ہا لیکن مجھے رسواؤ ذلیل نہیں کیا، اے نہ ختم ہونے والی بھلائیوں پر والے! اور لا محدود نعمتوں والے! میں تجوہ سے سوال کرتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود نازل کراور میرے اس کام کو قبول کر بلاشبہ تو ہی سننے والا جانے والا ہے اور میری توبہ قبول فرمایقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے اور میری، میرے والدین کی اور تمام ایمان والوں کی حساب کے دن مغفرت فرم۔

تاثرات و رائے گرامی

حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب مدظلہ

(سرپرست اعلیٰ جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی)

آپ کی کتاب ”تکلیم الخواجہ“ مع امثالہ از قرآن و حدیث“ موصول ہوئی، کتاب کا معتمدہ حصہ بغور دیکھا گیا، ماشاء اللہ ضروری مسائل خویہ کو حاوی، نہایت جامع اور عام فہم کتاب ہے، بندے کی رائے میں خوییر کے بعد ہدایت الخواجہ سے پہلے اس کا پڑھانہ زیادہ مفید ہوگا، عرض مرتب میں بھی اور اصل کتاب میں بھی بعض مقامات محل نظر محسوس ہوئے، ان کی نشاندہی الگ پرچے پر کرانی جاتی ہے، آئندہ طباعت میں اس کا لحاظ ان شاء اللہ مزید افادیت کا حامل ہو جائے گا۔

تاثرات و رائے گرامی

حضرت مولانا سید الرحمن صاحب عظیمی مدظلہ

(مہتممدار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ یوپی)

آپ کا مرسلہ خط مع کتاب تکلیم الخواجہ (قرآن و حدیث سے قواعد خویکی مثالیں) موصول ہوا، پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ نے قرآن و حدیث سے قواعد خویکی مثالیں تلاش کی ہیں اور اس کتاب میں پیش کی ہیں، یہ ایک اچھی کوشش ہے، اس زمانے میں قرآن و حدیث سے ہر پہلو سے رابطہ مضبوط ہونا ضروری ہے، عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، چہ جائیکہ عام گفتگو اور کلام میں قرآن کی جلوہ گری ہو، ہمارے اسلاف میں بیشمار افراد نے اپنی پوری زندگی قرآنی تعلیمات کی اشاعت میں گزار دی اور ایک قابل رشک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

استعماری اور استشراقی رجحان نے معاشرے کو ایسا الحاذدہ بنادیا ہے کہ خود صرف کے قواعد کے لئے جو مثالیں دی جاتی ہیں، ان میں لکھا جاتا ہے کہ محمد کاذب و مشیل صادق،

اور کہا جاتا ہے کہ یہ صرف مثال ہے اور کچھ نہیں، جبکہ نئی نسل کے ذہن میں اس مثال سے زندگی بھر کیلئے یہ بات راست ہو جائیگی کہ محمد نام کے افراد جھوٹے ہوتے ہیں اور مشیل اور اسکے مثال افراد سچے ہوتے ہیں، یہ فکری لیغار ہے جو دبے پاؤں نئی نسلوں کے ذہن و دماغ پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ مقام مسرت ہے کہ آپ نے قرآن و حدیث سے خوبی مثالیں تلاش کی ہیں اور اس کتاب میں درج کی ہیں، میں اس کوشش پر آپ کو مبارک باد دیتا ہوں اور روشن مستقبل کی توقع رکھتا ہوں۔

تأثرات و رائے گرامی

حضرت مولانا معاویہ سعدی صاحب گورکھپوری مدظلہ

(استاذ تخصص فی الحدیث جامعہ مظاہر العلوم سہار پور یوپی)

آپ کی ترتیب دادہ کتابِ مستطاب ”تعلیم النحو“ حضرت مولانا محمد عاقل صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں برائے اظہار رائے موصول ہوئی۔

کتاب بہت عمده، مرتب اور جامع تھی، مباحث نہایت متفق اور محرر تھے، کتاب حضرت والا (مولانا محمد عاقل صاحب مظاہری دامت برکاتہم) کو بہت پسند آئی، حضرت نے احقر کو مکلف فرمایا کہ اس کو بالتفصیل دیکھ کر اس میں جو امور قابل مشورہ ہوں وہ لکھ دیئے جائیں، حسب الحکم احقر نے پوری کتاب دیکھی اور اسکو مرتب سلمہ کی محنت، جانفشاںی، ذوق تحریر اور سلیقہ تصنیف کا، ہترین نمونہ پایا، اللہ مزید علمی و عملی ترقیات سے نوازیں آمین..... ان گذار شات کے علی الرغم آپ کی کتاب ماشاء اللہ بہت مکمل اور نافع ہے، خود میں نے بھی اس کی قیمتی مندرجات سے استفادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو علمی و عملی ترقیات سے نوازیں اور اس ”درست خشت اول“ کو ”تازیا“ راست عروج کا پیش خیمه بنائیں اور ہر قسم کے اخراج اور کچھ سے حفاظت فرمائیں، آمین۔

(حضرت مولانا نے کچھ اغلاط اور قابل مشورہ باتیں لکھ بھیجی ہیں جنکا لحاظ طبع ہذا میں کر لیا گیا ہے۔)

عرض مرتب

ہر قسم کی تعریف کا مستحق صرف اور صرف اللہ ہے کیونکہ تمام خوبیاں، اچھائیاں اور کمالات اللہ کے ذاتی ہیں، انسان کا کوئی کمال، کوئی خوبی اور کوئی اچھائی ذاتی نہیں، لہذا انسان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اپنے کسی کام کو کمال سمجھ کر گردان تانے یا بڑا بول اپنی زبان سے نکالے یا اپنے کسی کام پر فخر کرے۔

لہذا دل کی گہرائیوں سے اقرار ہے کہ نہ میرا یہ کام کوئی کام ہے اور نہ حاشیہ خیال میں گمان ہے کہ اس سے وقت کی کوئی ضرورت پوری ہوئی ہے، مقصد اس جمع و ترتیب کا مخفی یہ ہیکہ دین کے خادمین میں کہیں کسی کو نے میں اس ناکارہ کو جگہ مل جائے اور اسی بہانے روزِ محشر کا میابی نصیب ہو، بلبُل ہمیں کہ قافیہِ گل شود بس است۔

قرآن و حدیث اور فقہہ بلکہ پورا دین اسلام عربی میں ہے اس لئے اہل عجم کیلئے قرآن و حدیث اور فقہہ و فتاویٰ کا علم حاصل کرنے کیلئے پہلے عربی زبان سیکھنا ضروری ولا بدی ہے، اسی لئے ہر زبان میں عربی زبان سیکھنے کے لئے عربی گرامر کی کتابیں لکھی گئیں، ہماری زبان اردو ہے تو اردو میں عربی گرامر کی بہت سی عمدہ عمدہ کتابیں لکھی گئیں ہیں جو اپنی اپنی خصوصیات کے ساتھ منصہ شہود پر موجود ہیں، بندے نے بھی اس کتاب کو بتوفیق الہی اور نصرت ایزدی نہایت ہی آسان ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے۔

اس کتاب میں ہمارے کام کی نوعیت اس طرح ہے کہ...

(۱) اس کتاب میں عام کتب نحو کے مقابلے میں ترتیب بدل دی گئی ہے، کتاب میں آگے جتنی اصطلاحات مستعمل ہیں، شروع ہی میں انکی تعریفات لکھ دی گئی ہیں، اور حتی الامکان تسهیل کا خیال رکھا گیا ہے۔

(۲) قواعد نحو کو قرآنی مثالوں سے مزین کیا گیا ہے اور گلابی رنگ سے ان مثالوں کو

متاز کر دیا گیا ہے، نیز کتاب کے اخیر میں جملوں کی دس فتمیں ذکر کی گئیں ہیں اور قرآن پاک سے ان جملوں کی مثالیں دیکھانی ترکیب کی گئی ہے، میرا دل اور میرا رواں رواں رب کریم کے شکر سے معمور ہے کہ اس طور پر میرے رب نے مجھ غریب سے قرآنی خدمت لی، فَلَّهُ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ۔

(۳) جہاں قواعد کے لئے قرآنی مثالوں تک ہماری رسائی نہ ہو گئی وہاں حدیث پاک سے مثالیں دی گئیں ہیں اور احادیث کو نمبر دیا گیا اور کتاب کے آخر میں ان احادیث کی تحریج ذکر کر دی گئی ہے، چنانچہ کتاب میں حدیث پاک کی تقریباً ۱۳۰ رمثا لیں آگئی ہیں، فَلَّهُ الْحَمْدُ۔

(۴) اور جہاں قواعد کے لئے قرآن و حدیث میں مثالوں تک ہم پہنچ نہیں پائے وہاں عام مثالیں دی گئی ہیں، البتہ ان مثالوں کو قرآن و حدیث سے قریب تر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ہم بڑے شکر گذار ہونگے ان لوگوں کے جو ان قواعد میں قرآنی و حدیثی مثالوں تک ہماری رسائی کروادیں گے۔

یہ کتاب کس قسم کے طلبہ کے لئے ہے؟

یہ بات صحیح ہے کہ اگر یہ کتاب اولادی کسی طالب علم کو پکڑا دی جائے تو اس مبتدی کے لئے بڑی مشکل ثابت ہو گی اسلئے ضروری ہے کہ اس کتاب سے پہلے مبادیات نحو کی کوئی آسان کتاب مثلاً ”آسان نحو حصہ اول“ یا ”اجراء نحو و صرف مؤلفہ مولانا ایاس گڈھوی“ تھوڑی بہت سمجھ کے ساتھ طالب علم کو یاد کر دی جائے اور وہ طالب علم حافظ ہو تو سونے پر سہا گہ، یا کم از کم اس کا ناظرہ قرآن پکا ہو پھر اس طالب علم کو یہ کتاب پڑھائی جائے تو ان شاء اللہ یہ کتاب آسان و مفید ثابت ہو سکتی ہے، نیز اس کتاب کے ساتھ ساتھ قواعد کی مشق و تمرین بہت زیادہ ضروری ہے ورنہ محض رٹ لینے سے کچھ فائدہ حاصل ہونے والا نہیں ہے، اس غرض سے ایک کتاب ”تمریب النحو“ کے نام سے زیر ترتیب ہے جس میں ہر قاعدے کی دس مثالیں قرآن سے، دس مثالیں حدیث سے اور دس عام مثالیں اردو سے عربی کی ہو گئی، ان شاء اللہ العزیز و هو المؤفق للاتمام۔

اس جمع و ترتیب میں خاص طور پر تین کتابوں کو سامنے رکھا گیا ہے۔

(۱) **کتاب الحجۃ**: اس کتاب کے مصنف حضرت قاری عبدالرحمن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

نے نہ جانے کس قدر اخلاص و دل سوزی کے ساتھ اس کتاب کو لکھا ہو گا کہ اللہ نے اسے قول فرمائے اتنی مقبولیت عطا فرمائی کہ اردو میں کسی دوسری فنی کتاب کو وہ مقبولیت نصیب نہیں ہوئی ”تعلیم الحجۃ“ کتاب الحجۃ کی ہی زمین میں تعمیر شدہ ایک عمارت ہے جوئی ترتیب کے ساتھ قرآن و حدیث کی مثالوں سے مزین ہے ”تعلیم الحجۃ“ کی جمع و ترتیب میں اصل یہی کتاب پیش نظر رہی ہے۔

(۲) **تعلیم الحجۃ**: ترتیب دادہ اساتذہ جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری تاؤن کراچی:

”تعلیم الحجۃ“ کا اکثر حصہ جمع و ترتیب کے مرحلہ سے گذر چکا تھا کہ ایک دوست نے اس تعلیم الحجۃ کی رہنمائی کی بلکہ پی ڈی ایف کی شکل میں دی، دیکھا کہ جو ترتیب مضامین اس تعلیم الحجۃ میں ہے وہی ترتیب کم پیش بندے نے ”تعلیم الحجۃ“ میں اختیار کی ہے اس توافق پر دل مسرت سے جھوم اٹھا، لہذا کئی جگہوں پر بندے نے اس کتاب سے استفادہ کیا، فجز اہم اللہ احسنالجزاء۔

(۳) **ال نحو القرآني** : یہ وعظیم الشان کتاب ہے جس میں فن نحو کو قرآنی امثال

سے بڑی تفصیل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے، یہ کتاب اس لائق ہے کہ شامل نصاب ہو، اس کا فائدہ کم از کم یہ ہو گا کہ طلبہ کو قرآنی آیات کی وجہ اعراب معلوم ہو گی، نیز قرآنی آیات ہونے کی بنا پر طلبہ میں ایک گناہ پچسی رہیگی، خدا کرے کہ کوئی موقوف بندہ خدا اس کتاب کا اختصار کر کے مدارس کے کیلئے قابل استفادہ بنادے، بہر حال قرآنی مثالوں کے لئے یہ کتاب ہماری بہترین رہنمائی، اللہ اس کے مصنف کو دنیا و آخرت کی حقیقی خوشیاں نصیب فرمائے۔

اللہ رب العزة جزاً خير نصیب فرماً كمپیوٹر سافٹ ویئر ”المکتبۃ الشاملة“ کو تیار

کرنے والوں کو کہ انہوں نے بہت ہی کام کی چیز تیار کی ہے لہذا ”المکتبۃ الشاملة“ نے احادیث کی تلاش اور مقصد تک پہنچنے میں بہت بہت مدد دی۔

السکتبہ الشاملة کو بنانے والوں کے متعلق یہ بات ضرور کہی جاسکتی ہے کہ انہوں نے پروگرام میں احناف کی کتابوں خصوصاً علماء دین بند کی کتابوں کو شامل کرنے کے سلسلہ میں تعصب سے کام لیا ہے، البتہ اس میں پائی جانے والی اغلاط کی وجہ سے ان پر خیانت کا الزام لگانا مجھے لگتا ہے کہ غلط بات ہو گئی کیونکہ ہم جب پچاس سانچھے صفحات کی کتاب لکھتے ہیں تو اس میں کئی غلطیاں در آتی ہیں جبکہ یہ سافٹ ویرتوہزاروں کتابوں کا مجموعہ ہے تو اس میں غلطیاں در آنا بالکل قرین قیاس ہے لہذا اس کو خیانت کا نام دینا غلط ہے۔

سپاس نامہ

انسان محتاجِ محض ہے اس کو ہر آن اپنے رب کی مدد کی احتیاج ہے، ساتھ ساتھ انسانوں کی مدد کی بھی ضرورت ہے لہذا ربِ کریم کے شکر ادا کرنے کے بعد انسانوں کا شکر یہ بھی "ہل جزء الاحسان الا الاحسان" کے بوجب واجب ہے، چنانچہ اس کتاب کی تیاری میں مجھے میرے بہت سے محسنوں کا ساتھ ملا جن کا شکر یہ ادا کرنا مجھ پر ضروری ہے، لہذا میں ممنون ہوں حضرت مولانا رضوان الدین معروفی دامت برکاتہم (شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا)، حضرت مولانا مرشد صاحب قاسمی دامت برکاتہم (استاذ حدیث و تفسیر جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا)، حضرۃ الاستاذ مفتی ابو بکر صاحب دامت برکاتہم (جامعہ ڈا بھیل) اور مفتی محمد عارف صاحب مدظلہ (دارالعلوم بیڑ) کا کہ جنہوں نے بھی اپنی اپنی قیمتی تقریبات عطا فرمائی میری حوصلہ افزائی فرمائی اور کتاب کی زینت کو دو بالا کر دیا، سب کی تقریبات طبع اول میں شائع ہو چکی ہیں۔

طبع ہونے کے بعد کتاب ملک کے اکابرین کی خدمت میں بھی گئی، اکابرین میں سے خاص طور پر حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب سہارنپوری مدظلہم (سرپرست و شیخ الحدیث جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور) اور حضرت مولانا سعید الرحمن صاحب عظیمی مدظلہم (مہتمم دارالعلوم ندوہ

العلماء لکھنؤ) نے جواب اور رائے گرامی سے مشرف فرمائی کہ میرے کام کو سراہا اور میری بہت بہت حوصلہ افزائی فرمائی، نیز حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب سہارنپوری مدظلہم کی حکم پر حضرت مولانا معاویہ سعدی گورکچپوری مدظلہم (استاذ تخصص فی الحدیث جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور) نے بالاستیعاب کتاب کو دیکھ کر انگلاط کی نشان دہی فرمائی اور قیمتی مشوروں سے نوازا، اللہ تعالیٰ سب کو دنیا و آخرت میں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اکابرین کی عمر میں صحت و عافیت کے ساتھ برکت عطا فرمائے، آمین۔

اللہ تعالیٰ جزاء خیر نصیب کرے مولانا سلطان صاحب قاسمی زیدفضلہ (مدرس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین کمبھاری شولاپور) کو اور میرے دونوں رفیق درس مفتی محمد بارادوسی اور مفتی محمد فاروق کو لہاپوری زیدت مکار مہما کو کہ سب نے بڑی محنت اور بڑی باریک بینی سے کتاب کی تصحیح اور پروف ریڈنگ کا کام انجام دیا اور اپنی قیمتی آراء سے بندے کو مستفید کیا، اللہ ہی تمام کو جزاء خیر دے اور دنیا و آخرت کی حقیقی خوشیاں عطا کرے۔

ایک مسلمان جانتے بوجھتے دین کے معاملے میں غلطی نہیں کر سکتا، البتہ انسان ہونے کے ناط غلطی کا سرزد ہو جانا لائقی ہے لہذا میرے اس کام میں بھی بہت ساری غلطیاں آگئی ہو گی، لہذا بندہ ہر اس شخص کا تھہ دل سے احسان مند رہیگا جو میری غلطیوں کی طرف رہنمائی کرے اور اصلاح کی کوشش کرے۔ فقط، فان کان صواباً فمن الله وان کان خطأ فمني و من الشیطان وصلی الله علی النبی الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین -

عبد الغفار محمد حسین (شولاپوری)

۱۵ ار شعبان المعظ ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۹ مارچ ۲۰۲۱ء

علم نحو کی تعریف: علم نحو و علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ معلوم ہوا اور ہر کلمہ کے آخری حرف کے اعراب کی وجہ معلوم ہو۔

موضوع علم نحو: علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

علم نحو سیکھنے کا فائدہ: یہ ہے کہ آدمی عربی زبان بولنے پڑھنے اور لکھنے میں غلطی کرنے سے نجات ہے۔

لفظ: وہ بول ہے جو کہ آدمی کے منہ سے نکلے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفظ موضوع (۲) لفظ مہمل۔

لفظ موضوع: وہ لفظ ہے جس کے کچھ نہ کچھ معنی ہوں جیسے کتاب، فلم۔

لفظ مہمل: وہ لفظ ہے جس کے کچھ معنی نہ ہوں جیسے دبز (زید کا الٹا)۔

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب۔

مفرد: وہ لفظ جو اکیلا ہو جیسے کتاب۔

مرکب: دو یادو سے زیادہ ملے ہوئے لفظوں کو مرکب کہتے ہیں جیسے کتاب اللہ۔

لفظ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں، کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے کتاب۔

فعل: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتائے اور اس میں تین زمانوں ”زمانہ ماضی

(گذر اہواز مانہ) زمانہ حال (موجودہ زمانہ) زمانہ مستقبل (آنے والا زمانہ) میں سے کوئی

زمانہ بھی پایا جائے جیسے کتب (اس نے لکھا گزرے ہوئے زمانے میں) یہ کتب (وہ لکھتا ہے فی الحال یا لکھے گا آئندہ زمانے میں)۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئیں جیسے

علی (پر) ل (کے لئے) مِنْ (سے)۔

(اسم کی علامتیں)

اسم کی چند علامتیں یہ ہیں:

(۱) اسم کے آخری حرف پر تنوں ہوتی ہے جیسے صِرَاطٌ (راستہ)۔

(۲) اسم کے شروع میں الف لام (ال) ہوتا ہے جیسے الصَّرَاطُ۔

(۳) اسم کے شروع میں حروف جریعنی با و تا و کاف و لام و واؤ و مُنْدُ و مُدْ

خَلَا رُبَّ حَاتَشَا مِنْ عَدَادِيْ عَنْ عَلِيِّ حَتَّى إِلَى مِنْ سے کوئی زیر دینے والا حرف ہوتا ہے جیسے لِلَّهُ (اللہ کے لئے) مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ (آسمان سے زمین تک)۔

(۴) اسم کے آخر میں گول تاء (ة) ہوتی ہے جیسے إِمْرَأَةٌ (عورت)۔

(۵) اسم تثنیہ ہوتا ہے جیسے عَيْنَانِ ، عَيْنَيْنِ (دو چشمے)۔

(۶) اسم جمع ہوتا ہے جیسے رِجَالٌ (بہت سارے مرد) مُسْلِمُونَ (بہت سارے مسلمان)۔

(۷) اسم مندا الیہ ہوتا ہے جیسے قَالَ رَبُّكَ (تیرے رب نے کہا)۔

(۸) اسم مضاف و مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے عَذَابُ اللَّهِ (اللہ کا عذاب)۔

(۹) اسم موصوف ہوتا ہے جیسے الْبَيْثُ الْحَرَامُ (قابل احترام گھر)۔

(۱۰) اسم منادی ہوتا ہے جیسے يَا إِبْرَاهِيمَ (اے ابراہیم)۔

(فعل کی علامتیں)

فعل کی چند علامتیں یہ ہیں:

(۱) فعل کے شروع میں ”قد“ ہوتا ہے جیسے قَدْ سَمِعَ (تحقیق کاس نے سننا)۔

(۲) فعل کے شروع میں 'س'، ہوتا ہے جیسے سَيَعْلَمُونَ (عنقریب وہ لوگ جان لیں گے)۔

(۳) فعل کے شروع میں 'سَوْفَ'، ہوتا ہے جیسے سَوْفَ تَعْلَمُونَ (کچھ دیر بعد تم جانو گے)۔

(۴) فعل امر (حکم) ہوتا ہے جیسے أُسْجُدْ (تو سجدہ کر) یا نہی ہوتا ہے جیسے لَا تَحْرَنْ (تو غم مت کر)۔

(۵) فعل کے آخر میں ضمیر مرفوع متصل ہوتی ہے جس سے فعل میں فاعل کے معنی پیدا ہوتے ہیں جیسے فَعَلْتَ (تو ایک مرد نے کیا) اس میں ث نے فعل میں (تو ایک مرد) کا معنی پیدا کیا۔

(۶) فعل سے ماضی مضارع کی گردان بنتی ہیں جیسے ذَهَبَ ، يَذْهَبُ۔

(۷) فعل مند ہوتا ہے جیسے قَالَ رَبُّكَ (تیرے رب نے کہا)۔

(۸) فعل پر حروف جازم داخل ہوتے ہیں جیسے لَمْ يُخْلُقْ (وہ نہیں پیدا کیا گیا)۔

(حرف کی علامتیں)

حرف کی چند علامتیں یہ ہیں :

(۱) حرف میں اسم، فعل ہونے کی کوئی علامت نہیں ہوتی جیسے حتیٰ۔

(۲) حرف تین حروف سے کم ہوتا ہے جیسے فِیْ ، عَنْ ، مِنْ۔

الْأَلْأَلْ اعتبرات سے اسم کی تقسیم

(اسم کی تقسیم اول)

اشتقاق یعنی کسی دوسرے اسم سے بننے اور نہ بننے کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں

ہیں: (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد۔

مصدر: وہ اسم ہے جو خود کسی سے نہ بنے البتہ اس سے دوسرے اسماء بنتے ہوں جیسے نَصْرٌ، ضَرْبٌ، تَكَاثُرٌ، إِخْرَاجٌ۔

مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے، اسم مشتق چھ ہیں (۱) اسم فاعل جیسے سَاجْدٌ (سجدہ کرنے والا) (۲) اسم مفعول جیسے مَسْجُودٌ (سجدہ کیا ہوا) (۳) اسم تفضیل جیسے أَسْجَدٌ (سب سے زیادہ سجدہ کرنے والا) (۴) اسم مبالغہ جیسے سَجَّادٌ (بہت زیادہ سجدہ کرنے والا) (۵) اسم ظرف جیسے مَسْجِدٌ (سجدہ کرنے کی جگہ) (۶) اسم آلہ جیسے مِفْتَاحٌ (چاپی)۔

جامد: وہ اسم ہے جو نہ کسی سے بنے اور نہ اس سے کوئی دوسرا اسم بنے جیسے إِبْنٌ (بیٹا) حِمَارٌ (گدھا) عَرْشٌ (ختن)۔

(اسم کی تقسیم دوم)

جنس یعنی ذات کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکور (۲) مؤنث۔

مذکور: وہ اسم ہے جس میں مؤنث ہونے کی کوئی علامت نہ ہو جیسے رَجُلٌ حَيْرٌ۔

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں مؤنث ہونے کی علامت ہو جیسے اِمْرَأَةٌ، سَيَارَةٌ۔

مؤنث ہونے کی تین علامتیں ہیں:

(۱) آخر میں گول تاء (ة) ہو جیسے سَيَارَةً (قافلہ)۔

(۲) آخر میں الف مقصودہ (إِي، ياء پر کھڑا زبر) ہو جیسے إِحْدَى (پہلی) أُخْرَى۔

(۳) آخر میں الف ممدودہ (الف اور همزہ، آء) ہو جیسے خَنْسَاءُ (نام)۔

حقیقت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث غیر حقیقی۔

مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں جاندار نہ ہو جیسے مَرْيَمُ، أُمُّ مَرْيَمٍ۔

موئنث غیرحقیقی: وہ موئنث ہے جس کے مقابلہ میں چاندارز نہ ہو جیسے شجرہ۔

نوت: موئش غیر حقیقی کو موئش لفظی بھی کہتے ہیں۔

علامت پائے چانے اور نہ پائے چانے کے اعتبار سے موئیش کی دو فرمیں ہیں:

۱) موئنث قیاسی ۲) موئنث سماعی۔

مُوئنث قپاسی: وہ مُوئنث ہے جس میں علامت تانیش لفظوں میں موجود ہو جیسے

سَيَّارَةٌ، كُبْرَى، بِيَضَاءٍ (سفید) -

متوئنث سماعی: وہ متوئنث ہے جس میں علامت تانیش لفظوں میں موجود نہ ہو مگر

اہل عرب اس کو مونث استعمال کرتے ہوں جیسے خاندانوں کے نام جیسے عَادٌ وَّ تَمُودُ،

قریش، اسی طرح انسان کے جسم کے وہ اعضاء جو ڈبل ہوں جیسے یہ رجُل عین، اسی

طَرْحٌ شَمْسٌ (سُورَج) أَرْضٌ (زَمِن) نَارٌ (آگ) نَفْسٌ (جان) خَمْرٌ (شَرَاب)

حَرْبٌ (لِرَأْيٍ) رِيْخٌ (هَا) دَارٌ (مَهْرٌ) سَمَاءُ (آسَانٌ) جَهَنَّمٌ سَقْرٌ جَحْمٌ سَعِيرٌ

(جہنم کے نام) اللذینا (دنیا) طریقہ سے میل (راستے) کا میں (پیالہ) فُلُک (کشتی) وغیرہ۔

(اسم کی تفہیم سوم)

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین فرمیں ہیں: (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔

واحد: وہ اسم ہے جس میں "اک" کا معنی ہو جسے جئنا (اک باغ)۔

شنبہ: وہ اسم ہے جس میں ”دو“ کے معنی ہوں جسے جھٹان ، جھنٹین (دوماغ)۔

تثنیہ بنانے کا قاعدہ: واحد کے آخر میں الف اور نون مکسور ہاماۓ لین اور نون مکسور

بڑھانے سے تینیں بنتا ہے جیسے جنَّۃ سے جَنَّتَان، جَنَّتَیْن۔

متنہ کی تین وقایتیں ہیں: (۱) متنہ حقیقی لفظاً و معنی (۲) متنہ لفظی (۳) متنہ معنوی۔

تثنیہ حقیقی لفظاً و معنی: وہ تثنیہ ہے جو دو کے معنی دے اور واحد سے بنے جیسے جتنانِ -

تثنیہ لفظی: جو صورت اور معنی کے اعتبار سے تثنیہ ہو لیکن واحد سے نہ بنے جیسے اٹنانِ

(دو) -

تثنیہ معنوی: جو صورتاً تثنیہ نہ ہو لیکن معنی تثنیہ کا دیتا ہو جیسے کلام، کلٹا (دونوں) -

جمع : وہ اسم ہے جس میں دو سے زیادہ کے معنی ہوں جیسے ملُوک (بہت سے بادشاہ) -

جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع سالم (۲) جمع مکسر یا جمع تکمیر۔

جمع سالم: وہ جمع ہے جس کا واحد جمع بنانے کے عمل میں ٹوٹنے سے سلامت رہے۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع موئث سالم۔

جمع مذکر سالم: جس کے آخر میں واو مددہ اور نونِ مفتوح یا یا مددہ اور نونِ مفتوح ہو

جیسے حافظ سے حافظونَ، حافظینَ -

جمع مذکر سالم کی تین قسمیں ہیں: (۱) جمع حقیقی لفظاً و معنی (۲) جمع لفظاً و معنی (۳) جمع معنی -

جمع حقیقی لفظاً و معنی: جو صورتاً اور معنی جمع ہو اور واحد سے بنے جیسے حافظونَ -

جمع لفظی: جو صورتاً اور معنی جمع ہو لیکن واحد سے نہ بنے جیسے عشرونَ -

جمع معنوی: جو صورتاً جمع مذکر سالم نہ ہو لیکن جمع کا معنی دیتا ہو جیسے اولوُ (والے) -

جمع موئث سالم : جس کے آخر میں الف اور بھی تاء (ت) ہو جیسے حافظات۔

جمع مکسر: وہ جمع ہے جس کا واحد جمع میں ٹوٹ جائے جیسے حجر (پھر) سے أحجارُ -

قاعدہ: جمع مکسر واحد موئث کے حکم میں ہے لہذا اگر جمع مکسر کی خبر یا صفت لائی

جائے، یا اسکی طرف فعل کی نسبت کی جائے، یا اس کی طرف ضمیر لوٹائی جائے تو وہ خبر، صفت،

فعل اور ضمیر واحد موئث ہو گی جیسے **کُتُبٌ قِيمَة** کُتُبٌ کتابت کی جمع مکسر ہے لہذا اسکی صفت

قیمتہ واحد مونث ہے، اسی طرح وہ دنہ الائھا تجربی (اور یہ نہریں بہتی ہیں)۔

(اسم کی تقسیم چہارم)

معلوم و متعین ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ (۲) غکرہ۔

معرفہ: وہ اسم ہے جو معلوم و متعین چیز پر دلالت کرے۔

سات قسم کے اسماء معرفہ بنتے ہیں۔

(۱) اعلام یعنی نام جیسے لُوطُ ، سُلَيْمَانُ ، مَكَّةُ ، مِصْرُ۔

(۲) ضمیریں جیسے أَنَا (میں) أَنْتَ (تو) هُوَ (وہ)۔

(۳) اسماء اشارہ جیسے هَذَا (یہ) ذَلِكَ (وہ)۔

(۴) اسماء موصولة جیسے الَّذِي (وہ جو کہ) الَّذِينَ (وہ لوگ جو کہ)۔

(۵) معرف باللام یعنی جس اسم کو "ال" کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہو جیسے الْحَيْلُ (گھوڑا)۔

(۶) مضاف، مضاف الیہ جیسے كَابِ اللَّهِ (اللہ کی کتاب)۔

(۷) معرفہ بـ ندا یعنی جس کو پا کر کر معرفہ بنایا گیا ہو جیسے ياجِنَالُ (اے پہاڑو!)۔

غکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معلوم و غیر متعین ہو جیسے يَسْتُ (ایک گھر) بَلْدُ (کوئی شہر)۔

(اسم کی تقسیم پنجم)

حروف صحیح اور غیر صحیح کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم صحیح (۲) اسم غیر صحیح (۳) جاری مجری اصحیح۔

اسم صحیح: وہ اسم ہے جس کا آخری حرف حرف علت نہ ہو جیسے بلَدُ يَسْتُ مَلَادُ (جماعت)۔

اسم غیر صحیح: وہ اسم ہے جس کا آخری حرف حرف علت ہو جیسے دَاعِيُّ يَحْيَیٰ۔

اسم جاری مجری اصحیح: وہ اسم ہے جس کا آخری حرف حرف علت (واو، یاء) ہو اور

آخر سے ماقبل حرف پر جزم ہو جیسے ڈُلُو (ڈول) ظَبْنِي (ہرنی) مَدِينَي (مدینہ والا)۔
اسم غیر صحیح کی دو فرمیں ہیں: (۱) اسم منقوص (۲) اسم مقصور۔

اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یادہ ہو جیسے ہادِی، داعِی۔

اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ (ی) ہو جیسے مُوسَی۔

فائدہ: فن نحو کے اسم صحیح اور فن صرف کے اسم صحیح میں بڑا فرق ہے، فن صرف میں

اسم صحیح یہ یکہ اسم کے اصلی حروف میں کہیں بھی حرف علت نہ ہوا ورنہ همزہ ہوا ورنہ ایک جسے دو حرف ہوں لہذا بیٹھ، مَلَأُ فن نحو کے لحاظ سے صحیح ہیں اور فن صرف کے لحاظ سے غیر صحیح ہیں۔

عرب و بنی

آخری حرف کی حرکت کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو فرمیں ہیں: (۱) عرب (۲) بنی۔

عرب: وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف پر الگ الگ حالت میں الگ الگ

اعراب آئے جیسے **هَذَا كِتَاب** (یہ کتاب ہے) **سَمِعَنَا كِتَابًا** (ہم نے کتاب سنی) **عِلْمُهَا**

فِي كِتَابٍ (اس کا علم کتاب میں ہے) میں کتاب عرب ہے، اسم عام طور پر عرب ہوتا ہے اور اسم عرب کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب، جر، اور فعلوں میں صرف فعل مضارع عرب ہے، فعل مضارع کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب، جزء، اسم عرب کا دوسرا نام اسم متمکن ہے۔

بنی: وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف پر ہر حالت میں ایک ہی اعراب آئے جیسے

هُؤْلَاءِ نَبَاتِي (یہ بیری بیٹیاں ہیں) **مَتَعَثُّ هُؤْلَاءِ** (میں نے ان لوگوں کو موقع دیا) **وَلَا إِلَى**

هُؤْلَاءِ (اور نہ ان لوگوں کی طرف) میں **هُؤْلَاءِ** بنی ہے، کچھ اسم مبني ہوتے ہیں، مضارع کے علاوہ باقی تمام افعال اور تمام حروف مبني ہوتے ہیں، بنی پر آنے والے پیش کو ضمہ اور زبر کو فتحہ

اور زیر کو سرہ کہتے ہیں، لہذا ہُؤلَاءِ کوئی برکسرہ کہیں گے، اسمنی کا دوسرا نام اسم غیر ممکن ہے۔

اسم منی کی بحث

اسماے مبنيہ کئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں (۱) ضمیریں (۲) اسمائے اشارہ (۳) اسمائے موصولة۔

اسم ضمیر: وہ اسم منی ہے جو غائب، حاضر اور متكلم پر دلالت کرے جیسے ہو۔ (وہ) آئٹ (تو) آنا (میں) ضمیریں پانچ ہیں : (۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر مرفوع منفصل (۳) ضمیر منصوب متصل (۴) ضمیر منصوب منفصل (۵) ضمیر مجرور متصل۔

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر ہے جو فاعل بنتی ہے اور فعل سے ملی ہوئی ہوتی ہے، یہ ضمیر یہ چودہ ہیں۔

میں ث مفتوح	(۷) فَعَلْتَ	میں ہو پوشیدہ	(۱) فَعَلَ
میں تُما	(۸) فَعَلْتُمَا	میں الْفَتَشیَّہ	(۲) فَعَلَا
میں تُمْ	(۹) فَعَلْتُمْ	میں وَاوَ جمع	(۳) فَعَلُوا
میں تِمسور	(۱۰) فَعَلْتِ	میں هِی ضمیر پوشیدہ	(۴) فَعَلَتْ
میں تُما	(۱۱) فَعَلْتُمَا	میں الْفَتَشیَّہ	(۵) فَعَلَتَا
میں تُنْ	(۱۲) فَعَلْتُنَّ	میں نون جمع موئنث	(۶) فَعَلْنَ
میں نَا	(۱۳) فَعَلَنَا	میں ث مضموم	(۷) فَعَلْث

ضمیر مرفوع منفصل: ہُو، ہُمَا، ہُمْ، ہِي، ہُمَا، ہُنَّ، آئَت، آئُتُمَا، آئُتُمْ، آئِتِ، آئُتُمَا، آئُتُنَّ، آنا، نَحْنُ، یہ ضمیریں کبھی فاعل بنتی ہیں جیسے لَمْ تَعْلَمُوا آتُمْ (نہیں جانا تم نے) اور اکثر مبتدا بنتی ہیں جیسے آنَا رَبِّكَ (میں تیرارب ہوں)۔

ضمیر منصوب متصل: ة، هُمَا، هُمُّ، هَا، هُمَا، هُنَّ، لَكَ، كُمَا، كُمُّ، لَكِ، كُمَا،
كُنَّ، لَى، نَأْ، يِه ضمیریں یا توفیل سے مل کر مفعول بنتی ہیں جیسے ضرَبَهُ، ضرَبَهُمَا، ضرَبَهُمُّ،
ضرَبَهَا، ضرَبَهُمَا، ضرَبَهُنَّ، ضرَبَكَ، ضرَبَكُمَا، ضرَبَكُمُّ، ضرَبَكِ، ضرَبَكُمَا،
ضرَبَكُنَّ، ضرَبَنِی، ضرَبَنَا۔

یا پھر حرف ناصب کے بعد آتی ہیں جیسے اَنَّهُ، اَنَّهُمَا، اَنَّهُمُ، اَنَّهَا، اَنَّهُمَا، اَنَّهُنَّ،
اِنَّكَ، اِنَّكُمَا، اِنَّکُمُّ، اِنَّكِ، اِنَّكُمَا، اِنَّکُنَّ، اِنَّنِی، اِنَّنَا۔

فائدہ: ماضی کے صیغہ جمع مذکور حاضر کے آخر میں اگر یہ ضمیریں آئیں تو درمیان میں
آسانی کے لئے واو زیادہ کرتے ہیں جیسے عَلِمْتُمُوهُنَّ (تم نے ان عورتوں کو جانا) جِعْسُمُونَا
(تم آئے ہمارے پاس)۔

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر ہے جو مفعول بنے اور فعل سے الگ ہو کر استعمال ہو،
وہ یہ ہیں.. اِيَاهَا، اِيَاهُمَا، اِيَاهُمُّ، اِيَاهَا، اِيَاهُمَا، اِيَاهُنَّ، اِيَاكَ، اِيَاكُمَا، اِيَاكُمُّ،
اِيَاكُمَا، اِيَاكُنَّ، اِيَايِ، اِيَاـنا۔

ضمیر مجرور متصل: منصوب متصل کی ضمیروں پر حرف جر آئے یا منصوب متصل کی
ضمیریں مضاف الیہ بنیں تو وہی منصوب متصل کی ضمیر مجرور متصل کہلاتی ہیں۔
ضمیر حرف جر کے بعد آئے جیسے لَهُ، لَهُمَا، لَهُمُّ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ، لَكَ،
لَكُمَا، لَكُمُّ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لِي، لَنَا۔

ضمیر مضاف الیہ بنے جیسے: كِتابَة، كِتابَهُمَا، كِتابَهُمُّ، كِتابَهَا، كِتابَهُمَا،
كِتابَهُنَّ، كِتابَكَ، كِتابَكُمَا، كِتابَكُمُّ، كِتابَكِ، كِتابَكُمَا، كِتابَكُنَّ، كِتابَيِ، كِتابَنَا۔

نوت: ضمیر مجرور منفصل کوئی ضمیر نہیں ہے۔

فائدہ: فعل کے صیغہ واحد مذکور و مونث غائب کی ضمیر کو ”ضمیر مستتر“، چھپی ہوئی

ضمیر کہتے ہیں اور باقی ضمیر وں کو ”ضمیر بارز“ کہتے ہیں۔

اسم اشارہ: وہ اسم مení ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے ہذا

(یہ) ذلک (وہ) اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مُشارِ ایہ کہتے ہیں جیسے ہذا الِکتاب (یہ کتاب) آسمیں ہذا اسم اشارہ اور الکتاب مشارالیہ ہے۔

اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم اشارہ قریب (۲) اسم اشارہ بعید۔

اسم اشارہ قریب: جس سے قریب کی طرف اشارہ کیا جائے۔

اسم اشارہ قریب یہ ہیں ہذا (یہ) واحد مذکور کے لئے، هذان ہذین (یہ دو)

تشنیہ مذکر کیلئے، ہؤلاء (یہ لوگ) جمع مذکر کیلئے، ہذہ (یہ) واحد مونث کے لئے، هاتان ہائین (یہ دو عورتیں) تشنیہ مونث کے لئے، ہؤلاء (یہ عورتیں) جمع مونث کے لئے۔

اسم اشارہ بعید: جس سے دور کی طرف اشارہ کیا جائے۔

اسم اشارہ بعید یہ ہیں.. ذلک (وہ) واحد مذکور کے لئے، ذائقَ ذيئِنِک (وہ

دو) تشنیہ مذکر کے لئے، اولئِک (وہ سب) جمع مذکر کے لئے، تلک (وہ عورت) واحد مونث کے لئے، تانِک تینِک (وہ دو عورتیں) تشنیہ مونث کے لئے، اولئِک (وہ سب عورتیں) جمع مونث کے لئے۔

اسامی موصولة: یہ ہیں... الَّذِي (وہ جو کہ) واحد مذکور کے لئے، الَّذَا، الَّذِينَ

(وہ دو جو کہ) تشنیہ مذکر کے لئے، الَّذِينَ (وہ لوگ جو کہ) جمع مذکر کے لئے، الَّتِي (وہ عورت جو کہ) واحد مونث کے لئے، الَّتَّانِ الَّتَّيْنِ (وہ دو عورتیں جو کہ) تشنیہ مونث کے لئے، الَّاتِی (وہ سب عورتیں جو کہ) جمع مونث کے لئے۔

الَّوَّاتِی الَّلَّاءِ (وہ سب عورتیں جو کہ) جمع مونث کے لئے۔

اسم مغرب

اعراب: مغرب کے آخری حرف پر آنے والی حرکت کو کہتے ہیں، اور جس کی وجہ سے مغرب کے آخری حرف پر اعراب آئے اسکو "عامل" کہتے ہیں۔

آخری حرف پر ہر حرکت آنے نہ آنے کے اعتبار سے اسم مغرب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسم منصرف (۲) اسم غیر منصرف

اسم منصرف: وہ اسم مغرب ہے جس پر حالت کے حساب سے زبر، زیر، پیش اور تنوین سب آسکیں جیسے علیٰہَا تُرَاب (اس پر مٹی ہے) کُنَّا تُرَابًا (ہم مٹی ہو گئے) خَلَقَه مِنْ تُرَاب (اس کو مٹی سے پیدا کیا) میں تُرَاب منصرف ہے، اسم منصرف پر اس بھی آتا ہے اس صورت میں تنوین نہیں آئیگا جیسے فِي التُّرَاب۔

اسم غیر منصرف: وہ اسم مغرب ہے جس پر تنوین اور حالت جری میں زیر نہ آسکے بلکہ حالت جری میں زیر کی جگہ زبر ہی آئے جیسے قَالَ إِبْرَاهِيمُ، آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ، فِي إِبْرَاهِيمَ میں ابراہیم غیر منصرف ہے۔

اسم مغرب غیر منصرف

اسم مغرب غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف (یعنی وہ اسباب جو اسم پر زیر اور تنوین کو آنے سے روکتے ہیں) میں سے دو سب موجود ہوں یا ایک ایسا سب جو دو سب کے قائم مقام ہو پایا جائے، اسباب منع صرف ۹ ہیں: (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) یعنی علیت (۶) عجمہ (۷) جمع (۸) ترکیب (۹) الف نون زائد تان (۱۰) وزن فعل۔

عدل: کسی لفظ کو اس کے اصل صیغہ سے بغیر کسی صرفی قاعدہ کے بن جانا۔

عدل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) عدل تحقیق: وہ عدل ہے جس کا اصل صیغہ حقیقت میں موجود ہو جیسے ثالث، و مُثُلُث جن کے معنی تین تین کے ہیں اور اللہ ﷺ سے بنے ہیں جو حقیقت میں موجود ہے جب کہ اس طرح بنانے کا کوئی قاعدہ صرف میں نہیں ہے، تین سے لیکر نو تک گنتی کو اس وزن پر بنائیں تو یہ سب عدل تحقیقی کی مثالیں بنیں گی جیسے رباع و مربع (چارچار) خماس و مَخْمَسُ (پانچ پانچ) الخ....

(۲) عدل تقدیری: وہ عدل ہے جس کا اصل صیغہ حقیقت میں موجود نہ ہو بلکہ صرف مان لیا گیا ہو جیسے عمر و زفر جس کو عامر اور زافر سے بنانا ہوا مان لیا گیا ہے جب کہ اس طرح بنانے کا صرف میں کوئی قاعدہ نہیں ہے۔

وصف: کسی اسم کا اچھائی یا برائی کے معنی میں ہونا جیسے اصدق (بہت سچا)۔

تائیث: وہ مؤنث جس میں تائیث کی علامتوں (گول، الف مقصورہ، الف مدد وہ) میں سے کوئی علامت پائی جائے جیسے مگہ، بیضاء، اور وہ مؤنث حقیقی جو تین حرف سے زائد ہو جیسے مریم، چنانچہ هند منصرف ہے کیونکہ وہ تین حرفاً ہے۔

نوٹ: تائیث بالالف تہاد و سبیوں کے قائم مقام ہے جیسے صحراء (جنگل) غیر منصرف ہے جبکہ اس میں کوئی دوسرا سبب نہیں ہے۔

علیت: معرفہ کی تمام قسموں میں سے صرف علم ہونا غیر منصرف ہونے کا سبب ہے جیسے سُلَيْمَان، مَكَّةُ

عجمہ: عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہونا جیسے ابراہیم و یعقوب، عجمہ کے غیر منصرف ہونے کی شرط یہ ہے کہ عجمہ تین حرف سے زیادہ ہو لہذا نُوْحُ، لُوطُ عجمہ ہونے کے باوجود غیر منصرف نہیں ہیں۔

جمع : جو جم متعہی الجموع (مفَاعِلُ ، مَفَاعِيلُ) کے وزن پر ہو یعنی جس کے پہلے دو حروف مفتوح اور تیسرا حرف الف ہوا اور الف کے بعد دو یا تین حرف ہوں اور آخر میں گول تاء نہ ہو جیسے مَسَاجِدُ ، قَنَادِيلُ ، أَبَايِيلَ۔

نوٹ : یہ جم دو سبوبوں کے قائم مقام ہے اس لئے مَسَاجِدُ دوسرے سبب نہ ہونے کے باوجود غیر منصرف ہے۔

ترکیب : یعنی دو اسموں کا بغیر کسی تعلق کے مل جانا جیسے بَعْبَثُ ، مُحَمَّد طَيْبُ۔

الف و نون زائدتان : الف و نون کسی اسم کے آخر میں ہوں جیسے عُشَمَانُ ، یا کسی ایسی صفت کے آخر میں ہوں جو فَعْلَانُ کے وزن پر ہوا اسکی مؤنث فَعْلَانَةُ کے وزن پر نہ آئے جیسے سَكَرَانُ شرابی۔

وزن فعل : کسی اسم کا فعل کے وزن پر ہونا جیسے أَظْلَمُ (سب سے بڑا ظالم) ذَلِيلُ (ماضی مجھول کا وزن) تَغْلِبُ (مضارع کا وزن) (قبيلوں کا نام)۔

قاعدہ : غیر منصرف کے چار اسباب ایسے ہیں جن میں علمیت شرط ہے (۱) تانیث بالباء، مؤنث حقیق (۲) عجمہ (۳) الف نون زائدتان (۴) ترکیب، یعنی ان میں دوسرے اسباب علمیت ہی ہو گا، لہذا جب ان کو نکرہ بنا دیا جائے تو وہ منصرف ہو جائیں گے جیسے ائمہ زینب (کوئی زینب) رُب عُشَمَانٍ (بہت سے عثمان) اور تین اسباب میں علمیت شرط نہیں (۱) اعدل (۲) وزن فعل (۳) الف نون زائدتان بروزن فَعْلَانُ، ان میں دوسرے اسباب کبھی علمیت ہو گی اور کبھی صفت ہو گی جیسے أَحْمَدُ میں وزن فعل کے ساتھ علمیت اور أَظْلَمُ میں وزن فعل کے ساتھ صفت دوسرے اسباب ہے۔

قاعدہ : اسم غیر منصرف کا حکم: غیر منصرف پر زیر تنوین اور ”ال“ نہیں آتے، لیکن جب کبھی غیر منصرف پر ”ال“ آجائے یا غیر منصرف مضاف بنے تو اس پر زیر بھی آسکتا ہے جیسے

عَالِكُفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (مسجدوں میں اعتکاف کرنے والے) لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (ہم نے انسان کو بہترین انداز میں بنایا ہے)۔

اسم معرب کے اعراب کی تفصیل

اسم معرب پر آنے والا اعراب تین طرح کا ہوتا ہے:

(۱) اسم معرب کا اعراب کبھی حرکت یعنی زبر، زیر اور پیش سے آتا ہے، اس کو ”اعراب بالحرکت“ کہتے ہیں۔

(۲) کبھی حرف یعنی الف، واء اور یاء سے آتا ہے، اس کو ”اعراب بالحرف“ کہتے ہیں۔

(۳) اور کبھی معرب کا اعراب چھپا ہوتا ہے اس کو ”اعراب تقدیری“ کہتے ہیں۔

اسم معرب کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب، جر، جس کا اعراب رفع ہواں کو مرفوع، جس کا اعراب نصب ہواں کو منصوب اور جس کا اعراب جر ہواں کو مجرور کہتے ہیں، اس طرح اسم معرب کی تین حالتیں ہوتیں (۱) حالت رفعی (۲) حالت نصی (۳) حالت جری۔

اعراب بالحرکت: کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) اسم مفرد منصرف صحیح، اسم جاری مجری اتحادی^{الصحابی} اور جمع مكسر: کا اعراب حالت رفعی میں

پیش سے، حالت نصی میں زبر سے اور حالت جری میں زیر سے آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
أَوْحَيْنَا إِلَيْنَا نُوحٌ هم نے نوٰح کی طرف وہی بھیجی	أَرْسَلْنَا نُوحًا هم نے نوٰح کو رسول بنایا	قَالَ نُوحٌ نوٰح نے کہا	اسم مفرد منصرف
شَرِبَ رَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ (۳) زمزم کا پانی ڈول سے پیا	فَنَاوَلُوهُ دَلْوٌ (۲) انہوں نے آپ گوڈول دیا	(۱) وَعَلَيْهَا دَلْوٌ اس پر ڈول ہے	اسم جاری مجری اتحادی

جع مکسر	جَاءَتُهُمُ الرُّسُلُ	أَرْسَلْنَا رُسُلًا	مِنْ أَنْبَاءِ الرَّسُولِ
آئے ان کے پاس رسول	رسولوں کی خبروں میں سے	هم نے رسولوں کو بھجا	(۱) ایک پیش سے اور حالت نصی اور

(۲) اسم غیر منصرف: کا اعراب حالت رفعی میں ایک پیش سے اور حالت نصی اور حالت جری میں ایک زبر سے آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ وہ آئے یوسف کے پاس	لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ متقتل کرو یوسف کو	قَالَ يُوسُفُ یوسف نے کہا	اسم غیر منصرف

(۳) جمع مؤنث سالم: کا اعراب حالت رفعی میں پیش سے اور حالت نصی اور حالت جری میں زیر سے آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ آپ مونمن عورتوں سے کہئے	وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَاتِ اللہ نے مومنات سے وعدہ کیا	جَاءَكُنَّ الْمُؤْمِنَاتُ مؤمن عورتیں آپ کے پاس آئیں	جمع مؤنث سالم

اعرب تقدیری: کی تفصیل اس طرح ہے.....

(۱) اسم منقوص: کا اعراب حالت رفعی اور حالت جری میں تقدیری یعنی چھپا ہوا

ہوتا ہے اور حالت نصی میں زبر سے آتا ہے جیسے ...

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمُّ آپ اندھے کو ہدایت نہیں دے سکتے۔	فَلَا هَادِيَ لَهُ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔	إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْهَادِي (۲) اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے۔	اسم منقوص

فائدہ: اسم منقوص کا یہ اعراب اسی وقت ہے جب اسکے آخر میں یاء ہو، بعض مرتبہ آخر کی یاء کو گردیتے ہیں اور آخر حرف پر حالت رفعی اور جری میں زیر دیتے ہیں جیسے لکل قرئ
هادِ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ۔

(۵) (۲) اسم مقصور اور وہ اسم جو یائے متكلم کی طرف مضاف ہو: جیسے ربی
(میرا رب) کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری یعنی چھپا ہوا ہوتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
یَسِّرُكَ يَسِّحِيٰ	وَهَبَنَا لَهُ يَسِّحِيٰ	إِسْمُهُ يَسِّحِيٰ	اسم مقصور
وَهُجَّهَ خُوشنَبْرَى دَيَّتَاهُ تَكِيٰ كَى	هُمْ نَأْتَهُ اسْتِكِيٰ دِيَا	اسْكَانَمْ تَكِيٰ هُه	مضاف الی یائے متكلم

فائدہ: اگر جمع مذکر سالم یائے متكلم کی طرف مضاف ہو تو تینوں حالتوں میں مبنی بر فتحت ہوتا ہے جیسے إِنَّمَا هُمْ بَنِيٰ (۱) (وہ تو میرے بچے ہیں) وَاجْنِينِي وَبَنِيٰ (بچا مجھے اور میری اولاد کو) لَيُعَطِّي عَنْ بَنِيٰ (۲) (میرے بچوں کی جانب سے دیتے ہیں) بَنِيٰ میں بُنُونَ کی اضافت ی متكلم کی طرف ہے، اضافت کی وجہ سے نون گرگیا بُنُونی اور بَنِيٰ ہوا، پھر واو کیا سے بدل دیا گیا اور یاء کا یاء میں ادغام کر کے یاء کو زبردے دیا گیا بَنِيٰ ہوا۔

اعراب بالحرف: کی تفصیل اس طرح ہے.....

(۱) **مشنیہ حقیقی اور مشنیہ لفظی:** کا اعراب حالت رفعی میں الف و نون مکسور سے، حالت نصی و حالت جری میں یائے لین اور نون مکسور سے آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ دونوں جنتوں کے پھل قریب ہیں	جَعَلَنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ ان دونوں میں سے ایک کے لنے ہم نے دو باغ بنائے	وَمِنْ دُورِنَهِمَا جَنَّتَانِ ان دونوں کے سوا اور وجنتیں ہیں	تشنیہ حقیقی
ثَانَى التَّنَيْنِ دو میں کا دوسرا	أَرْسَلَنَا إِلَيْهِمُ التَّنَيْنِ ہم نے بھیجا انکی طرف دو کو	إِنَّا نِذَّوْا عَدْلًا مِنْكُمْ دونیک گواہ تم میں سے	تشنیہ لفظی

☆ **شنیہ معنوی:** یعنی کلاؤر کلنا جبکہ یہ دونوں شنیہ کی ضمیر ہمَا، کُما یا نَا ضمیر شنیہ متكلم کی طرف مضارف ہوں، ان کا اعراب حالت رفعی میں الف سے اور حالت نصی و جری میں یا نے لین سے آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
فِي كَلِيلِهِمَا دِيَةٌ دونوں میں دیت ہے	إِنَّ كَلِيلَهِمَا قَدْ قَتَلَهُ بیشک دونوں نے اسے قتل کیا ہے	كِلَّا كُمَا مُحْسِنُونْ (۷) تم دونوں ٹھیک ہو	شنیہ معنوی کلا
يَدْخُلُ عَلَى كِلَّتِهِمَا (۹) دونوں پر داخل ہوتے ہیں	يَرَاهُمَا كِلَّتِهِمَا (۸) وہ دونوں کو دیکھے گا	كِلَّا هُمَا يَمِينَانِ دونوں ہاتھ سیدھے ہیں	کلنا

فائدہ: یاد رکھنا چاہئے کہ کلا اور کلنا کا یہ اعراب اسی وقت ہے جب کہ دونوں شنیہ کی ضمیر ہمَا یا کُما کی طرف مضارف ہو کر استعمال ہوں، اگر کلا اور کلنا کسی اسم ظاہر کی طرف مضارف ہوں تو ہر حالت میں کلا اور کلنا ہی رہیں گے جیسے **كِلَّا الْجَنَّتَيْنِ آتَ أُكْلَهَا** (دونوں باغوں نے اپنی پیداوار دی) اُن کلا الحدیثیں خبر (بیشک دونوں حدیثیں خبر ہیں) والعمل علی کلا الحدیثیں (عمل دونوں حدیثوں پر ہے)۔

(۷) (۲) جمع مذکر سالم حقیقی اور جمع مذکر سالم لفظی: یعنی عِشْرُونَ سے لیکر تسعونَ تک دہائیوں کا اعراب حالت رفعی میں واو مده اور نون مفتوح سے اور حالت نصی اور حالت جری میں یا یئے مده اور نون مفتوح سے آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ مؤمنین کے ساتھ حزم ہے	يُحِبُّ الْمُؤْمِنِينَ وہ مؤمنین کو پسند کرتا ہے	الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ایمان والے بھائی ہیں	جمع مذکر سالم حقیقتی
جُزُءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا (۱۰) ستر حصوں میں سے ایک حصہ	سَبْعِينَ مَرَّةً ست مرتبہ	ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذَرَاعًا اس کان اپ ستر ہاتھ ہے	جمع مذکر سالم لفظی

☆☆ اور جمع مذکر معنوی: یعنی أُولُو (والے) جو اضافت کے ساتھ استعمال ہی ہوتا ہے، کا اعراب حالت رفعی میں واو مده سے اور حالت نصی و جری میں یا یئے مده سے آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
لَآيَاتٍ لَاُولَى الْأَلْيَابِ نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے	بِأُولَى الْأَلْيَابِ ائے عقل والوں	يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْيَابِ نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل والوں	جمع مذکر معنوی

(۸) (۳) اسمائی سِتَّہ مُكَبِّرہ: یعنی آب (والد) آخ (بھائی) حُشم (دیور) فُم (منہ) هُن (شرماگاہ) اور دُو (والا) کا اعراب حالت رفعی میں واو مده سے، حالت نصی میں الف مده سے اور حالت جری میں یا یئے مده سے آتا ہے۔

حالت جری	حالت نصی	حالت رفعی	
إِرْجِعُوهُ إِلَيْكُمْ لوٹ جاؤ اپنے والد کے پاس	وَجَاءُ وَأَبَاهُمْ آئے وہ اپنے والد کے پاس	قَالَ أَبْوَهُمْ کہا ان کے والد نے	آب باپ
قَالَ لِأَخِيهِ اپنے بھائی سے کہا	وَنَحْفَظُ أَخَانَا ہم حفاظت کریں گے اپنے بھائی کی	إِنِّي آنَا أَخُوكَ میں تیرا بھائی ہوں	آخ بھائی

حُمٰ	نَزَلَ حَمْوَهَا (۱۱)	لَا تَسْبِي حَمَّاِك	إِحْتَجِبْ إِنْ حَمِيْكِ
دِيْور	اسْ كَادِ دِيْورَا تِرَا	اپِنے دِيْور کو بِرا بِحَلَامَتْ كَهْ	اپِنے دِيْور سے پِرَدَه كَر
فُمٌ	رَنِيْ فُوكَ (۱۲)	لِيْسْلَغْ فَاهْ	السَّوَالُ فِي فِيهِ (۱۳)
مِنْهُ	تِيرَهْ مِنْهَ نَزَانِيْكَا	تا كَهْ پَانِيْ اسَ كَمِنْهَ تِكَ پِنْچِيْ	مِسْواكَ اسَ كَمِنْهَ مِنْهَ مِنْ هِيْ
هَنْ	هَنُوهُ مَسْتُورُ	أُسْتُرُ هَنَاكَ	لَا تَنْتَرُ إِلَى هَنِيْ مَيِّتِ
شِرْمَكَاهْ	اَسْ كَيْ شِرْمَكَاهْ چَحْصِيْ	اَپِنِيْ شِرْمَكَاهْ چَحْصِيْ	كَسِيْ مِيتَ كَاسْتَرْمَتْ دِيكِيْ
ذُو	ذُو الْقَرْبَيْنِ نَبِيْ (۱۴)	يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ	يَسْعَلُونَكَ عَنْ ذِيْقَرْبَيْنِ
وَالَا	ذِوالْقَرْنَيْنِ نَبِيْ هِيْ	اَذِوالْقَرْنَيْنِ	وَهَآپَ سَوَالَ كَرَتَهِ هِيْ
			ذِوالْقَرْنَيْنِ كَبَارَهِ مِنْ

فائدہ: ان اسماء کا یہ اعراب اسی وقت ہے جب کہ یہ مضاف ہوں ورنہ اگر یہ اسماء بغیر اضافت کے استعمال ہوں تو ان کا اعراب اسم مفرض منصرف کی طرح ہو گا یعنی حالت رفع میں پیش، حالت نصی میں زبر اور حالت جری میں زیر، جیسے وَلَهُ أَخْ (اس کے لئے بھائی ہو) کَسَا عُمُرْ آخَالَهُ (۱۵) (عُمُرْ نے اپنے بھائی کو پہنایا) اِيْتُونِيْ بَاخْ لَكُمْ (تم اپنے بھائی کو لاو)۔

☆ **ذُو** اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہوتا اور اس کے چھ صinx آتے ہیں، ذُو واحد مذکر کیلئے، ذَوَا، ذَوَى تثنیہ مذکر کیلئے جیسے ذَوَاعَدِلٍ ذَوَى عَدْلٍ (نیکی والے دوگواہ) اُولُو اور ذُوو، ذَوَى جمع مذکر کیلئے جیسے ذُوُ الرَّأْيٍ (رأی والے) ذَوَى الْقُرْبَى (رشته والے) ذَاث واحد مؤنث کیلئے جیسے ذَاث حَمْلٍ (حمل والی) ذَوَاتَا، ذَوَاتِي تثنیہ مؤنث کے لئے جیسے ذَوَاتَا أَفْقَانٍ (شاخوں والی دوختیں) ذَوَاتِي أَسْكَلٍ (پھل والے دو باغ) اُولَاث، ذَوَاتُ جمع مؤنث کیلئے جیسے اُولَاث حَمْلٍ (حمل والیاں) ذَوَاتُ الْخُدُورِ (زنانہ کمرے والیاں)۔

مرکب کا بیان

مرکب: دو یادو سے زیادہ ملے ہوئے لفظوں کو مرکب کہتے ہیں جیسے **کتاب اللہ**۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکب غیر مفید (۲) مرکب مفید۔

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو کسی قسم کا فائدہ حاصل نہ ہو جیسے **کتاب موسیٰ** (موسیٰ کی کتاب) مرکب غیر مفید کی بہت ساری قسمیں ہیں:

مرکب اضافی: وہ دو ملے ہوئے الفاظ جن میں سے ایک کا تعلق دوسرے کے ساتھ جوڑا جائے، جس کا تعلق جوڑا جائے اسکو مضاف کہتے ہیں اور جس کے ساتھ تعلق جوڑا جائے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں جیسے **کتاب اللہ** (اللہ کی کتاب) میں کتاب کا تعلق اللہ کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے اس لئے کتاب مضاف ہے اور اللہ مضاف الیہ ہے۔

اردو میں مضاف و مضاف الیہ کی علامت یہ ہے کہ مضاف و مضاف الیہ کے بیچ میں ”کا، کے، کی، را، رے، ری،“ وغیرہ ہوتا ہے جیسے زید کا غلام، زید کی کاپی، زید کے ابا، تیرا گھر، تمہاری کتاب، میرے دادا۔ اسی طرح اپنا مکان، اپنے ماں و ماموں، اپنی چیز اور عرش والا، کتاب والے، گھروالی، شوہروالیاں بھی مضاف و مضاف الیہ ہی کہلاتے ہیں۔

☆ عربی میں مضاف کو پہلے لاتے ہیں اور مضاف الیہ کو بعد میں لاتے ہیں مضاف پر تنوین اور الف لام نہیں آتے اور مضاف الیہ پر ال نہ ہو تو زیریکی تنوین دیتے ہیں جیسے **اَهْلُ بَيْتٍ** (گھروالے) اور اگر مضاف الیہ پر ال ہو تو ایک زیر دیتے ہیں جیسے **اَهْلُ الْبَيْتِ**۔ اور تثنیہ یا جمع مذکر سالم مضاف نہیں تو آخر کا نون گرجاتا ہے جیسے **يَدَاهُ ، يَدَاهُ**، **يَدَيْهُ** (اسکے دو ہاتھ) **بُنُوا سُرَائِيلَ ، بَنِي إِسْرَائِيلَ** (اسرا یل کی اولاد)۔

☆ کبھی ایک جملے میں کئی مضاف ہوتے ہیں لہذا درمیان کے مضاف پر ماقبل کا

مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے زیر تو آریگا لیکن مابعد کا مضاف ہونے کی وجہ سے نہ لام تعریف آریگا اور نہ تنوین جیسے **رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ** (جہانوں کے رب کا رسول) اس مثال میں رَسُولُ : مضاف اور رَبِّ : رَسُولُ کا مضاف الیہ بن کر **الْعَالَمِينَ** کا مضاف بن رہا ہے لہذا رَبِّ پر مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے زیر ہے اور مضاف ہونے کی وجہ اس پر لام تعریف نہیں ہے، اسی طرح **ظَهَرُ بَيْتِ اللَّهِ** (اللہ کے گھر کی چھت) **فَوْقَ ظَهَرٍ بَيْتِ اللَّهِ** (۱۷) (اللہ کے گھر کی چھت کے اوپر)۔

(۲) مرکب توصیفی: وہ دو ملے ہوئے الفاظ جن میں ایک دوسرے کی اچھائی یا برائی

بیان کرے، اچھائی یا برائی بیان کرنے والے کو صفت کہتے ہیں اور جس کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اس کو موصوف کہتے ہیں، اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے اور عربی میں موصوف پہلے صفت بعد میں آتی ہے جیسے (ایمان والا آدمی) کو عربی میں کہیں گے (**رَجُلُ مُؤْمِنٍ** یا **الرَّاجُلُ الْمُؤْمِنُ**)۔

☆ صفت موصوف کے مطابق ہوتی ہے یعنی موصوف جیسا ہوتا ہے صفت بھی ویسی ہی ہوتی ہے جیسے **إِمْرَأَةٌ مُؤْمِنَةٌ** (مومن عورت) **رَجُلٌ مُؤْمِنٌ** (دومون مرد) **إِمْرَأَةٌ مُؤْمِنَةٌ** (دو مون عورتیں) **رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ** (بہت سے مومن مرد) **نِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ** (بہت ساری ایمان والی عورتیں)۔

(۳) مرکب امتزاجی: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو بغیر کسی تعلق کے ملا دیا جائے جیسے **مُحَمَّدٌ طَيِّبٌ**، **بَعْلَبَكٌ شَهْرٌ كا نام**، اور **أَحَدٌ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک** کی گئتی۔

مرکب مفید: وہ بات ہے جس سے سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو جیسے **إِسْمُهُ أَخْمَدٌ** (اس کا نام احمد ہے) اس بات سے سننے والے کو نام احمد ہونے کی

خبر ملی، آتینا غَدَاءَتَنا (ہمارا دوپہر کا کھانا لاو) اس سے سننے والے کو معلوم ہوا کہ بولنے والا کھانا طلب کر رہا ہے۔

مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس میں ایسی بات کہی گئی ہو جس کو صحیح یا غلط کہا جاسکے، ایسی بات کو خبر کہتے ہیں جیسے **إِنْكُمْ سَارِقُونَ** (تم چور ہو) یا ایک خبر ہے جو صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ خبریہ ہے جو دو یادو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنے اور اس کا پہلا جزء اسم ہو، جملہ اسمیہ میں جس کے متعلق خبر دی جائے اس کو مبتدا کہتے ہیں (مبتدا چونکہ عام طور پر شروع میں ہوتا ہے اس لئے اس کو مبتدا کہتے ہیں) اور خبر کو خبر کہتے ہیں، خبر اسم بھی ہو سکتی ہے جیسے **اللَّهُ عَفُورٌ** (اللہ بہت معاف کرنے والا ہے) اور فعل بھی ہو سکتی ہے جیسے **اللَّهُ يُرِيدُ** (اللہ چاہتا ہے)۔

جملہ فعلیہ : وہ جملہ خبریہ ہے جو فعل اور فاعل یا نائب فاعل سے مل کر بنے اور جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے **قَالَ اللَّهُ** (اللہ نے کہا) اس میں **قَالَ** فعل ہے اور اللہ فاعل ہے، **ذِعَيَ اللَّهُ** (اللہ پکارا گیا) **ذِعَيَ** فعل مجہول اور اللہ نائب فاعل ہے۔

فائدہ: جملہ خبریہ میں جس کی طرف کسی بات کی نسبت کی جائے اس کو ”مسند الیہ“ اور اس بات کو ”مسند“ کہتے ہیں لہذا جملہ فعلیہ کے فاعل اور نائب فاعل کو اور جملہ اسمیہ کے مبتدا کو مسند الیہ کہتے ہیں اور جملہ اسمیہ کی خبرا اور جملہ فعلیہ کے فعل کو مسند کہا جاتا ہے، اور پر کی مثالوں میں اللہ مسند الیہ اور عَفُورٌ، يُرِيدُ، قَالَ، ذِعَيَ مسند ہیں۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس میں ایسی بات کہی گئی ہو جس کو صحیح یا غلط نہ کہا جاسکے،
کیونکہ وہ خبر نہیں ہوتی، جیسے **وَاغْفُ عَنَّا** (ہمیں معاف کر دے)۔

جملہ انشائیہ کی چند قسمیں ہیں:

- (۱) امر : کسی کام کا حکم کرنا جیسے **أُعْبُدُو رَبِّكُمْ** (اپنے رب کی عبادت کرو)۔
- (۲) نہی : کسی کام سے روکنا جیسے **لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ** (سورج کو سجدہ مت کرو)۔
- (۳) تمنی : کسی ناممکن چیز کی آرزو کرنا جیسے **يَا لَيْتَ بَيْتِيْ وَبَيْتَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقِيْنَ**
(کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی)۔
- (۴) ترجی : کسی ممکن چیز کی آرزو کرنا جیسے **لَعَلَّكُمْ تَسْقُونَ** (امید کر تم ڈرنے والے بن جاؤ)۔
- (۵) ندا : کسی کو آواز دینا جیسے **يَا إِبْرَاهِيمُ** (اے ابراہیم)۔
- (۶) قسم : جیسے **وَتَاللَّهِ** (قسم خدا کی)۔
- (۷) عرض : کسی سے درخواست کرنا جیسے **أَلَا تَأْكُلُونَ** (تم کھاتے کیوں نہیں؟)۔
- (۸) تعجب : جیسے **مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرُّدَةَ** (۱۸) (یہ چادر کتنی خوبصورت ہے)۔
- (۹) استفهام : سوال کرنا جیسے **مَا لَوْنَهَا** (اس کا رنگ کیا ہے؟)
- (۱۰) عقود: معاملات میں استعمال ہونے والے الفاظ جیسے **بِعْثَ اِشْتَرَيْتُ** (میں نے خریدا، میں نے بیچا)۔

مرفوعات

مرفوعات: یعنی وہ اسماء جن کا اعراب رفع ہے آٹھ ہیں (۱) فاعل (۲) مفعول مال میں فاعلہ یعنی نائب فاعل (۳) مبتدا (۴) خبر (۵) افعال ناقصہ کا اسم (۶) حروف مشبه بالفعل کی خبر (۷) ما ولا مشابہ بلیس کا اسم (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

مرفوع (۱) فاعل (جملہ فعلیہ)

فاعل: وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل اس کی وجہ سے وجود میں آیا ہو جیسے **نَادِي فِرْعَوْنُ** (فرعون نے پکارا) میں فرعون فاعل ہے۔

☆ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور ترتیب کے لحاظ سے ہمیشہ فعل پہلے اور فاعل بعد میں ہوتا ہے، اگر کسی جملہ میں ترتیب یہی ہو تو کہیں گے کہ فاعل اسم ظاہر ہے اور اگر ترتیب بدل گئی یعنی فاعل پہلے اور فعل بعد میں آیا تو کہیں گے کہ فاعل اسم ضمیر ہے۔

قاعدہ (۱): جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہو گا چاہے فاعل تثنیہ و جمع ہوا لبستہ فاعل مذکور کیلئے فعل مذکور اور فاعل مونث کے لئے فعل مونث ہو گا جیسے

مُؤنث	مذكر	فعل
جَاءَتِ اِحْدِيْهُمَا	ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا	واحد
آتَى ان دونوں میں کی ایک	اللَّهُ نَمَّا بِيَانِ	تثنیہ
تَرَأَتِ الْفِتَنَةِ	تَرَأَتِ الْجَمْعَانِ	
دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا		
جَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتِ (۱۹)	جَاءَ الْمُعَذْرُونَ	جمع
مُؤْمِنٌ عورتیں آئیں	آئے عذر پیش کرنے والے	

ترکیب: ضرب فعل، اللہ: اس کا فاعل، مثلا: مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ کے عملیہ خبر یہ ہوا۔

قاعدہ (۲): اور جب فاعل اسم ضمیر ہو تو جیسا فاعل ہو گا ویسا فعل ہو گا یعنی فاعل واحد تو فعل بھی واحد، فاعل تثنیہ تو فعل بھی تثنیہ اور فاعل جمع تو فعل بھی جمع، فاعل مذکر تو فعل بھی مذکرا اور فاعل موئش تو فعل بھی موئش ہو گا جیسے۔

فعل	مذكر	موئش
واحد	الله يرزق والله يرزق	عَزِيزٌ مُصْرِكٌ بَوْيٌ وَرَغْلَاتٍ هُوَ
تثنية	هذا لساحرانِ يريندان يَدُونُوْنَ جادُوْگارا دَرَادَه كرتے ہیں	عائشةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ قَالَتَا (۲۰) عائشةُ وَأَرَامُ سَلَمَةُ دُونُوْنَ نَكَهَا
جمع	المنافقونَ قَالُوا الْمُنَافِقُونَ قَالُوا	وَالْوَالِدَاتُ يُرِضِّعْنَ اور ما میں دودھ پلائیں گی

ترکیب: اللہ مبتداء، يرزق فعل اور اس میں ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوئی اللہ مبتداء کی، اللہ مبتداء اپنی خبر يرزق سے مل کر جملہ کے اسمیہ خبر یہ ہوا۔

قاعدہ (۳): فاعل موئش حقیقی اگر فعل سے متصل ہو تو اس کے فعل کو موئش لایا جاتا ہے جیسے قَالَتِ امْرَأٌ عِمْرَانَ (عمران کی بیوی نے کہا) اور اگر فعل و فاعل کے درمیان میں کسی لفظ کا فاصلہ ہو تو فعل کو موئش و مذکر لانا اختیاری ہے جیسے حَاجَاتُ الْمُؤْمِنَاتُ (آئیں آپ کے پاس مومن عورتیں) یہی حال موئش قیاسی کا ہے جیسے وَجَاءَتْ سَيَّارَةً (آیا ایک قافلہ) وَأَخَذَ الدِّينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ (اور پکڑ لیا طالموں کو ایک

زبردست چخنے)۔

قاعدہ (۴): مومن شہری اگر فعل بنے تو فعل کو عام طور پر مومن شہری لا یا جاتا ہے جیسے لَتَدِرِیْ نَفْسٌ (کوئی نفس نہیں جانتا) لَا يَدِرِیْ نَفْسٌ بھی کہہ سکتے ہیں، البتہ اگر فعل بعد میں ہو تو فعل کو مومن شہری لاانا واجب ہے جیسے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا حَضَرَتْ (ہر جان نے جان لیا کہ وہ کیا لیکر حاضر ہوئی ہے)۔

قاعدہ (۵): جمع مکسر میں بھی فعل کی تذکیرہ و تائیث اختیاری ہے چاہے فعل پہلے ہو یا بعد میں جیسے وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ (اور کہا عورتوں نے شہر میں) قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے) البتہ اگر فعل بعد میں ہو تو ذوی العقول کے لئے فعل عام طور پر مذکور لا یا جاتا ہے جیسے رُسُلُنَا يَكُتُبُونَ (ہمارے فرشتے لکھتے ہیں) اور غیر ذوی العقول کے لئے مومن شہری لا یا جاتا ہے جیسے هَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِيْ (یہ نہیں ہوتی ہیں)۔

قاعدہ (۶): جملہ فعلیہ میں اگر جاری مجرور یا ظرف ہوں تو جاری مجرور یا ظرف کو فعل سے متعلق مانا جائیگا جیسے خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ (اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی)، اس کی ترکیب اس طرح ہوگی، خَتَمْ فعل، اللَّهُ فعل اور عَلَى قُلُوبِهِمْ جاری مجرور مل کر خَتَمْ فعل کے متعلق فعل اپنے فعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

مرفوع (۲) مَفْعُولُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ يُعْنِي نَايْبُ فَاعِلٍ

یعنی وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت کی گئی ہو جیسے ضُرِبَ مَثَلُ (مثال بیان کی گئی) اس مفعول کو مفعول مال میسم فاعلہ کہا جاتا ہے یعنی ایسے فعل کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو۔

قاعدہ : اس کے احکام وہی ہیں جو فعل کے ہیں اسی لئے اس کو نائب فاعل بھی

کہتے ہیں مثلاً اس پر رفع آتا ہے، اسی طرح نائب فاعل اگر مذکور ہو تو فعل مجہول بھی مذکور ہوگا جیسے **خُلُقُ الْإِنْسَانِ** (انسان پیدا کیا گیا) اور نائب فاعل مومن ہو تو فعل مجہول بھی مومن ہوگا جیسے **أَنْزَلَتْ سُورَةً** (سورت اتاری گئی) نائب فاعل مومن سماعی ہو تو فعل مجہول کو مومن لانا اختیاری ہے جیسے **حُمِّلَتِ الْأَرْضُ** (زمین اٹھائی گئی) **جَمِيعَ الشَّسَّاسُ وَالْقَمَرُ** (سورج اور چاند جمع کئے گئے) اسی طرح نائب فاعل جمع مکسر ہو تو بھی فعل کو مومن لانا اختیاری ہے جیسے **وَلَقَدْ كُذِبَتْ رُسُلٌ ، كُذِبَ رُسُلٌ** (رسول جھٹلائے گئے) وغیرہ۔

قاعدہ: فعل مجہول دو تین مفعولوں میں سے صرف ایک مفعول کو نائب فاعل بناتا ہے دوسرا مفعول مفعول ہی رہتا ہے جیسے **خُلُقُ الْإِنْسَانِ ضَعِيفًا** (انسان کمزور پیدا کیا گیا) اس میں ضعیفًا دوسرا مفعول ہے۔

مرفوع (۳) مبتدا (۲) خبر (جملہ اسمیہ)

جملہ اسمیہ کے پہلے جزو مبتدا اور دوسرے جزو خبر کہتے ہیں مبتدا کا اسم ہونا ضروری ہے، اور خبر کبھی اسم ہوتی ہے جیسے **اللَّهُ سَمِيعٌ** (اللہ سننے والا ہے) اور کبھی فعل جیسے **اللَّهُ يَسْمَعُ** (اللہ سنتا ہے)۔

ترکیب: (۱) اللہ مبتدا اور سمیع خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔
 (۲) اللہ: مبتدا، یسمع: فعل اور اس میں ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوئی اللہ مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔
قاعدہ (۱): مبتدا، خبر، ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں اور ان دونوں کا عامل یعنی رفع دینے والالفاظوں میں نہیں ہوتا اس لئے ان کے عامل کو ”عامل معنوی“ کہتے ہیں، اور ترتیب کے لحاظ سے ہمیشہ مبتدا پہلے اور خبر بعد میں ہوتی ہے۔

قاعدہ (۲): مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے لہذا معرفہ کی اکثر قسمیں مبتدابن سکتی ہیں جیسے۔

نَحْنُ أُولُوْ قُوَّةٍ ہم طاقت ورہیں	ضمیر مبتدابنے	مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ محمد اللہ کے رسول ہیں	علم مبتدابنے
وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشَدُّ أَعْلَى الْكُفَّارِ جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں	اسم موصول مبتدابنے	هَذِهِ سَيِّلِيٰ یہ میر اراستہ ہے	اسم اشارہ مبتدابنے
أَرْجَالُ قَوَّامُونَ مرد حضرات حاکم ہیں	معروف باللام مبتدابنے	مَا وَآهُمْ حَاهِنُمْ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے	مضاف مبتدابنے

اور خبر معرفہ اور نکرہ دونوں بن سکتی ہے جیسے **أَنْتُمُ الْفَقَرَاءُ، أَرْجَالُ قَوَّامُونَ** -

قاعدہ (۳): نکرہ مخصوصہ بھی مبتدابن سکتا ہے، اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) اگر خبر جاری مجرور یا ظرف ہو تو مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے، اس صورت میں خبر کو مبتدا سے پہلے لانا ضروری ہے جیسے **وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ** (اور اعراف پر کچھ لوگ ہونگے) اس مثال میں علی الاعراف: جاری مجرور خبر مقدم ہے اور رِجَالٌ نکرہ مبتداموخر ہے۔

(۲) موصوف و صفت اگر نکرہ ہوں تو وہ بھی مبتدابن سکتے ہیں جیسے **وَلَعَبْدُ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ** (ایمان والا غلام بہتر ہے) اس صورت میں عَبْدُ مُؤْمِنٌ موصوف صفت نکرہ مبتدا واقع ہے۔

(۳) اگر مبتدا حرف لغتی یا حرف استفہام کے ساتھ ہو تو مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے جیسے **إِلَهٌ مَعَ اللَّهِ** (کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ؟) اس مثال میں إِلَهٌ نکرہ حرف استفہام کے ساتھ مبتدا واقع ہے۔

(۴) نکرہ پر اگر تنوین تعظیم کی ہو تو ایسا نکرہ بھی مبتدابن سکتا ہے جیسے **وَيَلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ** (بڑی بربادی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے) ائی ویلٌ عظیم۔

(۵) ایسا نکرہ بھی مبتدابن سکتا ہے جس کا مضاف الیہ مخدوف ہو جیسے **سَلَامٌ**

عَلَيْكُمْ أَيْ سَلَامٍ أَوْ سَلَامًا عَلَيْكُمْ -

قاعدہ (۴): اگر الفاظ استفہام مبتدا یا خبر نہیں تو بہر صورت الفاظ استفہام کو پہلے لانا واجب ہے جیسے مَنْ رَبُّكُمَا (تم دونوں کارب کون ہے؟) مَا لَوْنُهَا (اس کارنگ کیا ہے؟)۔

قاعدہ (۵): اگر خبر فعل ہو (مثالیں فعل کے بیان میں گذرچکی ہیں) یا اسم مشتق ہو تو تذکیر و تائیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں خبر مبتدا کے موافق ہو گی یعنی مبتدا اگر واحد تو خبر بھی واحد، مبتدا اگر تثنیہ تو خبر بھی تثنیہ، مبتدا اگر جمع تو خبر بھی جمع، مبتدا اگر مذکر تو خبر بھی مذکرا اور مبتدا اگر مونث تو خبر بھی مونث ہو گی جیسے..

مَوْنَثٌ	مَذْكُورٌ	
وَأَمْرَةُ تُهُوكَائِمَةٌ اس کی بیوی کھڑی ہے	وَاللَّهُ غَنِيٌّ اللہ بے نیاز ہے	مبتدا، خبر واحد
يَدَاهُ مَبْسُوطَاتٍ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں	هَذَانِ خَصْمَانِ یہ دو شمن ہیں	مبتدا، خبر تثنیہ
الصَّالِحَاتُ قَاتِيَاتٌ نیک عورتیں فرمائیں بردار ہیں	الرِّجَالُ قَوَّامُونَ مرد حاکم ہیں	مبتدا، خبر جمع

البتہ مبتدا جمع مکسر کی خبر واحد مونث بھی ہو سکتی ہے جیسے قُلُوبُهُمْ مُنْكَرٌ (انکے دل انکاری ہیں)۔

قاعدہ (۶): خبر جب جارجو ریاضت ہو تو خبر کوی فعل یا شبه فعل متعلق مانا جائیگا، اگر فعل یا شبه فعل جملے میں موجود ہوں تو فہارنہ فعل یا شبه فعل مقدر مانا جائیگا جیسے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ (اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے) اسکی ترکیب اس طرح ہو گی، علی: حرفا، الاعراف: مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے کائنون: شبه فعل مخدوف کے شبه فعل مخدوف اپنے متعلق سے

مل کر خبر مقدم، رجحان: مبتدا موخر مبتدا موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خیریہ ہوا۔

قاعدہ (۷): خراکش مفرد ہوتی ہے مگر کبھی جملہ بھی خبر بن جاتی ہے جیسے **أُولَئِكَ مَا وَاهِمٌ**

النَّارُ (وہ لوگ کہ انکاٹھ کانہ آگ ہے) اس صورت میں خر میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو مبتدا کی طرف لوٹ جیسے **مَا وَاهِمٌ مِّنْهُمْ** کی ضمیر ہے جو **أُولَئِكَ** مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہے۔

قاعدہ (۸): ایک مبتدا کی کئی خبریں ہو سکتی ہیں جیسے **وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلَيْهِ** (اللہ

سنے والا جانے والا ہے)۔

قاعدہ (۹): قرینہ یعنی علامت پائی جائے تو مبتدا کو حذف کر دینا جائز ہے جیسے **ذَكْرُ**

رَحْمَةٍ رَبِّكَ اِي هَذَا ذَكْرُ اللَّخِ (یہ تیرے رب کی رحمت کا تذکرہ ہے) اسی طرح خبر کو حذف کرنا بھی درست ہے جیسے **هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ** (۲۱) **أَعْلَمُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ طَالِعُ** (بھلانی اور ہدایت کا چاند نکلا ہے)۔

مرفوغ نمبر (۵) افعال ناقصہ کا اسم

افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ

پورا جملہ بننے کے لئے فاعل کی صفت کی بھی ضرورت ہوتی ہے جیسے **كَانَ اللَّهُ عَلِيًّا** (اللہ

جانے والا ہے) افعال ناقصہ بہت سے ہیں ان میں تیرہ ^۳ مشہور ہیں (۱) **كَانَ** (۲) **صَارَ**

(۳) **أَصْبَحَ** (۴) **أَمْسَى** (۵) **أَضْخَى** (۶) **ظَلَّ** (۷) **بَاتَ** (۸) **لَيَسَ** (۹) **مَازَلَ**

(۱۰) **مَابِرَحَ** (۱۱) **مَاقْتَيَءَ** (۱۲) **مَانَفَكَ** (۱۳) **مَادَامَ**۔

یہ افعال مبتدا و خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنانے لیتے ہیں اور

مبتدا کو فرع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے **كَانَ اللَّهُ عَلِيًّا**۔

(۱) **كَانَ**: اس بات کو بنانے کے لئے آتا ہے کہ خبر اسم کے لئے گذشتہ زمانہ میں ثابت تھی

جیسے کَانَ أَبُوهُمَّا صَالِحًا (انکا باپ نیک تھا) کَانَ كَبِيْرًا (ہے) کے معنی دیتا ہے خصوصاً اللہ کے ساتھ جیسے کَانَ اللَّهُ عَلَيْمًا (اللہ جانے والا ہے)۔

صَارَ: حالت کی تبدیلی کو بتاتا ہے کہ اسم کی حالت کچھ تھی اب وہ حالت بدل گئی جیسے صَارَ قِيَامُ الَّلَّيْلِ تَطَوُّعًا (۲۲) (تہجد کی نماز نفل بن گئی) یعنی نماز تہجد پہلے فرض تھی اب نفل ہو گئی۔

أَصْبَحَ (صبح کا وقت) **أَمْسَى** (شام کا وقت) **أَضْحَى** (چاشت کا وقت): یہ

افعال جملے کے مضمون کو اپنے اپنے وقت کے ساتھ ملانے کے لئے آتے ہیں جیسے **أَصْبَحَ مَاءُ شَكْمٍ غَورًا** (تمہارا پانی صبح کے وقت نیچے چلا گیا) **أَمْسَى الْمَسْجِدُ رَاجِاً** (مسجد شام کے وقت پر ہو گئی) **أَضْحَى الْحَاجُ مُلَيْيَا** (حاجی نے چاشت کے وقت لبیک کہا)۔

ظَلَّ (دن) **بَاتَ** (رات): یہ دونوں فعل بھی جملہ کے مضمون کو اپنے وقت کے ساتھ جوڑتے ہیں جیسے **ظَلَّ وَجْهُهُ مُسَوَّدًا** (اس کا چہرہ پورا دن کالا رہا) **بَاتَ سَعْدٌ نَائِمًا** (۲۳) (سعد نے رات سوکر گزاری)۔

مَازَالَ ، مَابِرِحَ ، مَاقِتَى ، مَالَفَلَكَ: ان میں مانافیہ ہے، یہ افعال بتاتے ہیں کہ خبر اسم کے لئے ہمیشہ ثابت رہی کبھی جدا نہیں ہوئی جیسے **مَازَالَ تِلْكَ دَغْوَاهُمْ** (ہمیشہ یہی انکی پکار رہی) **لَا يَزَالُ إِلَسْلَامُ عَزِيزًا** (۲۴) (اسلام ہمیشہ غالب رہیگا)۔

لَيْسَ: یہ اسم کے لئے خبر کی نفی کرتا ہے جیسے **لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ** (کوئی چیز میری پسندیدہ نہیں ہے) **لَيْسَ** کی خبر پر اکثر باء آجائی ہے جیسے **الَّيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ** (کیا اللہ کافی نہیں ہے؟) اس سے ماضی کے علاوہ کوئی فعل نہیں آتا، ماضی کی گردان اس طرح ہوگی **لَيْسَ ، لَيْسَا ، لَيْسُوا ، لَيْسَتْ ، لَيْسَتَا ، لَسْنَ ، لَسْتَ ، لَسْتُمَا ، لَسْتِ ، لَسْتُنَ ، لَسْتُ ، لَسْنَا**۔

مَادَامَ: اس فعل سے پہلے ایک جملہ ہوتا ہے، یہ فعل یہ بتانے کے لئے آتا ہے کہ

پہلے والے جملہ کا مضمون ثابت رہیا جب تک کہ خبر اس کے لئے ثابت رہیکی جیسے یُرَفَّهُ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطَبِيْنِ (۲۷) (ان دونوں سے عذاب ہٹالیا جائے جب تک دونوں ٹھہریاں تر رہیں) مادام اپنے اسم وخبر سے مل کر ما قبل جملہ کا مفعول فیرنما ہے۔

فائدہ : کَانَ بَعْدِ تَامَهٖ هَوَتَ هِيَ لِيْنِي فَاعْلَمْ پُرْپُورًا هُوَ جَاتٌ هِيَ بَعْدِ خَرْبَكَ ضَرُورَتٌ نَّهِيْسُ رَهْتِیْ جیسے وَإِنْ كَانَ دُوْعَسِرَةً (اگر تنگ دست ہو) اسی طرح دیگر افعال ناقصہ بھی کبھی تامہ ہوتے ہیں جیسے أَصْبَحَنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ، أَمْسَيْنَا وَأَمْسَيَ الْمُلْكُ لِلَّهِ (۲۸) (ہم نے اور سارے ملک نے اللہ کیلئے صح کی، شام کی)۔

فائدہ : أَصْبَحَ، أَمْسَى، أَضْحَى، ظَلَّ اور بَاتَ یا فعال بھی صار کے معنی دیتے ہیں اور وقت کے معنی نکل جاتے ہیں جیسے فَاصْبَحُوا نَادِيْمِيْنَ (وہ لوگ شرمند ہو گئے) ان کے علاوہ اور بھی افعال صار کے معنی دیتے ہیں ان کو ”مُلْحَقَاتِ صَارَ“ کہتے ہیں جیسے اِرْتَدَ اور تَحَوَّلَ جیسے فَارْتَدَ بَصِيرًا (وہ پھر سے پینا ہو گئے)۔

فائدہ : ان سب افعال کی گردانیں بنی ہیں اور ہر گردان میں عمل کرتے ہیں اور جب یہ افعال واحد غائب ہوں تو ان کا اسم اور خبر ظاہر ہوتے ہیں لیکن جب یہ افعال تثنیہ، جمع ہوں یا حاضر یا متكلّم ہوں تو ان کی ضمیر مرفوع متصل ان کا اسم بنیگی اور خبر بنیگی جیسے كُوْنُوا رَبَّانِيْنَ (تم اللہ والے بن جاؤ) كُوْنُوا فعل ناقص، اسمیں وا ضمیر جمع اس کا اسم اور رَبَّانِيْنَ خبر ہے، اسی طرح أَصْبَحُوا نَادِيْمِيْنَ، اسی طرح وَأَوْصَانِي بِالصَّلَوةِ وَالرَّكْوَةِ مَادِمُثَ حَيَاً (اور مجھے تاکید کی نماز اور زکوہ کی جب تک میں زندہ رہوں) اسی طرح لَأَيَّزَ الْوَنَ مُخْتَلِفِيْنَ (وہ لوگ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے)۔

فائدہ : یہ افعال فعل پر بھی داخل ہوتے ہیں جیسے لَأَتَّازَ الْتَّظِلُعُ (آپ ہمیشہ مطلع

ہوتے رہنے) اور کان اگر فعل ماضی پر داخل ہو تو وہ ماضی بعید کا صیغہ بنتا ہے جیسے **كُثُرْ قُلْتُ** (میں نے کہا تھا) اور فعل مضارع پر داخل ہو تو ماضی استمراری کا صیغہ بنتا ہے جیسے **كُثُرْ أَعْلَمُ** (میں جانتا تھا)۔

مرفوع (۲) حروف مشبه بالفعل کی خبر

حروف مشبه بالفعل چھ ہیں: ان، انَّ (بیشک) کَانَ (گویا کہ) لِكِنْ (لیکن)

لَيْتَ (کاش) لَعَلَّ (شايد)۔

☆ ان حروف کو مشبه بالفعل اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے لَيْتَ (کاش کہ یعنی میں تمنا کرتا ہوں)۔

☆ یہ حروف مبتدا، خبر پر داخل ہوتے ہیں مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بناتے ہیں، اس کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، ہر ایک کے استعمال کی صورت یہ ہے۔

انَّ : شروع جملہ میں آتا ہے اور یقین کے معنی دیتا ہے جیسے **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ** (بیشک اللہ جانے والا ہے) کبھی اس کی خبر پر لام تا کیدا آ جاتا ہے جیسے **إِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ** (بیشک اللہ البتہ سننے والا ہے)۔

انَّ : دو جملوں کے بینے میں آتا ہے اور اپنے اسم خبر سے ملکر پہلے والے جملہ کا حصہ یعنی فاعل یا مفعول بن جاتا ہے اسی لئے اس سے پہلے ایک جملہ کا ہونا ضروری ہے جیسے **وَأَعْلَمُ** **إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ** (جان لے کہ اللہ بزرگست ہے)۔

فائدہ : قَالَ اور اس سے بننے والے تمام فعلوں کے بعد انَّ انَّ ہو جاتا ہے جیسے **قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيْكُمْ** (کہا کہ بیشک اللہ تم کو آزمانے والا ہے) اسی طرح جب انَّ کی خبر پر لام تا کیدا آئے تو بھی انَّ انَّ ہو جاتا ہے جیسے **وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولٌ** (اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں)۔

کَانَ : تشیہ دینے کے لئے آتا ہے جیسے کَانَ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ (۲۹) (گویا

آپ کا چہرہ کتاب کا صفحہ ہے) **كَانُهُمْ لُولُومَكُونُ** (گویا کہ وہ چھپے موتی ہیں)۔

لِكِنْ : استدرائک کے لئے آتا ہے یعنی پہلے والے جملے سے جو غلط خیال پیدا ہوتا

ہے اس غلط خیال کو دور کرتا ہے جیسے أَفَرَأَتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لِكِنْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَفِرُّ (۳۰) (کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا لیکن آپ ﷺ نہیں بھاگے تھے)

صحابہؓ کے بھاگنے سے ایک غلط خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ شاید آپ ﷺ بھی بھاگے تھے لیکن نے

اس غلط خیال کو دور کر دیا، لیکن کبھی (بلکہ) کامعی دیتا ہے جیسے وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلِكِنْ

عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (وہ لوگ نہیں ہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے)۔

لَيْكَ : نامکن چیز کی تمنا کرنے کے لئے آتا ہے جیسے لَيْكَ أَبَا قُيُسٍ ذَهَبٌ (۳۱) (کاش

ابو قیس پہاڑ سونا ہوتا) **لَيْكَ قَوْمِيْ يَعْلَمُونَ** (کاش میری قوم جان لیتی)۔

لَعَلَّ : ممکن چیز کی امید کرنے کے لئے آتا ہے جیسے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ (شاید

قیامت قریب ہے)۔

☆ جب ان حروف پر "ما" آئے تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے إِنَّمَا اللَّهُ الْهَمَّ وَإِنَّمَا (اللہ تو ایک معبد ہے) اسوقت یہ حروف فعل پر بھی داخل ہونگے جیسے إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ (اللہ تو چاہتے ہیں) **كَانُهُمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ** (گویا وہ لوگ موت کی طرف ہائے کچ جا رہے ہیں) اسی طرح اگر کَانَ اور لِكِنْ کو مجروم کر دیا جائے تو یہ دونوں بھی فعل پر داخل ہوتے ہیں جیسے كَانُ لَمْ يَأْتِشُوا (گویا کہ وہ نہیں ٹھہرے) **وَلِكِنْ كَدَّ بُوَا** (لیکن انہوں نے جھٹالا یا)۔

☆ حروف مشبه بالفعل کی خبر اسم سے پہلے آجائے تو ان کا عمل باطل نہیں ہوتا جیسے

كَانَ فِي أُذْنَيْهِ وَقُرًا (گویا اس کے دونوں کانوں میں بہراپن ہے) إِنِّيْنَا إِيَّاهُمْ (بیشک

ان کا لوٹنا ہماری طرف ہے)۔

مرفوع (۷) مَأْوَلَا مُشَابِهٍ بِلَيْسَ كَا اسَم

مَأْوَلَا: یہ دونوں حروف نفی کے معنی اور مبتداء خبر پر داخل ہونے میں لیس کے جیسے ہیں اس لیے ان کو مُشَابِهٍ بِلَيْسَ کہتے ہیں، مَأْوَلَا اپنے اسم کو فوج اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔
دونوں کے استعمال کا طریقہ یہ ہے۔

مَا: کا اسم معرفہ اور نکرہ دونوں بن سکتے ہیں جیسے مَا هَذَا بَشَرًا (یہ انسان نہیں ہے)
ما کی خبر پر اکثر (ب) آتا ہے جیسے وَمَا هُنْ يَمُوْمِنِينَ (وہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں)۔
☆ اگر ما کی خبر اسم سے پہلے آجائے یا ما کے اسم اور خبر کے بیچ میں الآ آجائے تو
ما عمل نہیں کرتا جیسے مَا حَقٌّ قَوْلُكَ (تیری بات حق نہیں ہے) وَمَا مُحَمَّدٌ الْأَرَسُولُ (محمد تو ایک رسول ہیں)۔

لَا: کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے جیسے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ (ان کو کوئی ڈر نہیں ہوگا)
اور اگر لَا کا اسم معرفہ ہو تو لا کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور مزید ایک معرفہ کے ساتھ لَا کو دوبارہ
لانا ضروری ہے جیسے لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرُ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ (نه
سورج کو طاقت ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے)۔

☆ لَا کے ساتھ کبھی کبھی (ث) بھی آتا ہے لَا، لیکن لَا ت صرف حین
کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے وَلَا تِحِينَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں ہے) اس
کی تقدیری عبارت لَا تِحِينَ حِينَ مَنَاصٍ ہے۔

مرفوع (۸) لَا نَفْيٌ جِنْ کی خبر

لَا نَفْيٌ جِنْ: پوری جن کی نفی کرتا ہے اسی لئے صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے معرفہ پر

داخل نہیں ہوتا جیسے لَا إِلَهَ غَيْرُكَ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)، یہ لاجملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خربنالیتا ہے اور اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، اسکے اعراب کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اگر لانفی جنس کا اسم مضاف یا مشابہ مضاف ہو تو اس پر زبر آیگا جیسے لَا عَالِمٌ دِينِ ذَلِيلٍ (کوئی بھی عالم دین ذلیل نہیں ہے)۔

(۲) اگر لانفی جنس کا اسم نکرہ مفرد ہو تو وہ منی برفتحہ ہو گا جیسے وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (۳۲)۔

(۳) اگر جملے میں کئی نکرہ ہوں اور ہر ایک کے ساتھ لا ہو تو لا کونفی جنس کا مان کر ان سب پرفتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں جیسے لَارَفَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جَدَالَ فِي الْحَجَّ (حج میں نہ گندی بات کرنی ہے اور نہ کوئی گناہ اور نہ جھگٹا کرنا ہے) اور لا مشابہ بلیس مان کر ہر نکرہ پر پیش کی تنوین بھی پڑھ سکتے ہیں جیسے يَوْمٌ لَا يَبْعِثُ فِيهِ وَلَا خُلَةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ (جس دن نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوستی کام آیگی اور نہ سفارش) اسی لئے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ (۳۳) کوفتحہ کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں اور پیش کی تنوین کے ساتھ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

☆ لائے نفی جنس کی خبر پر إِلَّا آجائے تو اس کا عمل باطل نہیں ہوتا جیسے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)۔

☆ لائے نفی جنس کی خبر عام طور پر جاری مجرور یا ظرف ہوتی ہے جیسے لَا حَجَّةَ يَيْتَىءُ وَ يَنْتَخَمُ (کوئی بحث نہیں ہے ہمارے اور تمہارے درمیان) لَا إِكْرَاهٌ فِي الدِّينِ (Din میں کوئی زور زبر دستی نہیں ہے) یا اسکی خبراً کثراً مذوف ہوتی ہے جیسے قَالُوا لَا يَأْمِرُ ای لَا يَضِيرُ عَلَيْنَا (جادو گر کہنے لگے کہ ہمارا کوئی نقصان نہیں ہے)۔

منصوبات

منصوبات (جن کا اعراب نصب ہے) بارہ ہیں (۱) افعال ناقصہ کی خبر (۲) حروف مشبه بالفعل کا اسم (۳) ماؤ لام مشابہ بلیس کی خبر (۴) لاءُغی جنس کا اسم، ان چاروں کا بیان ہو چکا ہے (۵) مفعول مطلق (۶) مفعول فیہ (۷) مفعول له (۸) مفعول معہ (۹) مفعول به، ان پانچوں مفعول کو منفاعیل خمسہ کہتے ہیں (۱۰) حال (۱۱) مستثنی (۱۲) تمیز۔

مفعول خمسہ کا بیان

منصوب (۵) مفعول مطلق

مفعول مطلق : وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد فعل کی تاکید یا فعل کی کیفیت یا عدد و مقدار بیان کرنے کیلئے آتا ہے، تاکید کے لئے جیسے وَرَتْلُ الْقُرْآنَ تَرْبِيَّلاً (قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر پڑھو) بیان کیفیت کیلئے جیسے اَتَقْعُدُ قَعْدَةً الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ (۲۵) (کیا تو ان لوگوں کی بیٹھک بیٹھتا ہے جن پر غصب نازل کیا گیا) بیان عدد و مقدار کے لئے جیسے قَعْدَةً قَعْدَةً (۳۳) (تھوڑی دیر بیٹھے)۔

فائدہ : عدد و مقدار بیان کرنے والے مصدر کیلئے فَعْلَةً کا وزن خاص ہے اور کیفیت بیان کرنے والے مصدر کے لئے فَعْلَةً کا وزن خاص ہے۔

فائدہ : کبھی کبھی مفعول مطلق کی صفت لا کر کیفیت یا عدد و مقدار کا معنی حاصل کیا جاتا ہے جیسے وَجَاهِدُهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا (اور انکے ساتھ بر جہاد کیجئے) فَدَكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً (زمین اور پہاڑ ایک بار میں کوٹ دیئے جائیں گے) اور اس صورت میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مفعول مطلق کو حذف کرتے ہیں اور صفت کو باقی رکھتے ہیں جیسے وَعَمِلَ صَالِحًا ای عمل صالحا (نیک عمل کیا) فَلَيَضْحَكُوا قَلِيلًا (تھوڑا اپسو) ای ضحكا قلیلا۔

☆ مفعول مطلق کے لئے ضروری ہیکہ وہ ماقبل فعل کا ہی مصدر ہو یا کم از کم اس کے

ہم معنی ہو جیسے **أَمْهَلُهُمْ رُؤِيْدَا**، اس میں **رُؤِيْدَا** مصدر امہل کا مفعول مطلق ہے۔

☆ کبھی کبھی مفعول مطلق کے فعل کو حذف کر کے صرف مفعول مطلق استعمال کیا

جاتا ہے جیسے **شُكْرًا** یعنی **أَشْكُرُكَ شُكْرًا** (میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں) **غُفرَانَكَ** آئی **إِغْفِرْلِي غُفرَانَكَ**۔

منصوب (۲) مفعول فیہ

مفعول فیہ : وہ جگہ یا وقت جس میں فعل واقع ہوا ہو جیسے صام رمضان (۳۶) (اس نے رمضان میں روزہ رکھا) اس میں (فی) حرفاً جرچا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کو مفعول فیہ کہتے ہیں۔

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں، ظرف کی اولاد قسمیں ہیں: (۱) ظرف مکان (۲)

ظرف زمان، پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) محدود (۲) غیر محدود، اس طرح ظرف کی چار قسمیں ہوئیں:

ظرف مکان محدود : جس میں جگہ کے معنی ہو اور اس جگہ کی حد ہو جیسے **دَارُ(َّ)** (گھر)

اس کا حکم یہ ہیکہ اس کے ساتھ فی کو ظاہر کرنا ضروری ہے جیسے **وَاتَّسُمْ عَالِكَفُونَ فِي**

الْمَسَاجِدِ (اور تم معتقد ہو مسجد میں) البتہ **دَخَلَ** یا **دَخُلُّ** کے بعد فی نہیں لا یا جاتا جیسے **لَتَدْخُلُنَّ الْمَسِّيْدَ الْحَرَامَ** (تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے)۔

ظرف مکان غیر محدود : جس میں جگہ کے معنی ہوں اور اس جگہ کی حد نہ ہو جیسے **أَمَامُ**

(سامنے) **خَلْفٌ** (پیچے) اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں فی لفظوں میں مذکور نہیں ہوتا جسکی وجہ سے یہ

منصوب ہوتا ہے جیسے **لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً** (تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لئے نشانی بنے)۔

ظرف زمان محدود: جس میں وقت کے معنی ہوں اور اس وقت کی حد ہو جیسے **شَهْرٌ**

(مہینہ) یوْمُ (دن) اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں فِی چھپا ہوا ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ منصوب ہوتا ہے جیسے لَبَثَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (ہم ایک دن یادن کا کچھ حصہ ٹھہرے)۔

ظرف زمان غیر محدود : جس میں وقت کے معنی ہوں اور اس وقت کی حد نہ ہو جیسے

دَهْرٌ (زمانہ) حِينٌ (وقت) اس کا بھی حکم یہی ہے کہ اس میں فِی لفظوں میں مذکور نہیں ہوتا جس کی وجہ سے یہ منصوب ہوتا ہے جیسے فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمَسْوِّنَ وَ حِينَ تُصْبِحُونَ (اللہ پاک ہے شام کے وقت اور صبح کے وقت)۔

منصوب (۷) مفعول له

مفعول له: وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد کام کی غرض و مقصد بتانے کے لئے آتا ہے، اس میں (ل) حرف جر چھپا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کو مفعول له کہتے ہیں جیسے يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَةَ النَّاسِ ای لِرِئَةِ النَّاسِ (اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھانے کیلئے) رِئَةٌ مفعول له ہے۔

☆ کسی بھی لفظ کے مفعول له بنے کے لئے تین شرطیں ہیں (۱) وہ لفظ مصدر ہو

(۲) وہ لفظ علت و غرض کا معنی دے (۳) کام اور مفعول له کا فاعل اور وقت ایک ہو، ان میں سے اگر کوئی شرط نہ پائی جائے تو مفعول له لام گئی (ل) کے ساتھ استعمال ہو گا جیسے وَالْخَيْلَ وَالْبَعَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكِبُوهَا (اور پیدا کیا گھوڑوں خچر اور گدھوں کو تاکہم ان پر سوار ہو سکو) اس مثال میں لِتَرْكِبُوهَا علت ہے جو مصدر نہیں ہے، اسی طرح خلق کا فاعل اللہ ہے اور رکوب کا فاعل مخاطب ہے اور خلق و رکوب دونوں کا وقت بھی الگ ہے اس لئے لِتَرْكِبُوهَا لام گئی (ل) کے ساتھ استعمال ہوا۔

منصوب (۸) مفعول معہ

مفعول معہ : وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا اسم مجرور کے بعد وا و بمعنی مَعَ کے

ساتھ اس غرض سے لایا جائے کہ وہ اسم کام میں فاعل یا مفعول یا اسم مجرور کے ساتھ ہے جیسے **وَالَّذِينَ تَبَرُّوا الدَّارَوَالْإِيمَانَ** (جنہوں نے اقامت اختیار کی اس گھر میں ایمان کے ساتھ) اس میں **الإِيمَانَ** مفعول معہ ہے، **إِسْتَعِيْدُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْعَيْلَةَ** (۲۷) (اللہ سے پناہ مانگو اس غربی سے جو کثرت عیال کے ساتھ ہو)۔

منصوب (۹) مفعول بہ

مفعول بہ : وہ اسم ہے جس پر فعل واقع ہوتا ہے جیسے **قَتَلَتْ نَفْسًا** (تونے مارڈا لا ایک جان کو) اس میں نفساً مفعول بہ ہے، پانچوں مفعولوں میں اصل مفعول یہی ہے۔

قاعدہ : مفعول بہ کی جگہ فاعل کے بعد ہے لیکن کبھی کبھی مفعول فاعل سے پہلے بھی آ جاتا ہے جیسے **مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ** (پੱਖی انسان کو کوئی تکلیف)۔

قاعدہ : دو صورتوں میں مفعول کو فاعل سے پہلے لانا واجب ہے۔

(۱) جب مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر فاعل میں ہو جیسے **وَإِذَا بَشَّلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ** (اور جب امتحان لیا ابراہیم کا اسکے رب نے) اس مثال میں رَبُّهُ فاعل میں ضمیر ہے جو ابراہیم مفعول کی طرف لوٹ رہی ہے، چونکہ ضمیر مرتع سے پہلے نہیں آتی اسلئے مفعول کو پہلے لایا گیا۔

(۲) اگر ضمیر منصوب متصل مفعول بنے اور فاعل اسم ظاہر ہو تو ضمیر مفعول کو فاعل سے پہلے لانا ضروری ہے جیسے **نَصَرَكُمُ اللَّهُ يَبْدِرُ** (اللہ نے تمہاری مدد کی بدتریں)۔

☆ کبھی کبھی مفعول فعل سے بھی پہلے آ جاتا ہے جیسے **إِيَّاكَ نَعْبُدُ** (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں)۔

قاعدہ : جب قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ کے عامل یعنی فعل کو حذف کرنا واجب ہے، اس کی تین صورتیں ہیں : (۱) منادی (۲) تحذیر (۳) اضمار علی شریطہ انفسیر۔

(۱) منادی : وہ مفعول بہ ہے جس کو حرف ندا کے ذریعہ پکارا جائے جیسے یا ابْرَاهِیمُ

(اے ابراہیم!) یا ابْرَاهِیمُ اصل میں اذْعُونَا بِرَاهِیمَ تھا زیادہ استعمال کی وجہ سے اذْعُونَ کو حذف کر اس کی جگہ یا لایا گیا ہے۔

حرف ندا: پانچ ہیں یا، آیا، ہیا، آئی اور اے۔

منادی کے اعراب کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اگر منادی معرفہ مفرد ہو یا نکرہ معین ہو تو وہ متنی برضمہ (ایک پیش کے ساتھ) ہوتا

ہے جیسے یا ابْرَاهِیمُ، یا جِبَالُ (اے پہاڑو!) یا فُلَانُ (اے فلاں)۔

(۲) اور اگر منادی مضاف مضاف الیہ ہو یا نکرہ غیر معینہ ہو تو منادی منصوب ہوتا ہے

جیسے یا أَهْلَ الْكِتَابِ (اے کتاب والو) یا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ (ہاے افسوس بندوں پر)۔

(۳) منادی معرف باللام مرفوع ہوتا ہے البتہ حرف ندا اور منادی کے بیچ میں

ذکر کے لئے ایک اور موئنت کے لئے ایکھا زیادہ کرتے ہیں جیسے یا أَيُّهَا الرَّسُولُ (اے

رسول) یا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَةُ (اے مطمئن نفس) یا حرف ندا اور اللہ منادی کے بیچ

میں ایکھا نہیں آتا جیسے یا اللہ (۳۹)۔

☆ دعا کے موقع پر جب اللہ کو پکارا جائے تو حرف ندا کی جگہ اللہ کے آخر میں میم

مشد بڑھاتے ہیں جیسے اللَّهُمَّ جَبَّنَا الشَّيْطَانَ (۴۰) (اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا)۔

☆ آٹ اور اُم کو یاء متكلم کی طرف مضاف کر کے منادی بنایا جائے تو کبھی کبھی یاء

متکلم کو گرا کر آخر میں ت مکسور بڑھادیتے ہیں جیسے یا أَبْتِ افْعَلُ (اے میرے ابو! آپ

کر گذریے) یا أَمْتِ (اے میری امی جان)۔

ترجمہ: کبھی کبھی منادی کے آخر سے کچھ حروف تخفیف یعنی آسانی کے لئے گردادیتے

ہیں جیسے یا مالک سے یا مال (۲۱)، ایسے منادی کو ”منادی مُرَحّم“ کہتے ہیں اور حروف گرانے کے عمل کو ”ترخیم“ کہتے ہیں۔

کبھی کبھی حرف ندا بھی گرجاتا ہے جیسے یُوسُفَ أَغْرِضَ عَنْ هَذَا آئَى يَا يُوسُفُ (۱) یوسف! اسے نظر انداز کر دے) اسی طرح أَيُّهَا النَّبِيُّ (۲۲) أَيُّهَا الْعَيْرُ (اے قافلہ والو!)۔

غمدہ : مصیبت کے وقت کسی کو پکار کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں اور جس کو پکار کر روا یا جائے اسکو مندوب کہتے ہیں، حروف ندبہ دو ہیں: یا، وَا، اور مندوب کے آخر میں الف اور ہا (۳) بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے یا آبَتَاهُ (۲۳) (ہائے ابا جان) وَاَخَاهُ (۲۴) (ہائے میرے بھائی)۔

(۲) **تحذیر:** تحذیر کے معنی ڈرانا، جس کو ڈرایا جائے اسکو مُحَذَّر اور جس چیز سے ڈرایا جائے اس کو مُحَذَّر منہ کہتے ہیں، تحذیر میں بھی مفعول بہ کے فعل اِتْقٰ و اِحْذَر کو گرا دیا جاتا ہے۔ تحذیر کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) کبھی مُحَذَّر اور مُحَذَّر منہ دونوں جملے میں ہوتے ہیں اور درمیان میں واہوتا ہے اور فعل محذوف ہوتا ہے جیسے اِيَّاُكُمْ وَالظَّنِّ (۲۵) یعنی إِتَّقُوا أَنفُسَكُمْ مِنَ الظَّنِّ (اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ) اس میں اِيَّاُكُمْ مُحَذَّر، الظَّنِّ: مُحَذَّر منہ ہے اور إِتَّقُوا: فعل محذوف ہے، اِيَّاُكُمْ وَالظَّنِّ کو اِيَّاُكُمْ مِنَ الظَّنِّ بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۲) کبھی مُحَذَّر منہ کو دوبار لایا جاتا ہے اور محذراً فعل دونوں حذف ہوتے ہیں جیسے اللَّهُ أَللَّهُ فِي أَصْحَابِي یعنی إِتَّقُوا اللَّهُ فِي أَصْحَابِي (۲۶) (میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو) اس میں اللَّهُ مُحَذَّر منہ ہے اور إِتَّقُوا فعل اور انتم محذراً محذوف ہے۔

(۳) **اضمار علی شریطۃ الشیر:** مفعول بہ کے فعل کو اس شرط پر چھپا دینا کہ بعد والا

فعل بتادے کے مفعول بہ سے پہلے ویسا ہی ایک فعل چھپا ہوا ہے جیسے زیداً ضربٰتُهُ (زید کہ میں نے اس کو مارا) اصل میں یہ ضربٰتُ زیداً ضربٰتُہُ تھا لیکن چونکہ فعل دوبار آ رہا تھا اس لئے زیداً سے پہلے ضربٰتُ فعل چھپا دیا گیا اور بعد والا ضربٰتُ بتار ہا ہے کہ زیداً سے پہلے ضربٰتُ چھپا ہے، اور بعد والا ضربٰتُ زید میں اس لئے عمل نہیں کر رہا ہے کہ وہ اپنی ضمیر میں عمل کرنے میں مشغول ہے۔ قرآن میں ہے **وَالْقَمَرَ قَدْرُنَا** (چند کہ ہم نے بنادی ہیں اس کی منزلیں) یہ اصل میں قَدْرُنَا الْقَمَرَ قَدْرُنَاہُ تھا لیکن چونکہ فعل دوبار آ رہا تھا اس لئے پہلے والے قَدْرُنَا کو چھپا دیا گیا، الْقَمَرَ پر زبر چھپے ہوئے قَدْرُنَا کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

منصوب (۱۰) حال

حال : وہ اسم مشتق ہے جو فعل یا مفعول یادوں کی کام کے وقت کی حالت بیان

کرے، حالت کو حال اور جس کی حالت بیان کی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں جیسے **خَرَّ مُوْسَى** (موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے) اس میں صعقاً فاعل موتی کی حالت بیان کر رہا ہے لہذا موتی ذوالحال اور صعقاً حال ہے، **وَتَرَكُوكَ قَائِمًا** (انہوں نے آپ کو کھڑا چھوڑ دیا) اس مثال میں قائم کا ضمیر مفعول کا حال ہے لہذا کا ضمیر ذوالحال ہے، **إِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا زَحْفًا** (جب تمہارا مقابلہ ہو کافروں سے آمنے سامنے) اس مثال میں زحفاً فاعل و مفعول دونوں کی حالت بیان کر رہا ہے، لہذا القیتم میں انتم ضمیر فاعل اور الذين کفروا مفعول ذوالحال ہیں۔

قاعدہ: مفرد حال ہمیشہ صیغہ صفت نکرہ ہوتا ہے، اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

حال کے اعراب اور استعمال کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) حال اگر مفرد ہو تو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جسے **جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ** (آئیں مؤمن عورتیں تمہارے پاس بھرت کر کے)۔

(۲) اگر جملہ اسمیہ حال واقع ہو تو حال و ذوالحال کے درمیان عام طور پر واولا یا جاتا ہے جسے **لَا تَقْرَبُوا الصَّلْوَةَ وَإِنْتُمْ سُكَارَى** (تم نماز کے قریب مت جاؤ اس حال میں کہ تم نشے میں ہو) اس میں وَإِنْتُمْ سُكَارَى مبتدا خبر حال ہے اس لئے اس سے پہلے واو ہے، کبھی کبھی جملہ اسمیہ بغیر واو کے بھی حال بنتا ہے جسے **وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسُوَدَّةٌ** (اور قیامت کے دن اللہ پر جھوٹ بولنے والوں کو اس حال میں دیکھے گا کہ انکے چہرے کالے ہونے) اس میں وُجُوهُهُمْ مُسُوَدَّةٌ حال ہے جو بغیر واو کے ہے۔

(۳) اگر فعل ماضی حال بنے تو ماضی پر قد کا آنا ضروری ہے جیسے **قَالَ رَبُّى لَمْ حَشَرْتَنِي أَغْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا** (اے میرے رب! مجھے انہا کیوں اٹھایا حال انہا میں تو آنکھ والا تھا) اس میں وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا حال ہے۔

(۴) اگر مضارع ثابت حال بنے تو مضارع کی ضمیر کافی ہے جسے **رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَى** (شہر کے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا) اس میں یَسْعَى حال ہے۔

منصوب (۱۱) مستثنی

مستثنی : وہ اسم ہے جس کو الیا کسی حرف استثناء کے ذریعہ ماقبل کے حکم سے الگ کیا جائے، جس کو الگ کیا جائے اس کو مستثنی اور جس سے الگ کیا جائے اسکو مستثنی منہ کہتے ہیں جیسے **نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ إِلَّا عَجُوزًا** (ہم نے بچالیا لوٹا اور انکے پورے گھر والوں کو مگر ایک بوڑھیا کو) اس میں **أَهْلَهُ** مستثنی منہ ہے اور **عَجُوزًا** مستثنی اور **إِلَّا** حرف استثناء ہے، **عَجُوزًا** کو اہلہ سے نجات کے حکم میں الگ کیا گیا ہے۔

الفاظِ استثناء : بہت ہیں ان میں پانچ مشہور ہیں إِلَّا، مَا خَلَّا، مَا عَدَا، غَيْرُ، سِوَى۔

مستثنی کی دو تسمیں ہیں: (۱) مستثنی متصل (۲) مستثنی منقطع۔

مستثنی متصل : جو مستثنی منہ کی جنس سے ہو جیسے نَجَنَّا هُوَ وَأَهْلُهُ أَجْمَعِينَ إِلَّا عَجُوزًا

(ہم نے بچالیا لوٹ اور انکے پورے گھر والوں کو مگر ایک بڑھیا کو) آئیں عجوز اور اہل کی جنس ایک ہی ہے۔

مستثنی منقطع : جو مستثنی منہ کی جنس سے نہ ہو جیسے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجَهَهُ (ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے اللہ کی ذات کے سوا) اس میں چیز اور اللہ کی ذات ایک جنس نہیں ہیں۔

مستثنی کے اعراب کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱) مستثنی منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے

فَسَجَلُوا إِلَّا إِبْلِيسَ (سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے)۔

(۲) مستثنی متصل إِلَّا کے بعد ثابت کلام میں منصوب ہوتا ہے جیسے فَشَرِبُوا مِنْهُ

إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ (انہوں نے اس پانی کو پیا مگر ان میں سے کچھ لوگوں نے نہیں پیا) اس میں

قَلِيلًا مستثنی ہے اور شربوں کی ضمیر مرفوع متصل مستثنی منہ ہے۔

(۳) اگر کلام ثابت نہ ہو (نفی ہو، نہی ہو، استفہام انکاری ہو) اور مستثنی منہ جملہ

میں مذکور ہو تو مستثنی کو منصوب پڑھنا بھی جائز ہے جیسے وَمَا أُوتِسْتُمُ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (اور

نہیں دیا گیا تم کو علم میں سے مگر تھوڑا) اس مثال میں الْعِلْمِ مستثنی منہ ہے اور قَلِيلًا مستثنی ہے اور کلام

منفی ہے اس لئے قَلِيلًا منصوب ہے۔

اور (بدل مان کر) مستثنی کو مستثنی منہ کا اعراب دینا بھی جائز ہے جیسے مَا فَعَلُوهُ إِلَّا

قَلِيلًا مِنْهُمْ (نہیں کرتے اس کام کو مگر ان میں کے تھوڑے) اس مثال میں وا ضمیر جمع مستثنی منہ

اور قَلِيلًا مِنْهُمْ مستثنی ہے اور قَلِيلًا پرواد ضمیر جمع مستثنی منہ فعل کے حساب سے سرفہرست ہے۔

(۲) اگر کلام ثابت نہ ہو (نفی ہو، نبی ہو، استفہام انکاری ہو) اور مستثنی منه جملہ میں مذکور نہ ہو تو ایسے مستثنی کو ”مستثنی مفرغ“ کہتے ہیں اور اس کو ماقبل کے حساب سے ہی اعراب دیا جاتا ہے جیسے فَهُلْ يُهَلِّكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ (کیا ناظمِ قوم کے علاوہ اور کوئی ہلاک کیا جائیگا؟) اس میں الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ مستثنی یُهَلِّكُ مضارع مجہول کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفعی میں ہے، اس صورت میں ترجمہ حصر کے ساتھ ثابت کا بھی ہو سکتا ہے جیسے لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهُ (تم صرف اللہ کی عبادت کرو) لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهُ (تم صرف اللہ کی عبادت کرو گے) ان دونوں مثالوں میں اللہ مستثنی پر مفعول بہ ہونے کی بنابر انصب ہے۔

☆ مستثنی مَاخَلَ مَا عَدَا کے بعد منصوب ہوتا ہے جیسے إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَاخَلَ اللَّهُ بَاطِلٌ (۲۷) (سنو! ہر چیز اللہ کے سوابطل ہے) إِلَّا كَلَّا لَهُ مَا عَدَ الْوَلَد (۲۸) (کلالہ اولاد کے علاوہ کو کہتے ہیں)۔

☆ اور غَيْرِ سَوَى کے بعد مستثنی مضاف الیہ بن کر مجرور ہوتا ہے جیسے سَيِّسَمِيِّ سَوَى إِسْمِهِ (۲۹) (اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام رکھیں گے) الْبَتَّةَ غَيْرَ پر اعراب ماقبل کے حساب سے آتا ہے جیسے غَيْرِ الْمَعْضُوبِ عَلَيْهِمْ، حَاشَا عَدَا حروف جر بھی استثناء کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

منصوب (۱۲) تیز

تیز : وہ اسم ہے جو کسی مہم اور نامعلوم بات یا چیز کی وضاحت کرے، تیز کبھی پورے جملے کی وضاحت کرتی ہے جیسے أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَا لَا (میں تجھ سے زیادہ ہوں مال کے اعتبار سے) متكلم کی کثرت کس اعتبار سے ہے؟ مَا لَا نے اس اعتبار کی وضاحت کی، لہذا مَا لَا پورے جملے کی تیز ہے۔

☆ اور تمیز کبھی مفرد یعنی ایک لفظ کی وضاحت کرتی ہے۔

تمیز عام طور پر ان چیزوں کی ہوتی ہے جن کو تو لا جاتا ہے جیسے کلو، من، کونٹل اور ٹن، یا جن کو گنا جاتا ہے جیسے ایک دو تین، یا جن کو نا پا جاتا ہے جیسے لیٹر، میٹروں غیرہ جیسے رِطْلُ رَیْتَا (ایک لیٹر تیل) اس میں زینتا تمیز ہے جس نے رطل کی وضاحت کی ہے، اسی طرح مِتْرُ تَوْبَا (ایک میٹر کپڑا) تَلَاثُونَ شَهْرًا (تیس مہینے) فَقِيْرَانِ بُرَّا (دوسری گھوں)۔
لیکن زیادہ تر عدد کی تمیز استعمال ہوتی ہے اسلئے اسکے احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

اعداد کی تمیز

عدد گنتی کو کہتے ہیں اور جسکو گنا جائے اسکو معدود کہتے ہیں، معدود کو تمیز کہتے ہیں۔

عدد کی تمیز (معدود) کا اعراب :

(۱) ایک اور دو کا عدد معدود کے ساتھ مل کر استعمال نہیں ہوتا کیونکہ کسی بھی واحد یا

تشنیہ کے لفظ میں ایک یا دو کے معنی خود بخود آجاتے ہیں اسلئے عدد کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے رَجُلُ اور رَجُلَانِ میں ایک اور دو کا ترجمہ اندر ہی ہے تو وَاحِدٌ اور إثْنَانِ عدد کی ضرورت نہیں۔

(۲) ثَلَاثَةُ (۳) سے عَشَرَةُ (۱۰) تک کی تمیز (معدود) جمع اور مجرور ہوتی ہے

جیسے سَبْعَ لَيَالٍ وَتَمَانِيَةً أَيَامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن)۔

(۳) أَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعُ وَتِسْعُونَ (۹۹) تک کی تمیز (معدود) واحد اور

منصوب ہوتی ہے جیسے أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً (گیارہ ستارے) سَبْعُونَ رَجُلاً (سترا آدمی)۔

(۴) مِائَةٌ (۱۰۰) اور الْفُ (۱۰۰۰) اور انکے تشنیہ و جمع کی تمیز (معدود) واحدو

مجرور ہوتی ہے جیسے مِائَةٌ حَبَّةٌ (سودانے) مِائَانِ دِينَارٍ (دو سو دینار) مِائَةٌ مَرَّةٌ (سینکڑوں

دفعہ) الْفُ سَنَةٌ (ہزار سال) صَلَيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ الْفَيْ صَلَاءٌ (۵۰) (میں نے آپ

فائدہ: مِائٰۃ اور الْفُ کی تمیز جمع معرف باللام بھی ہو سکتی ہے جیسے مِائٰۃ الْأَغْلَاطِ (سینکڑوں غلطیاں) اور یہ صورت بھی درست ہے کہ مِائٰۃ اور الْفُ منون ہوں اور تمیز جمع ہو جیسے وَلَبِشُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَثٌ مِائٰۃ سِنِينَ (وہ غار میں تین سو سال ٹھہرے رہے)۔

عدد و معدود کی تذکرہ و تابعیت :

(۱) ثلثہ (۳) سے عَشَرَۃً (۱۰) تک قاعدے کے خلاف مذکور محدود کے لئے عدد مونث آیگا اور مومنث معدود کیلئے عدد مذکور آیگا جیسے سَعْ لِيَالٍ وَسَعْانِیَةً آیا م (سات راتیں اور آٹھویں دن)۔

(۲) گیارہ بارہ، اکیس بائیس، اکتیس بیتیس ان میں قاعدے کے مطابق مذکور محدود کے لئے عدد مونث محدود کے لئے عدد مومنث آیا گا جیسے اَحَد عَشَرَ كَوْكِبًا، اَحَدِي عَشَرَةِ رَكَعَةً، اِثْنَيْ عَشَرَ نَقِيَّاً، اِثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا، اَحَدُ وَعِشْرُونَ شَهْرًا، اَحَدِي وَعِشْرُونَ تَكْبِيرًا۔

(۳) ثالثة عشر (۱۳) سے تسع و تسعون (۹۹) تک پھر قاعدے کے خلاف مذکور مددود کے لئے عدد موئش آیا گا جیسے تسعہ عشر بیوماً، اور موئش مددود کیلئے عدد مذکور آیا گا جیسے تسع و تسعون نعجة (ننانوے دنیاں) البتہ عشر میں تذکیر و تانیش کی مطابقت ضروری ہے جیسے آربع عشرہ لیلۃ۔

(۲) بیس تیس چالیس اخ دہائیوں میں مذکرو مونث برابر ہیں جیسے ٿلُشُونَ شَهْرًا ، عُشْرُونَ شَعْرَةً -

☆ بیس (۲۰) کے بعد گنتی کے لئے جب اکائی اور دہائی ملائی جائے تو درمیان میں واو لاتے ہیں۔

منصوب بزرع الفاض

بہت سی مرتبہ کسی اسم کو محض اس لئے نصب دیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے حرف جر حذف ہوتا ہے اس کو منصوب بزرع الفاض کہتے ہیں جیسے وَأَخْتَارَ مُؤْسِى قَوْمَهُ سَبِيعَنَ رَجُلًا (موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کیا) ای مِنْ قَوْمِهِ، ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا (اللہ نے مثال بیان کی ایک آدمی کی) ای لِرُجُلٍ، قَوْمَهُ اور رَجُلًا حرف جر کے محذوف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

محرومات

محرومات (جن کا اعراب جر ہے) دو ہیں (۱) محروم بحرف جر (۲) مضاف الیہ۔

محروم (۱) محروم بحرف جر

اسم کو جر (زیر) دینے والے حروف کو حروف جارہ کہتے ہیں، حروف جارہ سترہ ہیں جو اس شعر میں جمع کئے گئے ہیں۔ با و تا و کاف و لام و واو و مُنْدُ و مُدْ خلا

رُبُّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلَى، حَتَّى، إِلَى

☆ حروف جارہ اپنے بعد والے اسم کو جرمدیتے ہیں اسلئے اس اسم کو محروم کہتے ہیں جیسے مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، آسمیں مِنْ اور إِلَى حرف جر ہیں اور آلَسَمَاءِ اور الْأَرْضِ محروم ہیں۔

☆ جار مجرور مل کر ہمیشہ کسی فعل یا شبہ فعل (اسم فاعل یا اسم مفعول) سے متعلق ہو کر جملہ کا حصہ بنتے ہیں، اس فعل یا شبہ فعل کو متعلق کہتے ہیں۔

☆ متعلق (فعل یا شبه فعل) کبھی جملے میں موجود ہوتا ہے جیسے وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

(اللَّهُ پر بھروسہ کر) اس میں عَلَى اللَّهِ جار مجرور تَوَكَّلْ فعل امر کے متعلق ہیں، اور تَوَكَّلْ متعلق لفظوں میں موجود ہے۔

☆ اور کبھی متعلق (فعل یا شبه فعل) لفظوں میں موجود نہیں ہوتا، تب جار مجرور سے پہلے

جملے کے مناسب فعل یا شبه فعل مقدار مانتے ہیں جیسے فَأَخْرُجُهُ عَلَى اللَّهِ (اس کا اجر اللَّهُ پر ہے) اس میں عَلَى اللَّهِ ثَابِثٌ شبه فعل مذوف کے متعلق ہے اور متعلق لفظوں میں موجود نہیں ہے۔

☆ عام طور پر چار شبہ فعل مقدر ہوتے ہیں کَائِنْ ، مَوْجُودُ ، ثَابِثٌ ، حَاصِلٌ ۔

مجرور (۲) مضاف الیہ

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف پر عامل کے حساب سے تینوں اعراب

آسکتے ہیں جیسے ..

رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَی (ہمارا رب وہ ہے جس نے دیا) اس میں رب مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

رَبَّنَا أَتَنَا (ائے ہمارے رب ہمیں دے) اس میں رب منادی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

امنا بِرَبِّنَا (ہم ایمان لائے ہمارے رب پر) اس میں رب حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں : (۱) اضافت معنوی (۲) اضافت لفظی۔

اضافت معنوی : وہ اضافت ہے جو بتقدیر حرف جر ہو یعنی اس اضافت میں مضاف

اور مضاف الیہ کے بیچ میں حرف جر مقدر یعنی چھپا ہوا ہوتا ہے، مضاف الیہ کو زیر دینے والا اصل

میں یہی حرف جر ہوتا ہے جیسے كِتَابُ اللَّهِ اصل میں كِتَابُ اللَّهِ ہے، لفظ اللَّهُ کو زیر دینے والا وہ

لام ہے جو لفظ اللَّهُ سے پہلے چھپا ہوا ہے۔

☆ مضاف اور مضاف الیہ کے بیچ میں عام طور پر تین حروف جر مقدر ہوتے ہیں۔

(۱) عام طور پر مضاف اور مضاف الیہ کے نقش میں لام حرف جر (ل) مقدر ہوتا ہے جیسے **مَالِكُ الْمُلْكِ** (بادشاہت کا مالک) یا اصل میں **مَالِكًا لِلْمُلْكِ** ہے۔

(۲) اور کبھی مضاف اور مضاف الیہ کے نقش میں فی مقدر ہوتا ہے جیسے **خَلَائِفَ الْأَرْضِ** (زمین کے خلائف) یا اصل میں **خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ** ہے۔

(۳) اور کبھی مضاف اور مضاف الیہ کے نقش میں مِنْ مقدر ہوتا ہے جیسے **رَسُولُ اللَّهِ** (اللہ کا رسول) یا اصل میں **رَسُولُ مِنَ اللَّهِ** ہے۔

☆ اضافت معنوی میں مضاف پر نہ تنوین آتی ہے اور نہ اس پر ال آتا ہے اور اگر تثنیہ یا جمع مذکر سالم مضاف بینی تو تثنیہ و جمع کا نون گرجاتا ہے جیسے **يَدَاهُ، يَدَيْهِ، بَنُو إِسْرَائِيلَ، بَنِي إِسْرَائِيلَ**۔

اضافت معنوی کا فائدہ ...

(۱) مضاف معرفہ بن جاتا ہے اگر مضاف الیہ معرفہ ہو جیسے **كِتَابُ مُوسَى** (موئی کی کتاب)۔

(۲) مضاف میں تخصیص پیدا ہوتی ہے اگر مضاف الیہ کرہ ہو جیسے **كِتَابُ رَسُولٍ** (رسول کی کتاب)۔

اضافت لفظی : کبھی کبھی مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان حرف جر چھپا ہوانہیں ہوتا ہے، انہیں مضاف اسم فعل یا اسم مفعول یا صفت مشبه ہوتا ہے اور مضاف الیہ فعل یا مفعول ہوتا ہے جیسے **سَمِيعُ الدُّعَاءِ** (دعا کو سننے والا) انہیں **سَمِيعٌ** صفت کا صیغہ اپنے مفعول **الدُّعَاءِ** کی طرف مضاف ہے۔

☆ اضافت لفظی کا فائدہ صرف تخفیف ہے یعنی آسانی کے لئے تنوین گرجاتی ہے

جیسے خَالِقُ بَشَرًا کو تو نہیں گرا کر خَالِقُ بَشَرٍ بھی کہہ سکتے ہیں اور تثنیہ و جمع سے نون گرجاتا ہے جیسے إِنَّا لَتَارِكُو آلَهَتَنا (کیا ہم اپنے معبدوں کو چھوڑنے والے ہیں؟) وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلَهَتَنا (ہم اپنے معبدوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں) اور آسانی کے لئے مضاف پرال بھی آسکتا ہے جیسے وَالْمُقِيمُ الصَّلُوة (نمایز کو قائم کرنے والے) اسکو بغیر اضافت کے وَالْمُقِيمِينَ الصَّلُوة بھی کہہ سکتے ہیں۔

تابع کا بیان

تابع: وہ دوسرا اسم ہے جو اعراب یعنی زبر، زیر اور پیش میں اپنے سے پہلے والے اسم کے تابع ہو پہلے والے اسم کو متبع کہتے ہیں۔

تابع پانچ ہیں: (۱) صفت (۲) معطوف بالحرف (۳) تاکید (۴) بدل (۵) عطف بیان۔

تابع (۱) صفت

صفت: وہ تابع ہے جو اپنے متبع کی اچھائی یا برائی بیان کرے صفت کے متبع کو موصوف کہتے ہیں جیسے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اس مثال میں رب اللہ کی صفت واقع ہے اور اعراب میں اللہ کے تابع ہے پس اللہ متبع موصوف اور رب اس کا تابع صفت ہے۔

فائدہ: صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور جب موصوف صفت دونوں نکرہ ہوں تو تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے تَحْرِيرُ رَقَبَةِ مُؤْمِنَةِ (مسلمان غلام آزاد کرنا) اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو مزید وضاحت و بیان کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے رَثَبَكَ الْغَفُورُ (آپ کا معاف کرنے والا رب)۔

قاعدہ: ہر وہ لفظ جسمیں اچھائی یا برائی کے معنی ہوں وہ صفت بن سکتا ہے لہذا اسم فعل، اسم مفعول، صفت مشبه، اسم مبالغہ اور اسم تفضیل صفت بنیں گے، ان کو ”صف حقیقی“

کہا جاتا ہے، اور اگر اسم جامد میں اچھائی یا براوی کے معنی پائے جائیں تو وہ بھی صفت بن سکتا ہے جیسے وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ (یہ عربی زبان ہے) اس وصف کو ”وصف غیر تلقی“ کہا جاتا ہے۔ صفت کی دو قسمیں ہیں (۱) صفت بحال موصوف (۲) صفت بحال متعلق موصوف۔

صفت بحال موصوف: جو اپنے موصوف کی اچھائی یا براوی بیان کرے جیسے عَدُوُّ مُؤْمِنٌ (کھلا دشمن)۔

قاعدہ: صفت بحال موصوف دس باتوں ”رفع نصب جر، تعریف و تأثیر، واحد تثنیہ جمع، تذکیر و تأثیر“ میں اپنے موصوف کے موافق ہوتی ہے جیسے ..

مُؤْنَث	مَذْكُور	مُوصَف
		صفت
وَلَامَةٌ مَوْمَنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ ایمان والی باندی مشرک عورت سے بہتر ہے	قالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ ایمان والے آدمی نے کہا	واحد
فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَاخَتَانِ ان دو جنتوں میں دو بلتے چشمے ہیں	فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ پس لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے ہیں	تثنیہ
وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ اور بہت ساری مومن عورتیں	رِحَالٌ مُؤْمِنُونَ بہت سارے مومن مرد	جمع

البته جمع مكسر کی صفت واحد مُؤْنَث بھی ہو سکتی ہے جیسے كُتُبُ قِيمَة (چیز کتابیں)۔

صفت بحال متعلق موصوف: جو اپنے موصوف کی نہیں بلکہ موصوف کے متعلق کی اچھائی یا براوی بیان کرے جیسے شَرَابٌ مُخْتَلِفُ الْوَانَة (الگ الگ رنگ والا جوں) اس مثال میں مختلف شراب کی صفت نہیں بلکہ اس کے متعلق الوانہ کی صفت ہے۔

قاعدہ : متعلقِ موصوف میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کے مطابق ہوتی ہے، نیز یہ صفت اعراب اور تعریف و تکمیر میں اپنے موصوف کے مطابق ہوگی اور باقی باتوں میں متعلقِ موصوف کے مطابق ہوگی جیسے *رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقُرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا* (اے ہمارے رب! ہمیں اس لبستی سے نکال لے جسکے رہنے والے ظالم ہیں) اس مثال میں الظالم القریۃ کی صفت نہیں بلکہ اسکے متعلق اہلہ کی صفت ہے اس لئے اعراب اور تعریف و تکمیر میں القریۃ کے مطابق ہے اور واحد تثنیہ جمع، تذکیر و تانیث میں اہلہ کے مطابق ہے۔

☆ اگر مضاف کی صفت لانی ہو تو مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لا میں گے کیونکہ مضاف و مضاف الیہ کا تعلق اتنا مضبوط ہے کہ ان دونوں کے درمیان کوئی حائل نہیں ہو سکتا جیسے *عِبَادُ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ* (اللہ کے مخلص بندے) *فَتَبَارِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ* (تمہاری مؤمن باندیاں)۔

☆ کبھی کبھی صفت کی اضافت موصوف کی طرف کر دی جاتی ہے جیسے *يَتَامَى النِّسَاءُ* جو اصل میں *النِّسَاءُ الْيَتَامَى تَحَا* (یتیم عورتیں) اسی طرح *الْفَتَّاوِيُّ الْمَحْمُودِيَّةُ* سے *مَحْمُودُ الْفَتَّاوِي*۔

قاعدہ : نکره موصوف کی صفت جملہ بھی بن سکتا ہے اس صورت میں ضروری ہے کہ صفت یعنی جملہ میں ایک ضمیر ہو جو موصوف کی طرف لوٹے جیسے *رَزْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ انْعَامُهُمْ* (ایسی کھیتی جس سے کھاتے ہیں انکے مویشی) اس مثال میں *رَزْعًا* نکره موصوف، *تَأْكُلُ مِنْهُ انْعَامُهُمْ* جملہ اس کی صفت اور *مِنْهُ* کی ضمیر زرع اکی طرف لوٹ رہی ہے۔

تابع (۲) معطوف

معطوف: وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے اور کام میں اپنے متبوع کے ساتھ

برا برا کا شریک ہو جیسے سَلَامُ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ (سلام ہموسوی اور ہارون پر)۔

حروف عطف یہ ہیں: (۱) و (۲) أُ (۳) ف (۴) ئُم (۵) بَلُ (۶) لِكْنُ (۷) أَمُ (۸) حَتَّى

☆ ان حروف کے بعد آنے والے اسم کو معطوف اور ان حروف سے پہلے آنے والے اسم کو معطوف علیہ کہتے ہیں لہذا مثال بالا میں موسی معطوف علیہ اور ہارون معطوف اور واو حرف عطف ہے۔

☆ معطوف صرف اعراب میں معطوف علیہ کے تابع ہوتا ہے۔

قاعدہ: اگر ضمیر مرفع متصل پر عطف کرنا ہو تو اس ضمیر مرفع متصل کی ضمیر مرفع

منفصل سے تاکید لاتے ہیں پھر عطف کرتے ہیں جیسے اذْهَبْ اَنْتَ وَ اخْرُوكَ (جا تو اور تیرا بھائی) البتہ اگر درمیان میں فاصلہ آجائے تو اس کی ضرورت نہیں جیسے مَا اَشَرَكْنَا وَ لَا آبَا اُنَا (نہ ہم نے شرک کیا اور نہ ہمارے باپ دادا نے)۔

قاعدہ: اگر اسم مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف میں بھی حرف جر یا مضاف کا اعادہ

ضروری ہے جیسے اَنْعَمْتَ عَلَيٰ وَ عَلَى وَالِدَيْ (تو نے نعمت کی مجھ پر اور میرے والدین پر)

اللَّهُ شَهِيدٌ بِيْنِيْ وَبِنِكُمْ (اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان)۔

تابع (۳) تاکید

تاکید: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع میں تاکید اور مضبوطی پیدا کرے، جس کی تاکید بیان کی جائے اس کو موکَّد اور تاکید بیان کرنے والے کو موکَّد اور تاکید کہتے ہیں۔

مضبوطی و طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) خود متبوع کی مضبوطی جیسے ذَكَرِ الْأَرْضِ ذَكَرًا

ذَكَرًا (زمیں پوری طرح کوٹ دی جائیگی) اس میں پہلا ذکار موکَّد متبوع ہے اور دوسرا ذکار تاکید تابع ہے، اس میں خود متبوع کی مضبوطی ہے۔

(۲) متبوع کے افراد کی مضبوطی کو حکم میں متبوع کے تمام افراد شامل ہیں کوئی چھوٹا ہو انہیں ہے جیسے سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ (تمام فرشتوں نے سجدہ کیا) اس میں الملائکہ موکَّد متبوع ہے اور کلَّهُم تاکید ہے، اس میں بتایا جا رہا ہے کہ سب فرشتوں نے سجدہ کیا کوئی فرشتہ سجدہ سے رہنہیں گیا ہے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی۔

تاکید لفظی: جس میں ایک ہی لفظ دو بار لایا جائے جیسے ذَكَرَتِ الْأَرْضَ دَكَّاً دَكَّاً، اس مثال میں پہلا د کاً موکَّد اور دوسرا د کاً تاکید ہے اور دونوں کا اعراب ایک ہے۔

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جو الفاظ تاکید (نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا، كِلَّتَا، كُلُّ، أَجْمَعُ) کے ذریعہ لائی جائے۔ ہر ایک کے استعمال کی صورتیں اس طرح ہیں.....

(۱) نَفْسٌ (۲) عَيْنٌ : متبوع کی تاکید کے لئے آتے ہیں اور انہا متبوع واحد

تشنیہ جمع اور مذکر و مونث سب ہو سکتے ہیں اور نَفْسٌ، عَيْنٌ کے ساتھ ضمیر ہوتی ہے جو متبوع کے مطابق ہوتی ہے اور متبوع تشنیہ یا جمع ہوتا نَفْسٌ، عَيْنٌ بھی جمع ہوتے ہیں جیسے

قالَ رَبِّنِبُ نَفْسُهَا ، عَيْنُهَا (خود زینب نے کہا)	واحد	قالَ رَبِّنِ نَفْسُهُ ، عَيْنُهُ (خود زید نے کہا)	واحد
قالَ الرَّبِّيَّانِ انْفُسُهُمَا ، أَعْيُنُهُمَا تشنیہ مذکر	تشنیہ مذکر	قالَ الرَّبِّيَّانِ انْفُسُهُمَا ، أَعْيُنُهُمَا تشنیہ مذکر	تشنیہ مذکر
قالَ النِّسَاءُ انْفُسُهُنَّ أَعْيُنُهُنَّ جمع مذکر	جمع مذکر	قالَ الرَّبِّيُّونَ انْفُسُهُمُ ، أَعْيُنُهُمُ جمع مذکر	جمع مذکر

الَّقَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ التَّاذِينَ هُوَ نَفْسُهُ (۵۲) (محصہ اذان خود حضور ﷺ نے سکھلانی)۔

(۳) كِلَا (۴) كِلَّتَا : تشنیہ کی ضمیر کے ساتھ تشنیہ کی تاکید کے لئے آتے ہیں، تشنیہ مذکر کے لئے كِلَّا همایجیسے وَاسْتَكْمَلُوا أَنْجَرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَّيْهِمَا (۵۳) (انہوں نے دونوں

جماعتوں کی پوری اجرت لے لی) تشنیہ موئٹ کے لئے کلٹا ہمما جیسے ذلتِ الطائفاتِ
کلٹا ہمما (۵۳) (دونوں جماعتیں ذلیل ہو گئیں)۔

(۵) **كُلٌّ (۶) آجَمَعُ :** موکد کے افراد واحد جمع مذکروں میں کی تاکید کے لئے

استعمال ہوتے ہیں، کُلٌّ میں ضمیر ہوتی ہے جو متبوع کے موافق ہوتی ہے اور آجَمَعُ بغیر
ضمیر کے صیغہ کی تبدیلی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے.....

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ	إِنَّ الْأَمْرَ كُلُّهُ لِلَّهِ
سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا	پیشِ حکم پورا کا پورا اللہ کا ہے
آتَتَهُنَّ كُلَّهُنَّ	وَعَلِمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا
آپ نے دیا ان سب عورتوں کو	سکھائے آدم کو سب نام
وَأَتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ	فَسَارَ بِهِمْ يَوْمَهُمْ أَجْمَعَ
تم اپنے سب گھروں کو لے آؤ	انکو لیکر چلے پورا دن
طافَ عَلَى نِسَائِهِ جُمَعَ	وَلَيَأْتُهُمْ جَمِيعًا
اپنی سب بیویوں کے پاس گئے	اور پوری رات

فائدة: آجَمَعُ کے ساتھ مزید تاکید کے معنی کے لئے اکْتَسُ ابْتَسُ اور ابْصَصُ بھی
استعمال ہوتے ہیں، یہ الفاظ آجَمَعُ کے تابع ہیں کہ نہ آجَمَعُ کے بغیر استعمال ہو سکتے ہیں اور نہ
آجَمَعُ سے پہلے جیسے فانفض (الیست) آجَمَع اکْتَسَ (۵۷) (گھر کو پوری طرح جھاڑ دیا) لئے دُخُلَنَ
الْجَنَّةَ كُلُّكُمْ اَجْمَعُونَ اَكْتَسُونَ (۵۸) (تم سب کے سب جنت میں ضرور داخل ہووے گے)۔

تابع (۲) بدل

بدل: وہ تابع ہے جو خود مقصود ہوتا ہے اس کا متبوع مقصود نہیں ہوتا بلکہ صرف بطور

تمہید آتا ہے جیسے قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ (کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے) بدل میں متبع کو بدل منہ اور تابع کو بدل کہتے ہیں لہذا ابیہ بدل منہ اور آزر بدل ہے۔

بدل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بدل کل (۲) بدل بعض (۳) بدل اشتھال (۴) بدل غلط۔

بدل کل: وہ بدل ہے جس میں بدل و مبدل منہ دونوں کا مصدق ایک ہی ہو جیسے وَأَخْيُ هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِی (اور میر ابھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصح ہے) اس مثال میں اخی اور ہارون کا مصدق ایک ہے اور اصل مقصود ہارون ہے۔

قاعدہ: بدل کل میں بدل کا اعراب، تذکرہ و تانیث اور واحد تثنیہ بمع میں بدل منہ کے مطابق ہونا ضروری ہے، بدل و مبدل منہ کا تعریف و تکمیر میں بھی ایک جیسا ہونا ضروری ہے لہذا اگر بدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لائی جاتی ہے جیسے لَنَسْقَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً كَادِيَةً (هم ضرور پیشانی کو ٹھیک کرے گے یعنی بھوٹ پیشانی کو)۔

بدل بعض: وہ بدل ہے جس میں بدل مبدل منہ کا حصہ ہو جیسے وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمُ أُولَى بِعْضٍ (اور رشتہ دار کہ انکے بعض بعض سے زیادہ حقدار ہیں) اس مثال میں اُولُو الْأَرْحَامِ مبدل منہ اور بَعْضُهُمُ اس کا بدل بعض ہے اور بَعْضُهُمُ ہی اصل مقصود ہے۔

بدل اشتھال: وہ بدل ہے جس میں بدل مبدل منہ کا نہ جزء ہونے کل بلکہ خارجی تعلق رکھنے والی کوئی شئی ہو جیسے يَسْعَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ (وہ لوگ آپ سے حرمت والے مہینہ یعنی اس میں کڑائی کے بارے میں سوال کرتے ہیں) اس مثال میں الشَّهْرِ الْحَرَامِ مبدل منہ اور قِتَالٍ فِيهِ بدل ہے اور وہی مقصود سوال ہے۔

قاعدہ: بدل بعض اور بدل اشتھال میں ایک ضمیر ہوتی ہے اس ضمیر کا مبدل منہ سے مطابق ہونا ضروری ہے اعراب اور ضمیر کے علاوہ کسی اور چیز میں بدل کا مبدل منہ سے مطابق ہونا

ضروری نہیں (مثالوں میں غور کیجئے)۔

بدل غلط : وہ بدل ہے جس کو جلدی میں یا غلطی سے یا تجاہل عارفانہ میں نکلنے والے غلط لفظ کے بعد لا یا جائے جیسے هذا فَرَسْ حِمَارٌ (یہ گھوڑا ہے، نہیں نہیں گدھا ہے) اس میں بدل و مبدل منہ کا صرف اعراب میں ایک جیسا ہونا ضروری ہے۔

تابع (۵) عطف بیان

طف بیان : وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو پھر بھی اپنے متبع کی وضاحت کرے جیسے **وَاجْعَلُ لَّى وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِيْ هَارُونَ أَخِيْ** (میرے گھروالوں میں سے ایک کو میرا وزیر بنا، ہارون میرے بھائی کو) اس میں تابع کو عطف بیان اور متبع کو معطوف مُبین کہتے ہیں لہذا آخی عطف بیان اور هارون معطوف مُبین ہے۔

☆ عطف بیان کسی اپنے متبع کی وضاحت کرتا ہے جیسے اوپر کی مثال میں، اور کبھی محض شک دور کرنے کے لئے آتا ہے جیسے **آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ** (ہم ایمان لائے عالمین کے رب پر یعنی موسیٰ و ہارون کے رب پر) رب العالمین سے شک ہو سکتا تھا کہ مراد فرعون ہو کیونکہ فرعون رب ہونے کا دعویدار تھا، رب موسیٰ و ہارون نے اس شک کو دور کر دیا۔

☆ عطف بیان میں تابع اور متبع کا ”رفع نصب جر، تعریف و تکیر، واحد تثنیہ“ جمع، تذکیر و تأثیث، میں مطابق ہونا ضروری ہے۔

قاعده : ناممع ولدیت عطف بیان کی مثال بتاتا ہے جیسے **مَرِيمَ ابْنَتِ عُمَرَانَ** (عمران کی بیٹی مريم) اس میں مریم معطوف میں اور ابنتہ عمران عطف بیان ہے، جب ناممع ولدیت کو منادی بنایا جائے تو معطوف میں اور عطف بیان منصوب ہونگے جیسے **يَا عِيسَى بْنَ مَرِيمَ** (لے عیسیٰ مریم کے بیٹے)۔

اسماء عاملہ مشبہ با فعل

اسماء عاملہ مشبہ با فعل پانچ ہیں: (۱) مصدر (۲) اسم فاعل (۳) اسم مفعول (۴) صفت مشبہ (۵) اسم تفضیل، چونکہ یہ اسماء فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں اس لئے انکو اسماء عاملہ مشبہ با فعل کہتے ہیں اور ان کا دوسرا نام شبہ فعل بھی ہے۔

(۱) مصدر

اگر لازم ہو تو اپنے فاعل کو رفع اور اگر متعدد ہو تو اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، لیکن عام طور پر مصدر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر ہی استعمال ہوتا ہے اسلئے مصدر لازم میں مصدر کا عمل ظاہر نہیں ہوتا جیسے **مَنَامُكُمْ بِاللَّهِ** (تمہارا سونارت میں) اس میں مَنَامُ مصدر اپنے فاعل کُم کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہے، اور مصدر متعدد میں عمل نصب ظاہر ہو جاتا ہے جیسے **لَوْلَا دَفْعَ اللَّهِ النَّاسَ** (اگر نہ ہوتا اللہ کا لوگوں کو روکنا) اس مثال میں دفع مصدر اپنے فاعل اللہ کے طرف مضاف ہے اور النَّاس اس کا مفعول ہے۔

(۲) اسم فاعل

اپنے فعل معروف کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اگر لازم ہو تو اپنے فاعل کو رفع اور اگر متعدد ہو تو اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے **وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ**، اسم فاعل اپنے معمول کی طرف مضاف ہو کر بھی استعمال ہوتا ہے جیسے **وَالْمُقِيمِيُّ الصَّلَاةَ**۔

(۳) اسم مفعول

اپنے فعل مجهول کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اپنے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے **ذلِكَ يَوْمَ مَحْمُوعُ لَهُ النَّاسُ** (یہ وہ دن ہے جس کے لئے لوگ جمع کئے جائیں گے) اس میں **النَّاسُ مَجْمُوعٌ** اسم مفعول کا نائب فاعل ہے، اسم مفعول بھی اکثر اوقات اپنے نائب فاعل کی

طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسے مَقْطُوْعُ الْيَدِ وَالرُّجْلِ (۵۹) جس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیتے گئے ہوں۔

قاعدہ: اگر اسم فاعل اور اسم مفعول پر اہ ہو تو یہ دونوں بلا شرط عمل کرتے ہیں جیسے **وَالْكَاظِمِينَ الْعَيْنَ** (غصہ کو پی جانے والے) اس مثال میں **كَاظِمِينَ** اسم فاعل پر اہ ہے اور **الْعَيْنَ كَاظِمِينَ** کامفعول بہے۔

اسم مفعول : جیسے مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ (۶۰) (جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ جانے والا نہیں ہے) اس مثال میں الْمَسْؤُلُ ال کے بعد ہے اور عنہَا الْمَسْؤُلُ کا متعلق ہے۔
اور اگر **اہ** سے خالی ہوں تو اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں (۱) اسم فاعل و اسم مفعول حال یا مستقبل کے معنی میں ہوں، ماضی کے معنی میں ہوں تو عمل نہیں کریں گے (۲) اسم فاعل و اسم مفعول خبر یا حال یا صفت واقع ہوں یا ہمزہ استفہام یا حرفاً نفی کے بعد آئیں۔
اسم فاعل ...

اسم فاعل خبر واقع ہو جیسے **إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً** (میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں) جَاعِلٌ **إِنِّي** کی خبر ہے، خَلِيفَةً **جَاعِلٌ** کامفعول بہے اور **فِي الْأَرْضِ جَاعِلٌ** کا متعلق ہے۔

اسم فاعل حال واقع ہو جیسے **إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ** (بے شک متین باغات اور چشمون میں ہونگے لیتے ہوئے نعمتیں جوان کارب ان کو دیگا) اس مثال میں آخِذِينَ **الْمُتَّقِينَ** کا حال ہے اور مَا آتَاهُمْ **رَبُّهُمْ** آخِذِینَ کامفعول بہے۔

اسم فاعل صفت واقع ہو جیسے شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ الْوَانُهُ الْكَالْكَنْجُوں والی شراب، اس میں مُخْتَلِفٌ اسم فاعل شَرَابٌ کی صفت ہے اور الْوَانُهُ مُخْتَلِفٌ کا فاعل ہے۔

اسم فاعل ہمزة استفہام کے بعد آئے جیسے أَرَاغِبُ أَنَّتَ عَنْ الْهَبِيْتِيْ یا إِبْرَاهِيْمُ (اے ابراہیم! کیا تو میرے معبدوں سے متفرق ہے؟) اس مثال میں رَاغِبُ اسم فاعل ہمزة استفہام کے بعد ہے اور عَنْ الْهَبِيْتِيْ رَاغِبُ اسم فاعل کا متعلق ہے۔

اسم فاعل حرف نفی کے بعد آئے جیسے غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنَّا (انتظار نہ کرتے ہوئے کھانا پکنے کا) اس مثال میں نَاظِرِيْنَ اسم فاعل حرف نفی غَيْرَ کے بعد ہے اور إِنَّا نَاظِرِيْنَ اسم فاعل کا مفعول ہے۔

اسم مفعول....

اسم مفعول خبر واقع ہو جیسے أَسْأَيْلُ مَخْلُوشُ وَجْهُهُ (بھکاری کہ اس کا چہرہ خذی ہوتا ہے) اس مثال میں مَخْلُوشُ خبر ہے اور وَجْهُهُ اس کا نائب فاعل ہے۔

اسم مفعول حال واقع ہو جیسے جَنْثُ عَدْنٍ مُفْتَحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ (ہمیشہ ٹھہرنے کی جنتیں حال کران کے دروازے کھولے جائیں گے) اس مثال میں مُفْتَحَةً جَنْثُ کا حال ہے اور الْأَبْوَابُ مُفْتَحَةً کا نائب فاعل ہے۔

اسم مفعول صفت واقع ہو جیسے ذَلِكَ يَوْمَ مَجْمُوعُ لَهُ النَّاسُ (یہ دن ہے جس کے لئے لوگ جمع کئے جائیں گے) اس مثال میں مَجْمُوعُ يَوْمٌ کی صفت ہے اور النَّاسُ مَجْمُوعُ کا نائب فاعل ہے۔

اسم مفعول ہمزة استفہام کے بعد آئے جیسے أَمْسَفُوكَ دَمْهُ ظُلْمًا عَدَا عُشْمَانُ (کیا کل ظلماء جس کا خون بہایا جائیگا وہ عثمان ہیں؟) اس مثال میں مَسْفُوكَ اسم مفعول

ہمزة استفہام کے بعد آیا ہے اور دُمہ مسْفُوْلُ کا نائب فاعل اور غَدًا مفعول فیہ ہے۔

اسم مفعول حرف نفی کے بعد آئے جیسے مَأْسُتَجَابُ دُعَاءُ وَاقِعًا فِي الشُّبُهَاتِ (مستجاب الدعا آدمی شبہ کی چیزوں میں بتلانیں ہوتا) اس مثال میں مُسْتَجَابُ اسم مفعول حرف نفی کے بعد ہے اور دُعَاءُ اس کا نائب فاعل ہے۔

☆ اسم فاعل اور اسم مفعول اگر مضاری کے معنی میں ہوں تو عام طور پر اپنے معمول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں جیسے ظَالِمٰيْ اَنْفَسِهِمْ (اپنے آپ پر ظلم کرنے والے) مَقْطُوْعُ الْيَدِ وَالرِّجْلِ (جس کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے ہوں)۔

(۲) صفت مشبه

صفت مشبه بھی اپنے فعل لازم کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے دُعَاءُ السُّجُودُ قِيمُنِ اسْتِجَابَتُهُ (۲۱) (سجدوں کی دعا قبولیت کے لائق ہے) قِيمُنْ صفت مشبه اور اِسْتِجَابَتُهُ اس کا فاعل ہے۔

صفت مشبه کے عمل کرنے کی ایک شرط ہے وہ یہ کہ صفت مشبه خبر یا صفت یا حال بنے یا حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد آئے۔

صفت مشبه خبر بنے جیسے قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلَيَةٍ (۲۲) (تیری قوم کے اس کا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے) اس مثال میں حَدِيثٌ صفت مشبه اور عَهْدُهُمْ اس کا فاعل ہے، حَدِيثٌ صفت مشبه اپنے فاعل سے مل کر قَوْمٌ مبتدا کی خبر واقع ہے۔

صفت مشبه صفت بنے جیسے فتیَ حَدِيثٌ عَهْدُهُ بُرُّسٌ (۲۳) (نیانیا شادی شدہ جوان) حدیث صفت مشبه فتیَ کی صفت ہے اور عہده حدیث کا فاعل ہے۔

صفت مشبه حال بنے جیسے اُسْتُشْهِدَ عَگْرِيَّةً حَسَنًا إِسْلَامُهُ (علام شہید

ہوئے اس حال میں کہ انکا اسلام اچھا تھا) حَسَنًا عِكْرَمَةُ کا حال ہے اور إِسْلَامُ حَسَنًا کا فاعل ہے۔

صفت مشبہ حرف استفہام کے بعد آئے جیسے **أَقْرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ** (کیا قریب ہے؟ وہ وعدہ جو تم سے کیا جاتا ہے) اس مثال میں مَا تُوعَدُونَ قریب صفت مشبہ کا فاعل ہے۔
صفت مشبہ تین طرح سے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) اپنے معمول کی طرف مضاف بن کر جیسے حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ (۶۳)۔

(۲) ال کے ساتھ جیسے الْحَدِيثُ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ۔

(۳) اضافت اور ال کے بغیر جیسے حَدِيثُ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ۔

صفت مشبہ کے معمول میں وجہ اعراب :

صفت مشبہ کے معمول پر رفع فاعل ہونے کی بنیاد پر ہوگا جیسے حَدِيثُ عَهْدُهُ بُرْعَسٍ۔

جر مضاف الیہ ہونے کی بنیاد پر ہوگا جیسے حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ۔

صفت مشبہ کے معمول پر اگر نصب ہوا اور معمول نکرہ ہو تو نصب تمیز ہونے کی بنیاد پر ہوگا جیسے مُحَمَّدٌ كَرِيمٌ طَبَعًا (محمدؐ ہے طبیعت کے انتبار سے) اور اگر معمول معرفہ ہے تو نصب مشابہ مفعول بہ ہونے کی بنیاد پر ہوگا جیسے مُحَمَّدٌ كَرِيمٌ طَبَعَهُ اس میں طبیعتؐ کریمؐ کا مشابہ مفعول ہے۔

(۵) اسم تفضیل

اسم تفضیل بھی اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے لیکن اسم تفضیل صرف اسم ضمیر میں عمل کرتا ہے اس نام ظاہر میں عمل نہیں کرتا، جس کو فضیلت دی جاتی ہے اس کو مُفْضَل اور جس پر فضیلت دی جاتی ہے اسکو مُفْضَل علیہ کہتے ہیں۔

اسم تفضیل تین طرح سے استعمال ہوتا ہے ...

- (۱) مِنْ کے ساتھ جیسے وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (قتل سے زیادہ سخت ہے) اس صورت میں اسم تفضیل واحد مذکور ہی ہو گا چاہے مفضل تشنیہ ہو یا جمع، چاہے مذکر ہو یا مونث۔
- (۲) ال کے ساتھ جیسے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (آپ اپنے سب سے بلند رب کی تشیح کیجئے) اس صورت میں چونکہ اسم تفضیل مفضل کی صفت واقع ہوتا ہے اس لئے اسم تفضیل کا مفضل کے ساتھ ہر چیز میں مطابق ہونا ضروری ہے جیسے الْيَدُ الْعُلِيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلِیِ (اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے)۔

- (۳) اضافت کے ساتھ جیسے فَتَّارُكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (اللہ بڑا برکت ہے جو سب سے اچھا خالق ہے) اس کا عام استعمال یہ ہیکہ ہر حالت میں اسم تفضیل واحد مذکور ہی ہو گا چاہے مفضل تشنیہ ہو یا جمع، چاہے مذکر ہو یا مونث جیسے إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِنْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوا (بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ابراہیم کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابراہیم کی بات مانی) اس مثال میں اولی اسم تفضیل الناس مفضل علیہ کی طرف مضاف ہے اور للذین اتباعو مفضل ہے، وَمَعْنَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَجْمَلِ النِّسَاءِ (۲۶) (اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے جو عورتوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہے) البتہ اسم تفضیل کو مفضل کے مطابق لانا بھی درست ہے جیسے هُمْ إِنْدَنَا أَفَاضِلُ النَّاسِ (۲۷) (وہ لوگ ہمارے نزدیک سب لوگوں سے افضل ہیں)۔

قاعدہ : ان تین شکلوں کے سوا اسم تفضیل کا استعمال درست نہیں ہے، اور ان تین شکلوں میں سے دو کو ایک ساتھ جمع کرنا بھی درست نہیں ہے لہذا رَبِّكَ الْأَفْضَلُ مِنْ عَمَّرٍ و نہیں کہہ سکتے۔

قاعدہ: جب مفضل علیہ معلوم ہو تو اس کو گردینا جائز ہے جیسے اللہ اکبر ای اکبر من کل شی۔

اسماے مبنیات

اسماء مبنیہ آٹھ ہیں: (۱) ضمائر (۲) اسمائے اشارہ (۳) اسمائے موصولہ (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) اسمائے کنایات (۸) ظروف مبنیہ۔

(۱) اسم ضمیر

ضمیریں پانچ طرح کی ہوتی ہیں: (۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر مرفوع منفصل (۳) ضمیر منصوب متصل (۴) ضمیر منصوب منفصل (۵) ضمیر مجرور متصل، ان سب کا بیان ہو چکا ہے۔

قاعدہ: غائب کی ضمیروں سے پہلے ایک اسم ہونا ضروری ہے جسکی طرف اس ضمیر کو لوٹایا جائے اس اسم کو مررجع کہتے ہیں، ضمیر اور مررجع کا مطابق ہونا ضروری ہے جیسے وَاسْتَعِنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلْوَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاصِيْعِينَ (مدح حاصل کرو صبراً و نماز کے ذریعہ اور بیشک نماز بھاری ہے مگر خاشعین پر) اس مثال میں انہا میں ہا ضمیر کا مررجع الصَّلْوَةِ ہے۔

☆ جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو انکو موصوف صفت کی ترکیب سے بچانے کے لئے مبتدا خبر کے پیچے میں ایک ضمیر لاتے ہیں اس ضمیر کو ”ضمیر فصل“ کہتے ہیں جیسے هذا ہو الحق (یہی حق ہے) اس مثال میں اگر ہو کی ضمیر نہ آتی تو شبہ ہو جاتا کہ اسی اشارہ مشارا لیہ مل کر موصوف صفت بننے ہیں، ہو کی ضمیر نے یہ شبہ ختم کر دیا۔

☆ جملہ سے پہلے کبھی کبھی ایک ضمیر بغیر مررجع کے ذکر کی جاتی ہے، یہ ضمیر نامعلوم ہوتی ہے آگے والا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے، یہ ضمیر اگر مذکور ہو تو اس کو ”ضمیر شان“ کہتے

ہیں جیسے **هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** (وہ اللہ ایک ہے) اور اگر مونث ہو تو اس کو **"ضَمِيرِ قَصْدَه"** کہتے ہیں جیسے **فَإِنَّهَا لَا تَعْمَلُ الْأَبْصَارُ** (وہ اسلئے کہ آنکھیں اندر نہیں ہوتیں)۔

(۲) اسم اشارہ

اسم اشارہ قریب و بعید کا بیان ہو چکا ہے۔

☆ کچھ الفاظ اور بھی ہیں جو مکان اور زمان کی طرف اشارے کے لئے استعمال ہوتے ہیں (۱) **هُنَّا** (یہاں) جیسے فَصَلٌ هُنَا (۶۸) (یہاں نماز پڑھئے) اسی کو ہا بڑھا کر **هُنَّا** بنالیجا تاتا ہے جیسے **إِنَّا هُنَّا فَاقِدُونَ** (ہم یہاں بیٹھے ہیں) (۲) **هُنَالِكَ** (وہاں، اس وقت) جیسے **هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ** (وہاں اختیار اللہ کا ہے) **هُنَالِكَ دَعَاءً كَرِيئَةً** (اس وقت زکریا نے اپنے رب کو پکارا) (۳) **ثُمَّ** (وہاں) جیسے **فَثُمَّ وَجَهَ اللَّهُ** (وہاں اللہ ہے)۔

☆ اسم اشارہ اور مشارالیہ ترکیب میں کبھی مبتدا خبر واقع ہوتے ہیں جیسے **هَذَا**

كِتَابُ اَنْزَلْنَا (یہ کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے) اس میں **هذا** مبتدا اور کتاب انزلنا موصوف صفت مل کر خبر ہیں اور جب مشارالیہ معرف باللام ہو تو اسم اشارہ و مشارالیہ دونوں مل کر جملے کا جزء بنتے ہیں جیسے **ذَلِكَ الْكِتَابُ لَأَرِيَبَ فِيهِ** (وہ کتاب کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے) اس میں **ذَلِكَ الْكِتَابُ** اسم اشارہ اور مشارالیہ دونوں مل کر مبتدا واقع ہوئے ہیں۔

(۳) اسمائے موصول

اسمائے موصولہ کا بیان ہو چکا ہے۔

☆ اسم موصول اکیلا جملہ کا حصہ نہیں بنتا جب تک کہ اس کے بعد ایک جملہ خبر یہ نہ بڑھایا جائے، اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں، صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو اسم موصول کی طرف لوٹے، پھر اسم موصول، بعد والا جملہ اور ضمیر مل کر جملہ کا جزء بنتے ہیں۔

☆ صلہ جملہ فعلیہ بھی ہو سکتا ہے جیسے وَقَالَ الَّذِي آمَنَ (کہا اس نے جو ایمان لایا) اس میں الَّذِي : اسم موصول، آمَنَ : فعل، اسمیں پوشیدہ ہو کی ضمیر اس کا فاعل جلوٹ رہی ہے الَّذِي کی طرف فعل فاعل مل کر الَّذِي کا صلہ، اسم موصول اور صلمل کر قال کا فاعل بن۔ جملہ اسمیہ بھی صلہ بن سکتا ہے جیسے إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشِيَّةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ (بے شک جلوگ اپنے رب کے ڈر سے خوف کھاتے ہیں) اس میں الَّذِينَ : اسم موصول، هُمْ : ضمیر جلوٹ رہی ہے الذین کی طرف مبتدا، مِنْ خَشِيَّةِ رَبِّهِمْ : ”مُشْفِقُونَ“ کا متعلق ، مُشْفِقُونَ : اپنے متعلق سے مل کر هُمْ کی خبر، مبتدا خبر مل کر الَّذِينَ کا صلہ، صلہ موصول مل کر إِنَّ حِرْفَ مُشْبَهٍ بِالْفَعْلِ كا اسم بن۔

قاعدہ: اسم موصول اور صلہ میں پائی جانے والی ضمیر میں مطابقت ضروری ہے۔

☆ کچھ الفاظ اور بھی ہیں جو اسم موصول کا معنی دیتے ہیں (۱) مَنْ : ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے) (۲) مَا: غیر ذوی العقول کیلئے مستعمل ہے جیسے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ (جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جائیگا) (۳) أَيْ ذکر کے لئے اور ایک مونث کے لئے جیسے لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِرَبَيْنِ آخضی لِمَا لَيْشُوا (تاکہ ہم جان لیں دونوں جماعتوں میں سے اس کو جوانپی مدت اقامت کو زیادہ یاد رکھتا ہے) اس صورت میں ایسی مبنی برضم ہوتا ہے (۴) وہاں جو اسم فاعل یا اسم مفعول پر ہوتا ہے جیسے وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ أَيُّ الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ ، مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا أَيُّ مَا الَّذِي يُسْأَلُ عَنْهَا۔

☆ مَنْ اور مَا چونکہ واحد و جمع اور مذکر مونث میں مشترک ہیں اس لئے ان کا صلہ واحد و جمع اور مذکر مونث سب آسکتا ہے جیسے وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ (ان میں ایک وہ

ہے جو آپ کی بات غور سے سنتا ہے) وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ (ان میں بعض وہ ہیں جو آپ کی بات غور سے سنتے ہیں)۔

قاعدہ: صلہ میں پائی جانے والی ضمیر اگر مفعول بن رہی ہو تو اس کو حذف کر سکتے ہیں جیسے اُبَّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي يَوْمِنَا (میں تم کو بتا سکتا ہوں کہ تم اپنے گھر میں کیا کھاتے ہو اور کیا جمع کر کے رکھتے ہو) ای مَا تَأْكُلُونَهُ وَمَا تَدَّخِرُونَهُ۔

(۲) اسماء افعال

اسم فعل: وہ اسم ہے جو حقیقت میں اسم ہو لیکن معنی اور عمل میں فعل کی طرح ہو، اسم فعل مبنی ہوتا ہے، اسم فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم فعل بمعنی فعل ماضی (۲) اسم فعل بمعنی امر حاضر۔
اسم فعل بمعنی فعل ماضی : تین ہیں۔

(۱) هَيْهَاتٌ بمعنی بعد جیسے هَيْهَاتٌ هَيْهَاتٌ لِمَا تُؤْتَ عَلُوْنَ (بہت دور ہے وہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے)۔

(۲) شَتَّانَ بمعنی افترق (بڑا فرق ہوا) جیسے فَشَّاتَ مَا يَفْنِي وَمَا كَانَ باقِيًّا
(۶۹) (فنا ہونے والی اور باقی رہنے والی چیز میں بہت فرق ہے)۔

(۳) سَرْعَانَ بمعنی اسراع (جلدی کی) جیسے سَرْعَانَ النَّاسُ (لوگوں نے بہت جلدی کی)۔

اسم فعل بمعنی امر حاضر : بہت سارے ہیں

(۱) بَلْهُ بمعنی دُع (چھوڑ دے) جیسے بَلْهُ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ (۷۰) (چھوڑ دو اس خبر کو جو تمہیں دی گئی ہے)۔

(۲) ذُونَكَ بمعنی خُذ (لے) جیسے ذُونَكَ أَهْلَكَ (۷۱) (اپنی گھروالی کو لیجاو)۔

(۳) عَلَيْكَ وَعَلَيْكُمْ بِمَعْنَى الْرِّيمُ (لازم پکڑ) جیسے عَلَيْكُمُ الْفَسَكُمُ (تم اپنے کو لازم پکڑ و یعنی اپنی فکر کرو)۔

(۴) هَاءٌ بِمَعْنَى خُذْ (لے) اس کے چھ صیغے بنتے ہیں هَاءٌ، هَاؤْمَا، هَاؤْمُ، هَاءِ، هَاؤْمَا هَاؤْنَ، جیسے هَاؤْمُ أَفْرُءُ وَا كَتَابِيَةً (لومیر انعامہ اعمال پڑھو)۔

(۵) هَاتِ بِمَعْنَى أَعْطِ (لا دے) اس کے تین صیغے آتے ہیں هَاتِ، هَاتِیَا، هَاتُوا جیسے هَاتُوا بُرْهَانُكُمْ (اپنی دلیل لا دے)۔

(۶) رُوَيْدَا بِمَعْنَى أَمْهَلْ (چھوڑ دے) جیسے أَيُّ أَنْجَشَةٌ رُوَيْدَا سَوْقَكَ (۲۷) (اے انځشہ! اونٹوں کو دوڑانا چھوڑ دے) رُوَيْدَا کبھی لازم ہوتا ہے (رکو) جیسے رُوَيْدَا یا اَهَلَّ يَثْرِبَ (۲۸) (اے مدینہ والو! رکو) اور کبھی اسم کے معنی میں ہوتا ہے جیسے اِنْتَعَلَ رُوَيْدَا وَأَخَذَ رِدَاءً رُوَيْدَا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدَا وَخَرَاجَ رُوَيْدَا (۲۹) (چپکے سے جو تے پہنے، چپکے سے اپنی چادر لی، آہستہ سے دروازہ کھولا اور چپکے سے نکل گئے) اسیں رُوَيْدَا حال واقع ہے اور کبھی مصدر کے معنی میں ہوتا ہے جیسے أَمْهَلُهُمْ رُوَيْدَا، اس میں رُوَيْدَا مصدر اَمْهَلْ کا مفعول مطلق ہے۔

(۷) هَلْمٌ بِمَعْنَى أَحْضِرُ (حاضر کر) جیسے هَلْمٌ شُهَدَاءَ كُمْ (اپنے گواہوں کو حاضر کرو)۔

(۸) مَهْ بِمَعْنَى أَكْفَفُ (رُک) جیسے مَهْ یا عَاشَةً (۵) (جانے دے اے عائشہ!)۔

(۹) صَهْ بِمَعْنَى أُسْكَتْ (خاموش رہ) جیسے مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَهْ فَقَدْ لَغَأَ (۲۷) (جس نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا چپ رہا اس نے بھی لغو کام کیا)

(۱۰) آمِينُ (۷) بِمَعْنَى إِسْتَجِبْ (قول کر) (۱۱) فَقَطْ (۸) بِمَعْنَى إِكْتَفِ (بس

کر) (۱۲) الیک عنی (۷) بمعنى تَبَعَّدَ عنِی (مجھ سے دور ہو) (۱۳) عَلَیَّ بِهِ (۸۰)
بمعنى حِیٰ بِہِ (اسکو میرے پاس لاو) (۱۴) هَمِیْتَ لَكَ بِمَعْنَی اسْرِیْعُ (جلدی کر) (۱۵)
حَیٰ بمعنى جِیٰ (آؤ) جیسے فَحَیٰ هَلَّا بِکُمْ (آؤ چلو) حَيَّهَلُ اسی کا مخفف ہے اور جیسے
حَیٰ عَلَیِ الصَّلَوَةِ (۸۱) (نماز کی طرف آؤ)۔

(۵) اسمائے اصوات

اسم صوت: وہ الفاظ ہیں جس سے کسی جانور یا بے جان کی آواز کی نقل کی جائے جیسے غَاقِ غَاقِ (کامیں کامیں کوئے کی آواز) اُخُ اُخُ (کھانسی کی آواز) یا وہ الفاظ جو کسی جانور کو بلانے کے لئے استعمال کئے جائیں جیسے نَخْ نَخْ (وہ آواز جس سے اونٹ کو بھایا جائے) بِسْ بِسْ (بلی کو بلانے کے لئے آواز) یہ تمام الفاظ مبني ہوتے ہیں۔

(۶) مرکبات امتزاجی

مرکب امتزاجی: وہ دو اسم جو بغیر کسی تعلق اور اسناد کے مل کر ایک ہو گئے ہوں۔

مرکب امتزاجی کو مرکب بنائی بھی کہتے ہیں، اس کے اعراب کی تین صورتیں ہیں....

(۱) اگر دونوں اسموں کے درمیان کوئی حرفاً چھپا ہوا ہو تو دونوں اسم مبني برفتحہ ہوئے جیسے أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک گنتی، عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (جہنم پر انیں فرشتے مقرر ہیں) تِسْعَةَ عَشَرَ اصل میں تِسْعَةَ وَعَشَرَ ہے، درمیان میں واو چھپا ہوا ہے، إِثْنَا عَشَرَ میں پہلا جزء معرب ہے۔

(۲) اگر دونوں اسموں کے بیچ میں کوئی حرفاً چھپا نہ ہو اور دوسرا اسم تشبیہ کا ہو تو پہلا اسم مبني برفتحہ اور دوسرا اسم مبني برکسرہ ہو گا جیسے شَيْرُ وَيَهِ (شیر جیسا) جو شیر اور ویہ سے بناتا ہے اور ویہ فارسی زبان میں تشبیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۳) اگر دونوں اسموں کے درمیان کوئی حرف چھپا ہوانہ ہو اور نہ دوسرا اسم تشبیہ کے لئے ہوتا پہلا اسم مبني برفتح اور دوسرا اسم معرب باعراب غیر منصرف ہو گا جیسے بعلبک۔

(۷) اسمائے کنایات

کنایات: وہ الفاظ جو بہم عدد یا نامعلوم بات کی تعبیر کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، ایسے الفاظ چار ہیں : (۱) کَمْ (۲) كَأَيْنُ (۳) كَذَا (۴) كَيْتَ وَذَيْتَ۔
کَمْ : شروع کلام میں آنا ضروری ہے، کَمْ کی دو فرمیں ہیں : (۱) كَمْ استفهامیہ (۲) كَمْ خبریہ۔

کَمْ استفهامیہ کی تمیز منصوب و مفرد ہوتی ہے جیسے کَمْ سَجْدَةٌ فِي الْقُرْآنِ (قرآن میں کتنے سجدے ہیں؟)

کَمْ خبریہ کی تمیز مجرور ہوتی ہے جیسے كَمْ غَزْوَةً عَزَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ (آپ نے بہت سی جنگیں لڑیں) لیکن عام طور پر کم خبریہ کی تمیز پر مِنْ حرف جر داخل ہوتا ہے جیسے كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)۔

قرینہ پایا جائے تو کَمْ کی تمیزا کثر حذف ہو جاتی ہے جیسے قَالَ قَاتِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْمَ (ان میں ایک کہنے لگا کہ کتنی مدت تم ٹھہرے رہے؟) ای کَمْ مُدَّةً لَبِثْمُ، کَمْ مَالُكَ ای کَمْ دِينَارًا مَالُكَ۔

كَأَيْنُ : اس کا حال کم خبریہ کی طرح ہے جیسے كَأَيْنُ مِنْ نَبِيٍّ قَاتِلَ مَعَهُ رِبِيعُونَ كَشِيرُ (بہت سارے نبی ایسے ہیں جنکے ساتھ بہت سارے اللہ والوں نے جہاد کیا)۔

كَذَا : بہم عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے اور خبریہ ہوتا ہے، نیز اسکی تمیز منصوب و مفرد آتی ہے اور اکثر کمر آتا ہے جیسے لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آیہ (۸۲) (اس نے مجھے یاد

دلائی فلاں فلاں آیت) لیکن اکثر ان پر تمیز کا مضاف الیہ بن کر استعمال ہوتا ہے جیسے صَلُوْا صَلَاةَ کَذَّا فِي حِينِ کَذَا (۸۳) (فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو) اور اس کی بھی تمیز اکثر حذف ہو جاتی ہے جیسے لِفْلَانِ کَذَا وَلِفْلَانِ کَذَا (۸۴) (فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا) آیُ کَذَا امَالًا۔

کَيْثٌ وَدَيْتُ: مبہم بات یا نامعلوم کام کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور مکر راستے ہیں، انکی تمیز یا توحذف ہوتی ہے جیسے لَعْتَ کَيْثٌ وَكَيْثٌ (۸۵) (آپ نے ایسی ایسی لعنت کی ہے) کَانَ مِنْ أَمْرِهِ دَيْتُ وَدَيْتُ (۸۶) (آپ کا معاملہ ایسا ایسا ہے) یا اپنی تمیز کا مضاف الیہ بنتے ہیں جیسے نَسِيْثُ آیَةَ كَيْثٌ وَكَيْثٌ (۸۷) (میں فلاں فلاں آیت بھول گیا)۔

(۸) ظروف مبنیہ

ظروف مبنیہ: وَهُوَ الْفَاظُ جَنِ مِنْ مَكَانٍ يَا زَمَانٍ کے معنی ہوں، وَهُوَ الْفَاظُ یہ ہیں ...

إِذْ إِذَا ، الآنَ ، أَمْسٍ ، قَطْ ، عَوْضٌ ، قَبْلُ ، بَعْدُ ، يَهْ ظرف زمان ہیں۔
تَحْتُ ، فَوْقُ ، قُدَّامُ ، خَلْفُ ، لَدَى لَدْنُ ، حَيْثُ ، مَعَ۔ يَهْ ظرف مکان ہیں۔

☆ قَبْلُ ، بَعْدُ ، تَحْتُ ، فَوْقُ ، قُدَّامُ ، خَلْفُ (جهات ستہ) اگر ان کا مضاف الیہ مذکور ہو یا مخدوف ہو لیکن دل میں مراد نہ ہو تو یہ الفاظ مغرب ہوتے ہیں جیسے لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ، مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا (تاکہ جان لینے کے بعد کچھ نہ جانے) شُفِّيَ الْمُرِيْضُ مِنْ بَعْدِ (بعد میں یہاں اچھا ہو گیا)۔

اور اگر ان کا مضاف الیہ مخدوف ہو اور دل میں مراد ہو تو یہ میں برصم ہوتے ہیں جیسے لِكَيْ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلٍ وَمِنْ بَعْدٍ آیُ مِنْ قَبْلٍ هَذَا الزَّمَانِ وَبَعْدِهِ (اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی) اس صورت میں ان کو ”غایت“ کہا جاتا ہے۔

حَيْثُ (جہاں): مبنی برضم، اکثر جملے کی طرف مضافت ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسے
وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدُّتُمُوهُمْ (انقُتل کرو جہاں پاؤ)۔

لَدِی لَدْنُ (پاس): عِنْدَ کے معنی میں جیسے وَالْفَيَا سَيِّدَهَا لَدِی الْبَابِ (دونوں
نے پایا اپنے آقا کو دروازے کے پاس) مِنْ لَدْنُ حَكِيمٌ خَيْرٌ (حکیم و نبیر کے پاس سے)۔
مَعَ (ساتھ): لازم الاضافت ظرف مکان ہے جیسے إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا (اللہ ہمارے
ساتھ ہے)۔

إِذْ (جب جس وقت): ماضی کے لئے استعمال ہوتا ہے، اس کے بعد بھی جملہ
فعلیہ آتا ہے جیسے وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاسْمَاعِيلُ (جب بلند کر رہے
تھے ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں) اور بھی جملہ اسمیہ آتا ہے جیسے وَإِذْ كُرُوا إِذْ أَنْتُمْ
قَلِيلُ (یاد کرو جب تم تھوڑے تھے)۔

إِذَا (جب جس وقت): جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے وَاللَّلِيلِ إِذَا يَعْشِي (قسم
ہے رات کی جب وہ چھا جائے) بھی شرط کے معنی دیتا ہے جیسے إِذَا أَصَابَتُهُمْ مُصِيبَةً قَالُوا
(جب انہیں کوئی صیبیت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں) اور بھی اچانک کے معنی دیتا ہے جیسے
فَالْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى (موئی نے عصاڈ الاتوا چانک وہ دوڑتا ہوا سانپ بن گیا)
اسکو ”اذ امفا جاتیہ“ کہتے ہیں۔

الآن (اب): مبنی برفتح، الآن حَفَّ اللَّهُ عَنْكُمْ (اب اللہ نے تم پر تحفیف کی)۔
أَمْسٍ (کل گذشتہ): مبنی برکسرہ، جیسے أَصْمَتِ أَمْسٍ (کیا تو نے کل روزہ
رکھا تھا) اَمْسٍ پرالبھی آجاتا ہے جیسے كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ (کل تو نے ایک آدمی کو
قتل کر دیا تھا)۔

قطط (کبھی نہیں) : مبنی برضم ، پورے ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے مارائیٹ
منکَ خَيْرًا قَطُّ (۸۹) (میں نے تیری طرف سے کبھی کوئی بھلانی نہیں دیکھی)۔

عوض (کبھی نہیں ہرگز نہیں) : قبل و بعد کے اعراب کے ساتھ ، پورے مستقبل کی
نفی کے لئے آتا ہے جیسے لا اکلُمْكَ عَوْض (میں تجھے کبھی بات نہیں کروں گا)۔

اسماے استفہام

اسماے استفہام: وہ اسماء ہیں جن کے ذریعہ سوال کیا جائے ، اسماے استفہام بھی مبنی

ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں : (۱) متى (۲) آیاَنَ (۳) آنی (۴) آینَ (۵) کیفَ -

متى : (کب) ، زمانے کے بارے میں سوال کے لئے آتا ہے جیسے مَتَى نَصْرُ اللَّهِ
(کب آئیگی اللہ کی مدد؟)۔

آیاَن : (کب) ، مبنی برفتحہ ، زمانہ مستقبل میں ہونے والی کسی بڑی چیز کے بارے میں
سوال کے لئے آتا ہے جیسے آیاَنَ يَوْمُ الدِّينِ کب ہے قیامت کا دن؟

آنَ : (کہاں) ، مبنی برفتحہ ، جگہ کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آتا ہے جیسے
آنَ المَقْدَرُ (کہاں ہے بھاگنے کی جگہ؟)۔

آنی : (کہاں ، کیسے) ، جگہ یا حالت کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آتا ہے
جیسے آنی لَكِ هَذَا (کہاں سے آیا یہ تیرے پاس؟) آنی يَكُونُ لِي وَلَدٌ (مجھے اڑکا کیسے
ہو سکتا ہے؟)۔

کیف : (کیسا) ، مبنی برفتحہ ، حال چال پوچھنے کے لئے آتا ہے جیسے کیف تُحْسِي
المُوتَى (کیسے زندہ کرتا ہے تو مردوں کو؟)۔

آنی : بھی استفہام کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن آئی معرب ہے جیسے مِنْ آيٰ

شَيْئٌ خَلَقَهُ (کس چیز سے اس کو پیدا کیا؟) ایُّ شَيْئٌ کا مخفف ایُّشِ مستعمل ہے جیسے ایُّشِ هذَا (یہ کیا چیز ہے؟)۔

فعل کا بیان

الگ الگ اعتبارات سے فعل کی بہت سی تقسیمیں ہیں جو صرف کی کتابوں میں آچکی ہیں یہاں دو تقسیمیں ذکر کی جاتی ہیں۔

تقسیم (۱) مفعول کی ضرورت ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی تین فتمیں

ہیں: (۱) لازم (۲) متعدد (۳) متعدد بحرف جر۔

لازم : وہ فعل ہے جس کا اثر صرف فاعل تک پہنچ، مفعول بہ کی اس کو ضرورت نہ ہو جیسے **جاءَ الْحَقُّ** (حق آگیا)۔

متعدد : وہ فعل ہے جس کا اثر فاعل سے ہوتے ہوئے مفعول تک پہنچ جیسے **ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا** (اللہ نے مثال بیان کی)۔

متعدد بحرف جر : وہ فعل لازم ہے جو حرف جر (باءً تعددیہ) کے واسطے سے متعدد بنے جیسے **ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ** (اللہ نے انکی آنکھوں کی روشنی ختم کر دی)۔

پھر فعل متعدد کی مفعول کی تعداد کے لحاظ سے تین فتمیں ہیں۔

(۱) متعدد بیک مفعول : وہ فعل متعدد ہے جسے ایک مفعول کی ضرورت ہو جیسے **ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا**۔

(۲) متعدد بدومفعول : وہ فعل متعدد ہے جسے دو مفعول کی ضرورت ہو جیسے **وَآتَيْنَا دَاؤْدَ زَبُورًا** (اور ہم نے داؤد کو زبور دی) اس مثال میں آتینا فعل کا پہلا مفعول داؤد اور دوسرا مفعول زبورا ہے۔

(۳) متعددی بہ مفعول : فعل متعددی ہے جسے تین مفعول کی ضرورت ہو جیسے

إِذْ يُرِيْكُهُمُ اللَّهُ فِيْ مَنَامَكَ قَلِيلًا (جب اللہ دکھار ہاتھا خواب میں آپ کو مشرکین کی تعداد کم)

اس مثال میں کہ ضمیر یُرِیْ کا مفعول اول، ہُمْ ضمیر مفعول ثانی اور قَلِيلًا مفعول ثالث ہے۔

تقسیم (۲) آخری حرف کی حرکت بد لئے اور نہ بد لئے کے اعتبار سے فعل کی دو

قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبني، فعلوں میں فعل مضارع معرب ہے اور ماضی فعل امر حاضر معروف مبني ہیں۔

اعراب فعل مضارع

فعل مضارع کے معرب ہونے کی وجہ: مضارع کے معنی ہیں (مشابہ، جیسا) چونکہ

فعل مضارع لفظاً و معنیًّا اسم فعل کے جیسا ہے اس لئے فعل مضارع معرب ہے، لفظی مشابہت تو یہ ہمیکے مضارع اور اسم فعل میں حروف کی تعداد اور حرکات ایک جیسی ہیں جیسے یَضْرِبَ ضَارِبٌ، اور معنوی مشابہت یہ کہ دونوں کے معنی میں حال و مستقبل کا زمانہ پایا جاتا ہے جیسے یَضْرِبَ (مارتا ہے یا ماریگا) ضَارِبٌ (مارنے والا ب یا آئندہ)۔

☆ مضارع کے تین اعراب ہیں: (۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم، اور اعراب

کے اعتبار سے مضارع کی چار قسمیں ہیں: (۱) مضارع مفرد صحیح (۲) مضارع مفرد ناقص (۳) مضارع مفرد ناقص واوی یا یا یا (۴) مضارع متصل بنون اعرابی۔

(۱) مضارع مفرد صحیح کا اعراب : مضارع کے پانچ صیغے واحد مذکر غائب، واحد

موئنش غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم (جبکہ ان کے لام کلمہ میں الف، واو، یاء

نہ ہو) کا اعراب حالت رفع میں رفع سے جیسے یَنْصُرُ، حالت نصی میں نصب سے جیسے لَنْ

يَنْصُرَ، اور حالت جزئی میں جزم سے آتا ہے جیسے لَمْ يَنْصُرَ -

(۲) مضارع مفرد ناقص الفی کا اعراب : مضارع کے پانچ صینے واحد مذکر غائب، واحد موئث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متكلم اور جمع متكلم (جبکہ ان کے لام کلمہ میں الف ہو جیسے یَرْضی) کا اعراب حالت فتحی میں ضمہ تقدیری سے آتا ہے جیسے یَرْضی، حالت نصی میں فتح تقدیری سے آتا ہے جیسے لَنْ یَرْضی اور حالت جزی میں لام کلمہ یعنی الف کے حذف سے آتا ہے جیسے لَمْ یَرْضَ۔

(۳) مضارع مفرد ناقص واوی یا یا می کا اعراب : مضارع کے پانچ صینے واحد مذکر غائب، واحد موئث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متكلم اور جمع متكلم (جبکہ ان کے لام کلمہ میں واویا ہو جیسے يَدْعُو، يَرْمِي، ان کا اعراب حالت فتحی میں ضمہ تقدیری سے آتا ہے جیسے يَدْعُو، يَرْمِي، حالت نصی میں فتح لفظی سے آتا ہے جیسے لَنْ يَدْعُو، لَنْ يَرْمِي اور حالت جزی میں لام کلمہ یعنی واویا کے حذف سے آتا ہے جیسے لَمْ يَدْعُ، لَمْ يَرْمِ۔

(۴) مضارع متصل بِنون اعرابی کا اعراب : مضارع کے وہ سات صینے جن کے آخر میں نون اعرابی ہوتا ہے، ان کا اعراب حالت فتحی اثبات نون اعرابی سے اور حالت نصی و جزی نون اعرابی کے حذف سے آتے ہیں جیسے..

حالت فتحی: يَنْصُرَانِ يَنْصُرُونَ تَنْصُرِينَ ، يَدْعُوَانِ يَدْعُونَ تَدْعِينَ ، يَرْضِيَانِ يَرْضُونَ تَرْضِينَ -

حالت نصی: لَنْ يَنْصُرَا لَنْ يَنْصُرُوا لَنْ تَنْصُرِى ، لَنْ يَدْعُوا لَنْ يَدْعُونَ لَنْ تَدْعِى ، لَنْ يَرْضِيَا لَنْ يَرْضُوا لَنْ تَرْضِى ، لَنْ يَرْمِيَا لَنْ يَرْمُوا لَنْ تَرْمِي -

حالت جزی: لَمْ يَنْصُرَا لَمْ يَنْصُرُوا لَمْ تَنْصُرِى ، لَمْ يَدْعُوا لَمْ يَدْعُونَ لَمْ تَدْعِى ، لَمْ يَرْضِيَا لَمْ يَرْضُوا لَمْ تَرْضِى ، لَمْ يَرْمِيَا لَمْ يَرْمُوا لَمْ تَرْمِي -

اور جمع مونث کے دونوں صیغوں کا اعراب ہر حالت میں ایک جیسا ہوتا ہے۔

نواصِ مضارع

مضارع کو نصب دینے والے حروف پانچ ہیں: (۱) لام تاکید بanon تاکید (۲) لَنْ (۳) آنُ (۴) کَيْ (۵) اِذْنُ، یہ حروف مضارع میں لفظاً و معنی دونوں طرح تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔

لفظی تبدیلی: یہ پانچوں حرف مضارع کے ان پانچ صیغوں کے آخر میں نصب دیتے ہیں جہاں رفع ہوتا ہے، ساتوں نوں اعرابی گردیتے ہیں، اور نوں ضمیر اپنی جگہ باقی رہتا ہے۔ معنوی تبدیلی پانچوں حروف کی الگ الگ ہے۔

لام تاکید بanon تاکید: مضارع ثابت کو مستقبل کے ساتھ خاص کر کے تاکید کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے **لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ** (اللہ اسکی ضرور بالضرور مدد کریگا جو اللہ(کے دین) کی مدد کریگا)۔

لَنْ: مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر کے نفی تاکید کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے **لَنْ يَسْتَنِكَفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ** (حضرت عیسیٰ اس بات سے ہرگز شرم نہیں کریں گے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں) **لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ** (انکی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائیگی)۔

کَيْ: دفعلوں کے نقش میں آتا ہے اور وجہ و سبب کے معنی دیتا ہے جیسے **فَرَدَدَاهُ إِلَى أُمِّهِ كَيْ تَقْرَئَ عَيْنَهَا** (ہم نے موئی کوان کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ انکی ماں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں)۔

إِذْنُ: سامنے والے کی بات کا جواب دینے کے لئے آتا ہے جیسے **آللَّهُ أَمْرَكَ بِهِذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَتِ إِذْنُ لَا يُضَيِّعُنَا** (۶۰) (حضرت ہاجرہ نے کہا کہ کیا اس (جنگل میں چھوڑنے) کا حکم آپ کو اللہ نے دیا ہے؟ حضرت ابراہیم نے کہا ہاں! تو حضرت ہاجرہ نے کہا

تب تو اللہ ہم کو ضائع نہیں کریگا)۔

آن : دو غلوں کو جوڑنے کا کام کرتا ہے جیسے اُرینڈ آن انکھاک (میں چاہتا ہوں کہ تیرنا کا حکم کردا ہوں) اس آن کو آن مصدر یہ کہتے ہیں کیونکہ یہ آن مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے لہذا اور والے جملے کا ترجمہ ہو گا (میں تیرنا کا حکم کرنا چاہتا ہوں)۔

آن مقدارہ : چھ جگہوں پر آن چھپا ہوا ہوتا ہے اس لئے بعد والے فعل مضارع پر نصب ہوتا ہے اس کو ”آن مقدارہ“ کہتے ہیں، وہ جگہیں یہ ہیں ..

(۱) **حَتَّىٰ** کے بعد: جیسے حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ (یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے)۔

(۲) **لام** کی (وہ لام جو کسی کے معنی میں ہو) کے بعد: جیسے وَيَعْلَمُوا آنَ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا (تاکہ وہ یقین کر لیں کہ اللہ کا وعدہ حق ہے)۔

(۳) **لام** جحد (جو کہان مخفی کی خبر پڑاتا ہے) کے بعد: جیسے مَا كَانَ اللَّهُ

لِيَعْدِدُ بَهُمْ (اللہ انکو عذاب نہیں دیگا)۔

(۴) **فَ** جوابیہ کے بعد: فاء جوابیہ کی جگہوں میں آتی ہے ..

امر کے بعد: جیسے أَسْلِمْ فَتَسْلِمْ (تو مسلمان ہو جا تو نفع جائیگا)۔

نهی کے بعد: جیسے لَا تَطْغُوا فِيهِ فَيَحِلُّ عَلَيْكُمْ غَصَبٌ (زمین میں سرکشی مت کرو ورنہ تم پر میرا غصب نازل ہو گا)۔

استفہام کے بعد: جیسے فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيُشْفَعُوا لَنَا (کیا ہمارے لئے سفارشی ہیں؟ کہ وہ ہمارے لئے سفارش کریں)۔

نفي کے بعد: جیسے لَا يُقْضِي عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا (ان کا فیصلہ نہیں کیا جائیگا تاکہ وہ مر جائیں)۔

تمنی کے بعد: جیسے يَلِيَّتِنِي كُنْثٌ مَعَهُمْ فَأَفْوَرَ فَوْرًا عَظِيمًا (کاش میں انکے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کر لیتا)۔

عرض و دعا کے بعد: جیسے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى آمَوَالِهِمْ وَأَشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا (اے ہمارے رب! انکے مال کو ہس کر دے اور انکے دلوں سخت کر دے تاکہ وہ ایمان نہ لاسکیں)۔

ترجی و امید کے بعد: جیسے لَعَلَّى أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِ مُؤْسِنِی (امید کہ میں آسمانوں کے راستوں تک پہنچ جاؤں پس موسیٰ کے معبد کی خبر پا لوں)۔
(۵) واو جوابیہ کے بعد بھی ان مقدار ہوتا ہے، واو جوابیہ بھی مذکورہ بالاجھوں کے بعد آتا ہے جیسے أَسْلِمْ وَتَسْلِمْ (مسلمان ہو جا سلامت رہیگا) اس مثال میں واو امر کے بعد ہے اس لئے تسلیم ان مقدارہ کی وجہ سے منصوب ہے، يَلِيَّتِنَا نُرُدٌ وَلَا نُكَذِّبُ (کاش ہم دنیا میں واپس بھیجے جاتے تو ہم تکذیب نہ کرتے) اس مثال میں واو تمنی کے بعد ہے اسلئے لا نُکَذِّبَ ان مقدارہ کی وجہ سے منصوب ہے۔

فائدہ: ان تمام بجھوں پر جواب میں اگر فاءٰ یا اوونہ ہو تو فعل مضارع اَنْ مَقْدَرَه کی وجہ سے محروم ہوتا ہے جیسے فَارِجَعْنَا نَعْمَلُ صَالِحًا (اے اللہ میں واپس بھیج ہم نیک عمل کریں گے) اِشْفَعُ تُشَفَّعُ (۶۱) (آپ سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائیں گے)۔

(۶) اس او کے بعد بھی ان مقدار ہوتا ہے جو اسی اُن یا الآن کے معنی میں ہو جیسے لَا ذَبَحْنَهُ اُو لَيَأْتِنَی بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ (میں اس کو ذبح کر دوں گا مگر یہ کہ لائے بڑی خبر) اس مثال میں او الآن کے معنی میں ہے، اور فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبَيْوَتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ اُو يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا (ان عورتوں کو گھروں میں قید کر دو یہاں تک کہ انکو

موت آجائے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ نکالے) میں اور الی ان کے معنی میں ہے۔

جوازم مضارع

مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں: لَمْ ، لَمَّا ، لَامٌ امر، لائے نہیٰ اور ان شرطیہ، یہ حروف بھی مضارع میں لفظاً معنی دونوں طرح عمل کرتے ہیں۔

لفظی تبدیلی : یہ چاروں حرف مضارع کے ان پانچ صیغوں کے آخری حرف پر جزم دیتے ہیں جہاں رفع ہوتا ہے اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گردایتے ہیں اور نون اعرابی کو بھی گردایتے ہیں اور نون ضمیر اپنی جگہ باقی رہتا ہے۔

معنوی تبدیلی : لَمْ مضارع کو ماضی منقی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے **أَلَمْ نَجِعْلُ لَهُ عَيْنَيْنِ** (کیا ہم نے انسان کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں) اور لَمَّا میں ماضی منقی کے معنی کے ساتھ (اب تک) کا ترجمہ زیادہ ہوتا ہے جیسے **وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ** (ایمان اب تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا)۔

لام امر مکسور: جیسے **فَلَيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ** (عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے)۔

لائے نہی: جیسے **لَا تَقْلُلْ لَهُمَا أَفْ** (ماں باپ کو اف بھی مت کہو)۔

امر غائب و متکلم اور نہی کے تمام صینے مضارع کی حالت جزی میں ہیں۔

ان شرطیہ (شرط و جزاء)

ان شرطیہ: دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، دونوں فعلوں میں سے پہلا جملہ دوسرے

جملہ کا سبب ہوتا ہے اس لئے پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے **إِنْ تَعُودُوا نَعْذَدْ** (اگر تم واپس آؤ گے تو ہم واپس آئیں گے) اس میں **تَعُودُوا** شرط ہے اور **نَعْذَدْ** جزاء ہے، شرط کا جملہ فعلیہ ہونا ضروری ہے چاہے جو فعل ہو اور جزاء جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے **إِنْ تَحْرِصْ**

عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي (اگر آپ حرص کریں انکی ہدایت کی تب بھی اللہ ہدایت نہیں دیگا) اور جزاء جملہ انشائی بھی ہو سکتی ہے جیسے إِنْ جَاهَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَيَّا فَتَبَيَّنُوا (اگر آئے کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لیکر تو چھان بین کرو)۔

کلم المجازات

بہت سارے الفاظ ایسے ہیں جو ان شرطیہ کی طرح شرط کے معنی دیتے ہیں، ان کو ”المجازات“ کہتے ہیں، تفصیل انکی اس طرح ہے.....

مَنْ : ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزَبْ (جو برائی کریگا اس کو اسکا بدل دیا جائیگا)۔

مَا : غیر ذوی العقول کے لئے مستعمل ہے جیسے وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُ اللَّهُ (تم جو نیکی کرتے ہوں اللہ اس کو جانتا ہے)۔

آیٰ : جیسے أَيَّامَاتَدُغُوْ فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى (جس نام سے پکارو اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں)۔

مَتَىٰ : جیسے مَتَىٰ يَقْمُ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ (۹۲) (جب ابو بکرؓ پ کی جگہ کھڑے ہوئے تو لوگوں کو انکی آواز سنائی نہیں دیگی)۔

آنیٰ : جیسے فَأَتُوا حَرَثَكُمْ آنِي شِسْمُ (آؤ اپنی کھیتی میں جیسے چاہو)۔

ایئمَا: جیسے وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيَّمَا سُكْنَ (اور مجھے بارکت بنایا جہاں رہوں)۔

إِذْمَا : جیسے إِذْمَا طَلَبْتُكُمْ فَوَجَدْتُكُمْ (۹۳) (جب بھی میں نے تم کو ڈھونڈا تو تم کو پایا)۔

مَهْمَا : جیسے مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آتِيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ (تو جو بھی نشانی لیکر آ، ہم پر جادو کرنے کے لئے ہم ایمان لانے والے نہیں ہیں)۔

حَيْثُمَا: حِسْبَ وَحِيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوْلُوا وَجُوْهُكُمْ شَطْرَةُ (تم جہاں بھی رہو کعہب کی طرف منہ کرو)۔

لَئَما: عَام طور پر ماضی میں شرط و جزاء کے لئے آتا ہے جیسے فَلَمَّا آتَاهَا نُودِيَ يَا مُؤْسِي (جب موئی وادی مقدس میں آئے تو آواز دی گئی کہ اے موئی!)۔

كُلَّما: ماضی پر داخل ہوتا ہے جیسے كُلَّما دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَا وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (جب بھی زکریا میریمؑ کے پاس آتے تو انکے پاس کھانے کی چیزیں پاتے)۔

شرط و جزاء کے احکام

الفاظ شرط لفظاً معنی دونوں طرح عمل کرتے ہیں۔

لفظی تبدیلی: اگر شرط و جزاء دونوں فعل مضارع ہوں یا صرف شرط فعل مضارع ہو تو مضارع پر جزم لازم ہے جیسے إِنْ تَعْوُدُوا نَعْدُ، إِنْ يَسْرِقُ فَقَدْ سَرَقَ أَخْلَهُ (اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کا بھائی چوری کر چکا ہے) اور اگر صرف جزاء میں فعل مضارع ہو تو جزم اختیاری ہے جیسے وَإِنْ تَعَسَّرُتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى (اور اگر تم تنگی محسوس کرو تو بچ کو کوئی دوسری دو دھپلائے) وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْرُنُكَ كُفْرُهُ (اور جوانکار کرے اسکا انکار آپ کو غمگین نہ کر دے)۔

معنوی تبدیلی: الفاظ شرط جملہ کو مستقبل کے معنی میں کر دیتے ہیں چاہے فعل ماضی ہو جیسے إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَيَّابَتْ كَتَبْنُوا (اگر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لیکر تو تحقیق کرو)۔

فاء جزاً: جزاء میں کبھی فاء آتی ہے، اس فاء کو فاء جزاً سیہ کہتے ہیں۔

چار صورتوں میں فاء جزاً سیہ لانا واجب ہے...

(۱) جب جزاء میں ماضی قد کے ساتھ ہو جیسے إِنْ يَسْرِقُ فَقَدْ سَرَقَ أَخْلَهُ مِنْ قَبْلُ۔

(۲) جب جزاء فعل مضارع معنی بغير لا ہو جیسے وَمَنْ يَتَسَعَ بِغِيرِ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ (جو اسلام کے علاوہ دوسرا دین پسند کریگا اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا)۔

(۳) جب جزاء جملہ اسمیہ ہو جیسے إِنْ تَحْرِضُ عَلَىٰ هُدًاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي، اس صورت میں فاء جزائیہ کی جگہ کبھی کبھی إذا آجاتا ہے جیسے فَلَمَّا آتَجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَسْعُونَ (جب ہم انہیں بچایتے ہیں تو وہ سرکشی کرتے ہیں)۔

(۴) جب جزاء جملہ انشائیہ ہو جیسے إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي (اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو) فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدُ مَعَهُمْ (اگر وہ گواہی دیں تو آپ گواہی مت دیجئے انکے ساتھ)۔

دو صورتوں میں جزاء پر فاء لانا اختیاری ہے۔

(۱) جب جزاء فعل مضارع ثابت ہو جیسے وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ (جو واپس غلطی دو ہرائے گا اللہ اس سے انتقام لیگا) لَئِنْ أُخْرِجُتُمُ الْنَّحْرُجَنَ مَعَكُمْ (اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم تمہارے ساتھ ضرور نکلیں گے)۔

(۲) جب جزاء فعل مضارع معنی بلا ہو جیسے وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَدَابَ فَلَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ (جب ظالم لوگ عذاب دیکھ لینے تو ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائیگا) لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ (اگر وہ نکالے جائیں تو وہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے)۔

دو صورتوں میں جزاء پر فاء لانا جائز نہیں ہے۔

(۱) جہاں جزاء میں جزم لازم ہو جیسے إِنْ يَظْهِرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقِبُوا فِي كُمْ الْأَوَّلَ ذِمَّةً (اگر وہ لوگ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے بارے میں نہ رشتہ داری کا خیال کریں اور نہ کسی معاملہ کا) إِنْ يَظْهِرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُونَكُمْ (اگر وہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے

تو تمہیں سنگسار کر دینے گے)۔

(۲) جب جزاء فعل ماضی بغیر قد کے ہو جیسے وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا (جو حرم میں داخل ہو گا وہ محفوظ ہو جائیگا) اور جہاں جزاء ماضی بغیر قد کے ہو اور فاء بھی آجائے تو فعل ماضی مستقبل کے معنی میں نہ ہو گا جیسے انْ كَانَ قَمِيْضُهُ قُدَّ مِنْ ذُبْرٍ فَصَدَقَ (اگر یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہو تو اس عورت نے سچ کہا ہے)۔

فائدہ: بسا اوقات جزاء شرط سے پہلے آ جاتی ہے اس صورت میں جزاء پر فاء کالانا اختیاری ہے جیسے قُلْ هَا تُوا بُرْهَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (آپ کہئے کہ لا ا و اپنی دلیل اگر تم سچ ہو) قُلْ فَأُتُوا بِالْتَّوْرَاةِ فَاتَّلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (آپ کہئے کہ پس لا ا و تورات اور پڑھوا اگر تم سچ ہو)۔

☆ **اذا ، کیف ، لُو ، یہ تینوں بھی شرط کے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتے۔**

اذا : جیسے وَإِذَا تُشْلِي عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَى مُسْتَكِبِرَا (جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے)۔

کیف : جیسے يُنْفِقْ كَيْفَ يَشَاءُ (خرج کرتا ہے جیسے چاہتا ہے)۔
لُو : جیسے لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ حُطَامًا (ہم چاہتے تو اسے چورا بنا دیتے) لو کے جزاء پر لام تا کید بھی لاتے ہیں جیسے لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا۔

افعال قلوب

وہ کام جو انسان کے ظاہری اعضاء کے نہ ہوں بلکہ انسان کے ذہن و دماغ اور دل کے ہوں جیسے جاننا، شک کرنا خیال کرنا وغیرہ، چونکہ ان کاموں کا تعلق دل سے ہے اس لئے ان

افعال کو "افعال قلوب" کہتے ہیں۔

افعال قلوب بہت سارے ہیں، ان میں سات مشہور ہیں (۱) حَسِبَ (۲) ظَنَّ (۳) حَالَ (شک کے واسطے) (۴) عَلِمَ (۵) رَأَى (۶) وَجَدَ (یقین کے لئے) (۷) زَعَمَ (شک و یقین دونوں کیلئے)۔

افعال قلوب متعدد بدمفعول ہوتے ہیں، یہ افعال مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو اپنا مفعول بنانی ہے جیسے

حَسِبَ : حَسِبَتْهُ لَجَةً (بلقیس نے محل کی چمکیلی زمین کو گہرا پانی گماں کیا)۔

ظَنَّ : أَظْنُنُكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ آيٍ عَبِيدَةً (میرا خیال ہیکہ تم نے ابو عبیدہ کے آنے کی خبر سن لی ہے)۔

حَالَ : فَاتَّيَ بِكُرْسِيٍّ خَلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا (آپ ﷺ کے پاس (خطبہ کیلئے) کرسی لائی گئی میں نے خیال کیا کہ اس کے پاؤں لوہے کے ہیں)۔

رَأَى : إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا (وہ لوگ قیامت کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو قریب دیکھتے ہیں)۔

عَلِمَ : فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مَوْمَنَاتٍ (اگر تم کو ان عورتوں کے ایمان والیاں ہونے کا یقین ہو جائے)۔

وَجَدَ : إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا (ہم نے ایوب کو صبر کرنے والا پایا)۔

زَعَمَ : زَعَمْنَاهُ صَادِقًا (ہم نے اس کو سچا سمجھا)۔

قواعدہ : افعال قلوب کے دونوں مفعولوں کو ذکر کرنا ضروری ہے، ایک مفعول کو ذکر کرنا اور دوسرے کو حذف کر دینا درست نہیں ہے کیونکہ دونوں مفعولوں میں مبتدا خبر کا تعلق ہوتا ہے۔

البَتَةٌ وَصُورَتُوں میں ایک مفعول کو ذکر کرنا جائز ہے۔

(۱) جب افعال قلوب کا مفعول آئیا اُن کے واسطے سے آئے تو بعد والا جملہ دو

مفعولوں سے مستغفی کر کے خود ہی مفعول بن جاتا ہے جیسے **وَاعْلَمُ آنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ**
 (یقین جانے کے اللہ زبردست حکمت والا ہے) **رَعَمَ الظِّيْنَ كَفَرُوا آنَّ لَنْ يُعْشُوا**
 (کافروں نے گمان کیا کہ وہ دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے)۔

(۲) یہ افعال شک و یقین کے معنی میں نہ ہوں تو ان کا ایک ہی مفعول ہوتا ہے، اس

صورت میں یہ افعال افعال قلوب بھی نہیں کھلاتے جیسے **وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الظِّيْنَ اعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّيْءَتِ** (تم نے یقیناً جان لیا ان لوگوں کو جنہوں نے سنپر کے دن میں زیادتی کی) علیم
 بمعنی عرف۔

افعال مقابہ

افعال مقابہ: وہ افعال ہیں جو خبر کے قریب ہونے کو بتاتے ہیں، افعال مقابہ

چار ہیں (۱) عَسْنی (۲) كَادَ (۳) أَوْشَكَ (۴) سَكَرَ، سَكَانَ کی طرح انکے فعل کو انکا
 اسم اور خبر کو خبر کہتے ہیں اور انکی خر فعل مضارع ہوتی ہے، چاروں کے استعمال کی صورت یہ ہے..

عَسْنی : امید کے معنی دیتا ہے اور انکی خبر کے ساتھ آن آتا ہے جیسے **عَسْنی اللَّهُ آنَّ يَعْفُو عَنْهُمْ** (امید ہیکہ اللہ انہیں معاف کر دے) اس کی خبر پڑ کبھی کبھی آن نہیں بھی آتا
 جیسے عَسْنی رَجُلٌ يَلْعُغُ الْحَدِيثَ عَنِ فَيَقُولُ (۹۶) (قریب ہے کہ ایک آدمی کو میری
 حدیث پہنچ تو وہ کہے) عَسْنی کا ماضی کے علاوہ کوئی صیغہ نہیں آتا۔

كَادَ : خبر کے قریب ہونے کو بتاتا ہے اور انکی خبر کے ساتھ اکثر آن نہیں آتا ہے

جیسے **كَادَ يُقْتَلُهُ الْعَطَشُ** (۷۶) (قریب تھا کہ پیاس اسے مارڈا تی) کاد کی خبر پڑ کبھی کبھی آن

آجاتا ہے جیسے کاد قلیٰ اُنْ يَطِيرَ (۹۸) (قریب تھا کہ میرا دل اڑ جاتا) کاد کے ماضی کے سوا دوسرے صینے بھی بنتے ہیں جیسے **يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ** (قریب ہیکہ بجلی انگی آنکھوں کو اچک لے) **كَادُوا يَقْتُلُونَنِي** (قریب تھا کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیتے)۔

أَوْشَكَ : خبر کے قریب ہونے کو بتاتا ہے اور اس کی خبر کے ساتھ اکثر آن آتا ہے، اس کے ماضی کے سوا دوسرے صینے بھی بنتے ہیں جیسے أَوْشَكَ اللَّهُ أَنْ يَعْمَمَهُمْ بِعِقَابٍ (۹۹) (قریب ہے کہ اللہ سب کو اپنے عذاب میں گھیر لے) اور کبھی کبھی اس کی خبر کے ساتھ آن نہیں آتا جیسے **يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبَعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ** (۱۰۰) (قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی تخت پر بیٹھ کر کہے)۔

كَرَبَ : یہ بھی خبر کے قریب ہونے کو بتاتا ہے اور اس کی خبر کے ساتھ اکثر آن نہیں آتا ہے جیسے **كَرَبَ الْقَلْبُ يَذُوبُ** (زندگی کے دل پکھل جائے) کبھی کبھی آن کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے جیسے **كَرَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ** (۱۰۱) (قریب ہے کہ سورج طلوع ہو جائے)۔

فَانْدَهُ : طَفِيقَ جَعَلَ آخَذَ، يَتَنَوُّلُ بھی افعال مقاربہ کہلاتے ہیں اور شروع فی الخبر کامنی دیتے ہیں، انکی خربھی فعل مضارع ہوتی ہے مگر خبر پر ان لانا منع ہے جیسے **طَفِيقًا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ** (وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے لپیٹنے لگے) **جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ رَأْسَهُ** (۱۰۲) (آپ ﷺ ان کا سر سہلانے لگے) فَآخَذَ يَا كُلُّ (آپ کھانے لگے)۔

فعل تعجب

فعل تعجب : وہ فعل ہے جس سے تعجب کا اظہار کیا جائے، عربی میں دو صینے خاص

تعجب کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) مَا أَفْعَلَ : اس میں ما بمعنی اُٹی شئی ہے اور اس فعل کا فاعل اسمیں چھپی ہوئی ضمیر ہوتی ہے اور جس پر تعجب کیا جائے وہ اس کا مفعول ہے، مفعول بے کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے جیسے مَا أَحْسَنَ رَزْعَ ظَهِيرٍ (۱۰۲) (کس چیز نے ظہیر کی کھتی کو اچھا بنایا) اور کبھی اسم ضمیر مفعول بہ نہتا ہے جیسے قُتْلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (انسان بر باد ہو کس چیز نے اس کو ناشکرا بنایا ہے)۔

(۲) أَفْعِلَ يَهِ : یہ امر کی صورت میں فعل ماضی ہے، چونکہ امر حاضر کا فاعل اسم ظاہر غائب نہیں ہوتا اس لئے باعزمیادہ کرتے ہیں جیسے أَبْصِرْ يَهِ وَأَسْمَعْ (اللَّهُ كَنَدِ يَكْنِي وَالا اور سننے والا ہے)۔

فائدہ: عربی میں تعجب کے لئے اور بھی الفاظ و طریقے ہیں (۱) کیف: جیسے کیف تَكُفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَاحْيَاكُمْ (تم اللہ کا انکار کیسے کر سکتے ہو جب کہ اللہ نے تم کو زندہ کیا جب تم مر چکے تھے) (۲) سُبْحَانَ اللَّهِ : جیسے سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ (۱۰۲) (سبحان اللہ مؤمن ناپاک نہیں ہوتا) (۳) وَلِلَّهِ ذَرْ : جیسے وَلِلَّهِ ذَرْ اِنِّي حَسْتَمَةَ أَئِ امْرِئٌ كَانَ (۱۰۵) (ابن حستمہ (حضرت عمر) کی خوبی اللہ کے لئے ہے کیا ہی خوب آدمی تھے) (۴) مَاشَاءَ اللَّهُ : جیسے وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْكَ مَاشَاءَ اللَّهُ (جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو یوں کیوں نہیں کہا ماشاء اللہ) (جو اللہ نے چاہا وہ ہو گیا)۔

اعمال مدح و ذم

فعل مدح و ذم: وہ فعل ہیں جو تعریف یا برائی کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، یہ دو فعل ہیں (۱) نِعَمْ : مدح کے لئے (۲) بِشَّـسْ : برائی کے لئے، یہ دونوں فعل جامد ہیں۔

قاعدہ: ان افعال کو دو اسموں کی ضرورت ہوتی ہے (۱) فاعل کی، جو عام طور پر معرف بالام یا معرف بالام کی طرف مضاف ہوتا ہے (۲) وہ اسم جس کی تعریف یا برائی کی جائے اس اسم کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں جو جملہ میں کبھی مذکور ہوتا ہے جیسے بُشَّ الْخَطِيبُ أَنْتَ (۱۰۶) (برا خطیب ہے تو) اور اکثر مقدر ہوتا ہے جیسے ...

نعم کی مثال: إِنَّ اللَّهَ مَوْلَانَا كُمْ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ (بیشک اللہ تمہارا دوست ہے اور اللہ بہت اچھا دوست اور بہت اچھا مددگار ہے) اس میں المولی اور النصیر نعم کا فاعل ہے اور نعم میں پوشیدہ خمیر ہو مخصوص بالمدح ہے جو اللہ کی طرف راجح ہے۔

بُشَّ کی مثال: وَإِنْ يَسْتَغْيِثُوا يُغَاثُوا بِمَا إِكْالُهُمْ يَشُوئُ الْوُجُوهُ بُشَ الشَّرَابُ (اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انہیں ایسا پانی دیا جائیگا جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا چہروں کو جلا دیگا وہ بہت برا پانی ہو گا) اس مثال میں الشراب بُش کا فاعل اور ما مخصوص بالذم ہے۔

☆ کبھی کبھی ما اسم موصول صد کے ساتھ مذکور کر نعم یا بُش کا فاعل بنتا ہے جیسے بُشَسَماً يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ (بری ہے وہ چیز جس کا حکم تمہیں تمہارا خمیر دیتا ہے) اسی میں ما يَأْمُرُكُمْ فاعل اور مخصوص بالذم ”پھر“ کو معبد بنانا، ہے۔

فائدہ: نِعَمًا ہی: آئی نِعَم شَیْءٌ ہی (کیا ہی اچھی چیز ہے یہ) اس مثال میں مابینی شیئی فاعل ہے، ہی خمیر مخصوص بالمدح ہے جو انْ تُبُدُّ وَ الصَّدَقَاتِ میں مقدر ابداء صدقات کی طرف راجح ہے۔

فائدہ: عربی میں ان افعال کے علاوہ حَبَّداً مدح کے لئے اور سَاءَ ذم کے لئے استعمال ہوتا ہے، حَبَّداً میں ذَّا حَبَّ فعل کا فاعل ہے اور اس کے بعد مخصوص بالمدح ہوتا ہے جیسے یا حَبَّدَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ (۷۰) (محمد ﷺ بہت اپنے پڑوئی ہیں) اور سَاءَ کا مخصوص

بالذم کثر مخدوف ہوتا ہے اس کے ساتھ صرف اس کا فاعل ہوتا ہے جیسے سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (براہے وہ فیصلہ جو وہ کرتے ہو)، اور بھی مُسِيرٌ تَبَيَّنَ مُلْكُر سَاءَ کا فاعل بنے ہیں جیسے وَسَاءَ ثُمُرٌ تَفَقَّا (اور جہنم بہت بری جگہ ہے آرام گاہ ہونے کے اعتبار سے) اس میں وَسَاءَ ثُمُرٌ مسیر مسیر اور مُرْتَفَقَأ تَبَيَّنَ کر سَاءَ ثُمُرٌ کا فاعل بنے ہیں اور جہنم مخصوص بالذم ہے۔

حرف کا بیان

حروف کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروف عاملہ (۲) حروف غیر عاملہ۔

حروف عاملہ: وہ حروف ہیں جنکا اثر اپنے مدخل میں ظاہر ہو جیسے فِي السَّمَاءِ فی نے اپنے مدخل السماء کو زیر دیا ہے۔

حروف غیر عاملہ: وہ حروف جنکا اثر اپنے مدخل میں ظاہرنہ ہو جیسے كَلَّا سَيَعْلَمُونَ (ہرگز نہیں عنقریب وہ لوگ جان لیں گے) اس میں کَلَّا نے اپنے مدخل پر کچھ اثر نہیں کیا۔

حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروف عاملہ فی الاسم (۲) حروف عاملہ فی الفعل۔

حروف عاملہ فی الاسم چھ طرح کے ہیں: (۱) حروف مشبه با فعل (۲) مالا مشابہ بلیس (۳) لائے جنس (۴) حروف استثناء، ان سب کا بیان ہو چکا (۵) حروف جارہ (۶) حروف ندا۔

(۵) حروف جارہ: وہ حروف جو اسم پر داخل ہو کر اس کو زیر دیتے ہیں، حروف جارہ

ستره کے ایں جو اس شعر میں جمع کئے گئے ہیں۔

بَا وَتَا وَ كَافِ وَلَامِ وَ وَا وَ وَمُنْدُ وَمُدْ خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِي عَنْ عَلَى حَتَّى إِلَى

ان میں سے ہر حرف کے کئی کئی معنی ہیں جو بڑی کتابوں میں ذکر کئے گئے ہیں،

یہاں صرف چند ایک معنی ذکر کئے جاتے ہیں۔

با : سبب کے معنی دیتا ہے جیسے سَلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ (تم پر سلام ہو بسبب اس کے کہ تم نے صبر کیا) اور اکثر زائد بھی ہوتا ہے جیسے وَاللَّهُ عَلَيْمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ (اور اللہ جانے والا ہے ان کا مous کو جو وہ کرتے ہیں) اور کبھی فعل لازم کو باء کے ذریعہ متعدد بنایا جاتا ہے اس باء کو ”باء تعلیہ“ کہا جاتا ہے جیسے ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ (اللہ نے انکی آنکھوں کی روشنی ختم کر دی)۔

تا : قسم کے معنی دیتا ہے جیسے وَتَاللَّهِ لَا إِكِيدَنْ أَصْنَامَكُمْ (اور اللہ کی قسم! میں تمہارے بتوں کی درگت بناؤں گا)۔

کاف : تشییہ (جیسا) کے معنی دیتا ہے جیسے لَيْسَ الذَّكْرُ كَالْأُشْنَى (لڑکا لڑکی کے جیسا نہیں ہے)۔

لام : (کی، کے لئے) کے معنی میں جیسے الْمُلْكُ يَوْمَئِذِ اللَّهِ (اس دن باادشاہست اللہ کی ہوگی)۔

واو : قسم کے لئے آتا ہے جیسے فَوَرَّبَكَ لَنْسَالَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (پس قسم ہے آپکے رب کی، ہم ضرور ان سب سے سوال کریں گے)۔

مُدْ، مُنْدُ : مِنْ (سے) کے معنی میں جیسے مَا صَلَيْتَ مُدْ أَرْبَعِينَ سَنَةً (۱۰۸) (آپ نے چالیس سال سے نماز ہی نہیں پڑھی) اَتَّعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْدُ ثَلَثٍ لَيَالٍ (۱۰۹) (جاننتے ہو کہ تم تین دن سے کس سے بات کر رہے ہو؟) یہ دونوں اکثر فعل پر بھی داخل ہوتے ہیں جیسے مَا شَبَعَ آلُ مُحَمَّدٍ مُدْ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثَلَثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا (۱۱۰) (محمد ﷺ کے گھر والوں نے مدینہ آجائے کے بعد سے تین دن لگاتار پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا) مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ مُنْدُ أَسْلَمْتُ (۱۱۱) (آپ ﷺ نے مجھے کوئی روک ٹوک نہیں کی جب سے

میں مسلمان ہوا ہوں)۔

خَلَا : إِلَّا حُرْفُ اسْتِنَاءِ كَمَعْنَىٰ مِنْ جِبِيْسِ رَوَى لَهُ أَصْحَابُ السُّنْنِ خَلَا

الترمذی (امام ترمذی کے ساتھ اصحاب سنن نے اس روایت کی روایت لی ہے)۔

رُبَّ : (بہت سے) کے معنی میں جیسے رُبَّ مُبِلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ (۱۲) (بہت سے

ایسے لوگ جن تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں)۔

حَاشَا : إِلَّا حُرْفُ اسْتِنَاءِ كَمَعْنَىٰ جِبِيْسِ صَلَاةً فِي مَسْجِدٍ هَذَا أَفْضَلُ

مِنَ الْفِ صَلْوَةٍ فِيمَا سِوَاهُ حَاشَا الْبَيْتُ الْحَرَامُ (۱۳) (میری اس مسجد میں ایک نماز دوسرا

مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے)۔

مِنْ : (سے) کے معنی میں جیسے اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً (آسمان سے پانی آتا را) اور

کبھی (میں سے کچھ یعنی بعض) کے معنی دیتا ہے جیسے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ (ایمان والوں میں

سے کچھ لوگ ہیں) اس کو ”من تبعیضی“ کہتے ہیں۔

عَدَا : إِلَّا حُرْفُ اسْتِنَاءِ كَمَعْنَىٰ جِبِيْسِ حَفِظُثُ كُلَّ شَيْءٍ أَوْصَانِيْ رَسُولُ

اللهِ عَلَيْهِ عَدَا الْخَيْطِ الْأَبْيَضِ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ (۱۴) (میں نے وہ تمام چیزیں یاد کر لیں

جس کی تاکید آپ ﷺ نے مجھے فرمائی سوائے الْخَيْطِ الْأَبْيَضِ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ کے)۔

فِي : (میں) کے معنی میں جیسے فِي قُلُوبِهِمْ مَرْضٌ (انکے دلوں میں روگ ہے)۔

عَنْ : (کے بارے میں، سے) کے معنی میں جیسے يَسْتَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلَةِ (وہ آپ

سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں) وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (تم برائی سے روکتے ہو)۔

عَلَى : (پر، اوپر) کے معنی میں جیسے وَرَفَعَ أَبَوِيهِ عَلَى الْعَرْشِ (یوسف نے اپنے

والدین کو تخت پر یافت کے اوپر بٹھایا)۔

حَتَّىٰ: (تک) کے معنی میں جیسے **هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعَ الْفَجْرِ** (شب قدر فجر کے طلوع تک رہتی ہے)۔

إِلَى: (تک، کی طرف) کے معنی میں جیسے **أَتَمُوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيلِ** (روزوں کو پورا کروات تک) **فَقِرُّوا إِلَى اللَّهِ** (اللہ کی طرف بھاگو)۔

فَإِنَّهُ: ایک ہی فعل الگ الگ حرفا جارکی وجہ سے الگ الگ معنی دیتا ہے جیسے الْرَّغْبَةُ مصدرِ فِي کے ساتھ خواہش کرنے کے معنی دیتا ہے اُسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ (۱۵) (میں جہاد کی خواہش میں مسلمان ہوا) اور عَنْ کے ساتھ منہ موڑنے اور خواہش نہ کرنے کے معنی دیتا ہے جیسے **وَمَنْ يُرْغَبُ عَنْ مَلَكَةِ إِبْرَاهِيمَ** (کون منہ موڑ سکتا ہے ابراہیم کے دین سے) اس صورت میں حرفا کو فعل کا صلہ کہتے ہیں۔

(۵) حروف ندا: حروف ندا پانچ ہیں۔

يَا: جیسے **يَا مُوسَىٰ إِنَّى أَصْطَفَيْتُكَ** (اے موسی! ہم نے آپ کو چنان ہے)۔

أَيَا: جیسے **أَيَا مَلَائِكَتِي** (۱۶) (اے میرے فرشتو!)۔

هَيَا: جیسے **هَيَا مَعْشَرَ بَنِي لُوَىٰ هَلْمَ** (۱۷) (اے خاندان لوی بن کعب! آؤ)۔

أَيُّ: جیسے **أَيُّ بُنَىٰ سَلِ اللَّهُ الْجَنَّةَ** (۱۸) (اے میرے بیٹے! اللہ سے جنت کا سوال کر)۔

أً: جیسے **أُمَّحَمَّدٌ يَا خَيْرٌ ضِنْئٌ كَرِيمَةٍ** (۱۹) (اے محمد! اے شریف ماں کے بہترین بیٹے!)۔

حروف عاملہ فی افعل دو ہیں: (۱) حروف ناصہ (۲) حروف جاز مہ، ان کا بیان بھی ہو چکا۔

حروف غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو اپنے مدخل میں عمل نہیں کرتے، ایسے حروف

بہت سارے ہیں (۱) حروف عطف (۲) حروف استفہام (۳) حروف جواب (۴) حروف

مصدریہ (۵) حروف فی (۶) حروف شرط (۷) حروف تنیبہ (۸) حروف تخصیض (۹) حروف ردع (۱۰) حروف توقع (۱۱) حروف تفصیل (۱۲) حروف تفسیر۔

(۱) **حروف عطف:** حروف عطف آٹھ ہیں۔

و : (اور) جیسے رَبُّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (موی اور ہارون کا رب)۔

أو : (یا) جیسے فَفِدَيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ (福德 یہ روزے سے یا صدقہ سے یا قربانی سے)۔

ف : (پس) جیسے وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَيْتُكُمْ (تم معدوم تھے پس تم کو زندگی بخشی)۔

ثُمَّ : (پھر) جیسے ثُمَّ يُبَشِّرُكُمْ نَّمَّ يُحِسِّنُكُمْ (پھر تم کو موت دیا گا پھر تم کو واپس زندہ کریگا)۔

بَلْ : (بلکہ) جیسے وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْياءٌ (اللہ

کے راستے میں شہید ہونے والوں کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں)۔

أَمْ : (یا) جیسے قُلْ أَتَقُمْ أَعْلَمُ أَمَّ اللَّهُ (آپ کہئے کہ تم زیادہ جانے والے ہو یا اللہ؟)۔

لِكِنْ : (لیکن) جیسے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلِكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ (محمد ﷺ میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں)۔

حَتَّىٰ : (یہاں تک کہ) جیسے ثُمَّ نَامَ حَتَّىٰ نَفَخَ (۲۰) (پھر آپ ﷺ سو کے یہاں تک خراٹے لینے لگے)۔

(۲) **حروف استفهام:** چار ہیں۔

مَنْ : (کون) مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ (کون ہے وہ جو اللہ کے یہاں اسکی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟)۔

مَا : (کیا) وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَأْمُوسِي (اے موی! وہ تیر سے سیدھے ہاتھ

میں کیا ہے؟)۔

أ : (کیا) أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ (کیا تم یقین رکھتے ہو کہ صالح اللہ کے رسول ہیں؟)۔

هُل : (کیا) هُلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ (کیا بتہاری پکار سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو؟)۔

(۳) حروف جواب: سوال کا جواب دینے کے لئے پانچ حروف استعمال ہوتے ہیں۔

نَعَمْ : (ہاں) جیسے قَالُوا نَعَمْ (انہوں نے کہا ہاں)۔

بَلِّي : (کیوں نہیں) جیسے أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلِّي (کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں)۔

أَجَلُ : (ہاں) جیسے أَجَلُ إِنَّهُ أَخْطَأَ الْسُّنَّةَ (۱۲۱) (ہاں وہ سنت سے چوک گئے)۔

إِنِّي : (ہاں) جیسے أَحَقُّ هُوَ قُلُّ إِنِّي وَرَبِّي (کیا یقین ہے؟ آپ کہنے ہاں میرے رب قسم)۔

جَبَرِير : (ہاں) جیسے قَالَتْ أَرَاكَ هَارِبًا لِلْجَوْرِ قُلْتُ جَبَرِير (اس نے کہا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تو ظلم کی وجہ سے بھاگ رہا ہے میں نے کہا ہاں!)۔

(۴) حروف مصدریہ: وہ حروف جو فعل پر داخل ہو کر فعل کو مصدر کے معنی میں کرتے ہیں۔

ایسے تین حروف ہیں مَا ، اَنْ ، لَوْ ۔

مَا : جیسے آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ (ایمان لا و جیسے لوگ ایمان لائے) ای آمِنُوا کَأَيْمَانِ النَّاسِ (ایمان لا و لوگوں کے ایمان لانے کی طرح)۔

أَنْ : اگر مضارع کے علاوہ پر داخل ہو تو غیر عالمہ ہے جیسے وَعَهَدْنَا إِلَى إِنْرَاهِيمَ

وَاسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَ أَيْتَى (اور ہم نے عہد لیا ابراہیم و اسماعیل سے کہ وہ میرے گھر کو پاک رکھیں گے) یعنی گھر کو پاک رکھنے کا عہد لیا۔

لُو: جیسے وَدَّتْ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضْلُونَكُمْ (اہل کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کہ تم کو گم راہ کر دے یعنی تمہیں گمراہ کرنا چاہتی ہے) ائمہ وَدَّتْ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِصْلَالَكُمْ۔

(۵) حروف فتحی: پانچ ہیں: (۱) لَنْ (۲) لَمْ (۳) لَامْ جحد (۴) مَا (۵) لَا۔ یہ تمام حروف اپنے مدخول پر عمل کرتے ہیں اسلئے یہ حروف عالمہ ہیں (جن کا بیان گذر چکا) لیکن ان میں سے ما اور لَا کبھی صرف فتحی کے معنی دیتے ہیں عمل نہیں کرتے۔

مَا : جب فعل پر داخل ہو تو صرف فتحی کے معنی دیتا ہے جیسے وَمَارَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ (جب آپ نے کنکریاں پھینکی تو وہ آپ نے نہیں پھینکی) اسی طرح جب إِلَّا کے ساتھ آئے تو بھی ما عمل نہیں کرتا جیسے مَا مُحَمَّدٌ الْأَرَسُولُ۔

لَا : بھی جب فعل پر داخل ہو یا لا تہا ہو تو صرف فتحی کے معنی دیتا ہے جیسے وَلَا يَنْفَعُهُمْ (وہ انہیں فائدہ نہیں پہنچاتا ہے) لَا إِلَى هُولَاءِ وَلَا إِلَى هُولَاءِ (نه ان لوگوں کی طرف اور نہ ان لوگوں کی طرف)۔

فائدہ : ان بھی اگر إِلَّا کے ساتھ استعمال ہو تو فتحی کے معنی دیتا ہے جیسے إِن الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ (نہیں ہیں کافر مگر دھوکہ میں)۔

(۶) حروف شرط: وہ حروف جو شرط کے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتے، تین ہیں، إِذَا، كَيْفَ، لُو۔

إِذَا: جیسے وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُواوْلَى مُسْتَكْبِرًا (جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی

جاتی ہیں تو تکمیر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے)۔

کیف : جیسے **يُنْفَعُ كَيْفِ يَشَاءُ** (خرج کرتا ہے جیسے چاہتا ہے)۔

لُو : جیسے **لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ حُطَّامًا** (ہم چاہتے تو اسے چورا بنا دیتے) اسی طرح

لَوْلَا بَحْثٌ شَرْطٌ كَمْ لَعْنَةٌ کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے **لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُسْلِمِينَ** (تم نہ ہوتے تو ہم مسلمان ہوتے)۔

(۷) **حروف تثنیہ:** کسی ضروری بات پر متنبہ کرنے کے لئے یا کسی کو اپنی طرف متوجہ

کرنے کیلئے تین حروف استعمال ہوتے ہیں آلا، آما، ہا۔

آلا : جیسے **آلَ إِنْهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ** (خبردار ہو جاؤ یہی لوگ بے وقوف ہیں)۔

اما : جیسے **أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلْوَةٍ مَا انتَظَرُ تُمُواهَا** (سنو! تم نماز میں ہی ہو

جب تک کہ نماز کے انتظار میں ہو)۔

ہا : جیسے **هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ** (ہا وہ میں ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ!)۔

(۸) **حروف تخصیض:** کسی کام پر ابھارنے کے لئے چار حروف استعمال ہوتے ہیں۔

آلا: جیسے **قَالَ لِقَوْمِهِ آلَ تَسْقُونَ** (اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم نہیں ڈرتے؟)۔

آما : جیسے **آلَ تَتَبَغِنِي** (تونے میری اتباع کیوں نہ کی؟)۔

ھلا : جیسے **ھلَّا إِنْفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا** (تم نے اسکے چڑی سے فائدہ کیوں

نہیں اٹھایا؟)۔

لَوْلَا : جیسے **لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بَارْبَعَةٌ شُهَدَاءُ** (وہ اس پر چار گواہ کیوں نہیں لائے؟)۔

(۹) **حروف ردع:** کسی کو جھٹکنے یا سختی سے منع کرنے کے لئے ایک حرف استعمال

ہوتا ہے۔ **ڪَلَّا :** (ہرگز نہیں) جیسے **قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمَذَرْ كُنُونَ قَالَ كَلَّا إِنَّ**

مَعْنَى رَبُّى سَيِّدِهِ بُنْ (موئی کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم کپڑے گئے تو موئی نے کہا ہرگز نہیں، میرے ساتھ میر ارب ہے وہی مجھے راستہ دکھائے گا)۔

(۱۰) حرف توقع: امید کیلئے ایک حرف قد استعمال ہوتا ہے، قد چار معنی دیتا ہے۔

قد : اگر مضارع پر داخل ہو تو دو معنی دیتا ہے۔

یقین کے معنی : جیسے قد نَرَى تَقْلُبَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ (یقیناً ہم دیکھ رہے ہیں آپ کا بار بار آسمان کی طرف تکنا) کبھی امید کے معنی دیتا ہے جیسے قد آنَجُحُ (امید کہ میں کامیاب ہو جاؤں)۔

تقلیل : (کبھی کبھی) کے معنی میں جیسے إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَ عِشْرِينَ (کبھی کبھی مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے)۔

قد : اگر ماضی پر داخل ہو تو بھی دو معنی دیتا ہے۔

ماضی قریب کا معنی : جیسے تُلُكَ أَمَّةٌ قَدْ خَلَتْ (وہ ایک امت ہے جو گذر چکی ہے)۔

یقین کے معنی : جیسے قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ (یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلی نشانیاں آچکیں)۔

(۱۱) حروف تفصیل : مبہم و محمل بات کی تفصیل کرنے کے لئے دو حروف استعمال ہوتے ہیں آمَا، اِمَّا، اور یہ جملہ میں مکرر ہوتے ہیں۔

آمَا : جیسے فَمِنْهُمْ شَقِّيٌّ وَ سَعِيدٌ (ان میں کچھ بد قسمت ہوں گے اور کچھ خوش قسمت) آگے آمَا کے ذریعہ اس کی تفصیل ہے فَإِمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ... وَ إِمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ (پس جو بد قسمت ہوں گے وہ جہنم میں ہوں گے اور جو خوش قسمت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے)۔

امماً كُبْحِيَ كَبْحِي شروع کلام میں ایسے ہی آ جاتا ہے جیسے امماً بَعْدُ۔

امماً : جیسے فَشَّلُوا الْوَثَاقَ (کڑائی کے بعد قیدیوں کو باندھ دو) اب آگے کیا کرنا ہے اس کی تفصیل امما کے ذریعہ ہے فَإِمَّا مَنًا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً (پس بعد میں یا تو احسان کر کے چھوڑ دینا ہے یا فدیہ لیکر رہا کرنا ہے)۔

امماً کبھی تغیر (دو چیزوں میں سے ایک اختیار کرنے) کے معنی دیتا ہے جیسے قَالُوا يُمُوسِي إِمَّا أَنْ تُلْقِي وَإِمَّا أَنْ نُكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى (اے موسیٰ! یا تو آپ پہلے لامھی ڈالنے یا ہم پہلے لامھی ڈالتے ہیں)۔

(۱۲) **تُنِين**: (دوزبر، دوزیر اور دوپیش) تین طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) **تُنِين تغیر**: جو کسی اسم پر تغیر ہونے کی وجہ سے آتی ہے جیسے لِكُلْ نَبِيٌّ عَدُوٌ (ہر نبی کا دشمن ہوتا ہے)۔

(۲) **تُنِين تملک**: جو کسی اسم پر اسکے منصرف ہونے کی وجہ سے آتی ہے جیسے نُوحٌ وَلُوطٌ۔

(۳) **تُنِين عوض**: جو کسی اسم پر کسی اسم یا جملہ کے بد لے میں آتی ہے جیسے تِلْكَ الرُّسُلُ

فَضَّلَنَا بِعَصَمِهِمْ عَلَى بَعْضِهِمْ ، يَوْمَئِذٍ اى يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذَا۔

(۱۳) **حرف تفسیر**: وہ حروف جو ماقبل جملے کی تفسیر کرتے ہیں دو ہیں: آئی ، آن۔

آئی : (یعنی) جیسے فَاشَارَتْ بِرَأْسِهَا آئی نَعَمْ (۱۲۶) (انہوں نے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں)۔

آن : جیسے وَآخِرُ دُعَوانَا آنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (ہماری آخری پکاری یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو جہانوں کا پانہہار ہے)۔

جملے اور اسکی اقسام اور جملوں کی ترکیب

الگ الگ اعتبار سے جملے کی بہت ساری فوسمیں ہیں جن میں سے بعض ہم پڑھ چکے ہیں، یہاں ان جملوں کی تعریف، قرآن مجید سے انکی مثالیں اور ان مثالوں کی ترکیب ذکر کی جاتی ہے۔
جملے کی اولاً اور حقیقتی دو ہی فوسمیں ہیں: (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ، پھر معنی کے اعتبار سے یہی دو جملے کبھی جملہ خبر یہ بنتے ہیں اور کبھی جملہ انشائیہ، پھر انہی جملوں کو الگ الگ اعتبار سے الگ الگ نام دیا جاتا ہے۔

(۱) جملہ متناہی: وہ جملہ جس سے بات شروع ہو، جملہ متناہی نہ کی دو فوسمیں ہیں: (۱) جملہ متناہی ابتدائیہ (۲) جملہ متناہی منقطع۔

(۱) جملہ متناہی ابتدائیہ: وہ جملہ ہے جس سے کلام کی شروعات ہو۔
جملہ اسمیہ متناہی ابتدائیہ کی مثال: قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتَبَعُهَا أَذْى (بھلی بات اور درگذر بہتر ہے اس صدقہ سے جس کے پیچھے تکلیف ہو)۔
ترکیب: قَوْلٌ مَعْرُوفٌ : موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، وَ : حرف عطف، مَغْفِرَةٌ : معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدرا، خَيْرٌ : شبه فعل، مِنْ : حرف جار، صَدَقَةٍ : موصوف، يَتَبَعُ : فعل، هَا: ضمیر يَتَبَعُ کا مفعول اور آذی: يَتَبَعُ فعل کافاً فعل، يَتَبَعُ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر صفت بنا صدقہ: موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا مِنْ: حرف جار کا، حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا خَيْرٌ: شبه فعل کا، شبه فعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ متناہی ابتدائیہ ہوا۔

جملہ فعلیہ متناہی ابتدائیہ کی مثال: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ اللَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاصِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغُو مُغَرِّضُونَ (یقیناً کامیاب ہو گئے ایمان والے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں اور جو بیکار کاموں سے منہ موڑنے والے ہیں)۔

ترکیب: قَدْ أَفْلَحَ فُعْلَ، الْمُؤْمِنُونَ: موصوف، الَّذِينَ: اسم موصول، هُمْ: مبتدأ، فِي: حرف جر، صَلَاتِهِمْ مضارف ومضاف اليه مل کرنے والی فی: حرف جر کا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا خَاسِعُونَ: شبه فعل کا، خَاسِعُونَ: شبه فعل اپنے متعلق سے مل کر ہُمْ: مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر صله ہوا الَّذِينَ: اسم موصول کا، اسم موصول اپنے صله سے مل کر معطوف عليه، و: حرف عطف، الَّذِينَ: اسم موصول، هُمْ: مبتدأ، عَنْ: حرف جر، الْلَّغُو: مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مُعْرِضُونَ: شبه فعل کا، شبه فعل اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوا هُمْ: مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر صله ہوا الَّذِينَ: اسم موصول کا، اسم موصول اپنے صله سے مل کر معطوف، معطوف عليه اپنے معطوف سے مل کر صفت ہوئی الْمُؤْمِنُونَ: موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل بنا قَدْ أَفْلَحَ فُعْلَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ مسانده ابتدائیہ ہوا۔

جملہ انشائیہ متناقہ ابتدائیہ کی مثال: يَا إِيَّاهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلَاةِ (اے ایمان والو! تم صبر و نماز کے ذریعہ (اللہ سے) مدد طلب کرو)۔

ترکیب: يَا: حرف ندا، الَّذِينَ: اسم موصول، آمَنُوا اپنی ضمیر جمع فاعل کے ساتھ صله، اسم موصول اپنے صله سے مل کر منادی، اسْتَعِينُوا: فعل امر، اس میں وا ضمیر جمع: اس کا فاعل، ب: حرف جر، الْصَّبْرِ: معطوف عليه، و: حرف عطف، الَّصَّلَاةِ: معطوف، معطوف عليه اپنے معطوف سے مل کر مجرور ب: حرف جر کا، حرف جر اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اسْتَعِينُوا: فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جواب ندا، حرف ندا اپنے منادی اور جواب ندا سے مل کر جملہ انشائیہ ابتدائیہ ہوا۔

(۲) **جملہ متناقہ منقطعہ:** وہ جملہ ہے جو درمیان کلام میں آئے لیکن ماقبل سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو بلکہ نیا جملہ ہو۔

جملہ اسمیہ متناقہ منقطعہ کی مثال: يَا إِيَّاهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (اے ایمان والو! تم صبر و نماز کے ذریعہ (اللہ سے) مد طلب کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)، اس مثال میں **إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ** درمیان کلام میں نیا جملہ اسمیہ ہے۔

تركيب: **إِنْ**: حرف مشبه با فعل، **الله**: اس کا اسم، **مَعَ**: مضاف، **الصَّابِرِينَ**: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل خبر ہوئی **إِنْ** حرف مشبه با فعل کی، حرف مشبه با فعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ متنا نفہ مقتطعہ ہوا۔

جملہ فعلیہ متنا نفہ مقتطعہ کی مثال: **وَنَزَّعْنَا مَاقِيٍّ صُدُورُهُمْ مِنْ غُلٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ الْأَنْهَارُ** (اور، تم زکال دینگے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے یعنی کینہ کو، بہتی ہو گئی ان کے نیچے نہریں) اس میں **تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ الْأَنْهَارُ** درمیان کلام میں جملہ متنا نفہ (نیا جملہ) فعلیہ ہے۔

تركيب: **وَمَتَّنَقَهُ، نَزَّعْنَا فَعْلَ بِاَفْاعِلٍ، مَا**: اسم موصول، **فِي**: حرف جر، **صُدُورُهُمْ**: مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا کائیں: شہب فعل مقدر کا، کائیں: شہب فعل مقدر اپنے متعلق سے مل کر صلہ ہوا مَا: اسم موصولہ کا، اسم موصول صلہ سے مل کر مبین، مِنْ: بیانیہ، **غُلٌ**: بیان، مُبِين اپنے بیان سے مل کر **نَزَّعْنَا**: فعل کامفعول، فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ متنا نفہ ہوا۔

تَجْرِي: فعل، مِنْ: حرف جر، **تَحْتِهِمْ**: مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے تَجْرِي فعل کے، **الْأَنْهَارُ: تَجْرِي فَعْلَ كِفَاعِلٍ، فَعْلَ اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ متنا نفہ ہوا۔**

(۲) **جملہ حالیہ:** کبھی کبھی پورا جملہ حال بتاتے ہے اس کو جملہ حالیہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ حال واقع ہو جیسے: **قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ** (کہا سکے ساتھی نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے) اس مثال میں **وَهُوَ يُحَاوِرُهُ** جملہ اسمیہ حال ہے۔

تركيب: **قَالَ**: فعل، **لَهُ**: جار مجرور مل کر قال کا متعلق، **صَاحِبُهُ**: مضاف و مضاف الیہ

کرزو الحال، وَ حالیه، هُوَ: مبتدا، يُحاورُ فعل بافعال، هُ ضمیر: اس کا مفعول، فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فعل قال فعل کا، قال فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جملہ فعلیہ حال بنے جیسے وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَ تَيْنِ تَدُودَانِ (اور پایا ان لوگوں کے علاوہ دعورتوں کو جو) (اپنی بکریاں) رو کے کھڑی تھیں)۔

ترتیب: وَجَدَ: فعل، اسمیں پوشیدہ ضمیر ہو اس کا فعل، مِنْ: حرف جر، دُونِهِمُ مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر وَجَدَ فعل کے متعلق، امْرَأَ تَيْنِ: ذوالحال، تَدُودَانِ: فعل بافعال، اس کا مفعول غنماً محذف ہے، تَدُودَانِ فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہنا وَجَدَ فعل کا، وَجَدَ فعل اپنے فاعل و مفعول و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۳) **جملہ تفسیریہ:** کبھی کبھی ایک جملہ اپنے ماقبل جملے کی تفسیر کرتا ہے تفسیر کرنے والے جملے کو مفسر یا تفسیر کہتے ہیں اور جس کی تفسیر کی جائے اس کو مفسر کہتے ہیں۔ جیسے وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعْ الْفُلْكَ بِأَغْيِنَنَا وَوَحِينَا (اور ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی یہ تو کشتی بنا ہماری نگرانی میں ہمارے حکم کے مطابق) اس مثال میں اِصْنَعْ الْفُلْكَ الخ اُوْحَيْنَا کی تفسیر ہے۔

ترتیب: وَمَتَّأْنَهُ، اُوْحَيْنَا: فعل بافعال، إِلَيْهِ: جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اُوْحَيْنَا فعل کے، اُوْحَيْنَا فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر مفسر، أَنْ: حرف تفسیر، اِصْنَعْ فعل امر بافعال، الْفُلْكَ مفعول، بِ: حرف جر، أَغْيِنَنَا: مضاف و مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَ: حرف عطف، وَحِينَا: مضاف و مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف و معطوف علیہ مل کر مجرور بہ حرف جر کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اِصْنَعْ فعل کے، اِصْنَعْ فعل اپنے فاعل و مفعول و متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ بن کر مفسر یا تفسیر، مفسر اپنے مفسر یا تفسیر سے مل کر جملہ فعلیہ تفسیر ہوا۔

(۴) جملہ شرطیہ: وہ جملہ ہے جو شرط و جزاء سے مل کر بنتا ہے، جملہ شرطیہ جملہ فعلیہ ہی ہوتا ہے جیسے انْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ فَانَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ (اگر حُمَن کا کوئی لڑکا ہوتا تو سب سے پہلے عبادت کرنے والا میں ہوتا)۔

ترکیب: ان: حرف شرط، کان: فعل تام، لِلرَّحْمَنِ: جار مجرور مل کر کان فعل کے متعلق، وَلَدٌ: کان فعل کا فاعل، کان فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شرط، ف: جزاً یہ، آنا: مبتدأ، أَوَّلُ الْعَابِدِينَ: مضاف و مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداً پنی خبر سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

(۵) جملہ معطوفہ: کبھی جملے کا عطف جملے پر ہوتا ہے اس کو جملہ عاطفہ کہتے ہیں جیسے لا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا (کسی ایسے آدمی کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہو) اس مثال میں کسی بُشیت کا عطف آمَنَتْ پر ہے۔

ترکیب: لَا يَنْفَعُ فعل، نَفْسًا: موصوف، إِيمَانُهَا: مضاف مضاف الیہ مل کر لا يَنْفَعُ فعل کا فاعل، لَمْ تَكُنْ فعل ناقص، اس میں پوشیدہ ہی کی ضمیر اس کا اسم، آمَنَتْ فعل بافعال، مِنْ قَبْلُ: جار مجرور مل کر آمَنَتْ فعل کے متعلق، آمَنَتْ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر معطوف علیہ، أَوْ: حرف عطف، كَسَبَتْ فعل بافعال، فِي: حرف جر، إِيمَانُهَا: مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق كَسَبَتْ فعل کے، خَيْرًا: كَسَبَتْ فعل کا مفعول، كَسَبَتْ فعل اپنے فاعل و مفعول و متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر بُنی لَمْ تَكُنْ فعل ناقص کی، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر صفت بُنی نَفْسًا موصوف کی، نَفْسًا موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول ہوا لَا يَنْفَعُ فعل کا، لَا يَنْفَعُ فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۶) جملہ استفہامیہ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا السُّمُّهُ

وَسَعَى فِي خَرَابِهَا (کون زیادہ خالم ہے اس آدمی سے جو روکتا ہے اللہ کی مسجدوں سے کہ ان میں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے اور جو مسجدوں کو ویران کرنے کی کوشش کرتا ہے)۔

ترکیب: وَمَسْتَأْنَهُ، مِنْ : حرف استفهام مبتداء، أَظْلَمُ : اسم تفضیل شبه فعل، مِنْ : حرف

جر، مِنْ : اسم موصول، مَنْعَ : فعل، مَسَاجِدُ اللَّهِ : مضارف ومضاف اليه مبدل منه، أَنْ : مصدرية، يُذْكَرُ فعل مجہول، فِيهَا : جار مجرور متعلق ہوئے يُذْكَرُ فعل مجہول کے، إِسْمُهُ : مضارف ومضاف اليه مبدل نائب فعل مجہول کا، يُذْكَرُ فعل مجہول اپنے نائب فعل متعلق سے مل کر بتاویل مصدرہ ہو کر بدل اشتھال ہوا، بدل و مبدل منه مل کر مفعول بنے مَنْعَ فعل کا، مَنْعَ فعل اپنے فعل و مفعول سے مل کر معطوف عليه، وَ حرف عطف، سَعَى : فعل بافعال، فِي : حرف جر، خَرَابِهَا : مضارف ومضاف اليه سے مل کر مجرور، جار و مجرور متعلق ہوئے سَعَى فعل کے، سَعَى فعل اپنے فعل و متعلق سے مل کر معطوف، معطوف و معطوف عليه مل کر صلة ہوئے مِنْ اسم موصول کے، اسم موصول اپنے صلة سے مل کر مجرور ہوا مِنْ حرف جر کا، جار مجرور متعلق ہوئے أَظْلَمُ شَبَهٌ فعل کے، أَظْلَمُ شَبَهٌ فعل اپنے متعلق سے مل کر خبر بنا مِنْ مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ استفهامیہ بنا۔

(۷) جملہ مفترضہ: کبھی کبھی ایک جملہ دو جملوں کے درمیان آتا ہے اس کا تعلق نہ

ما قبل سے ہوتا نہ ما بعد سے، اس جملہ کو جملہ مفترضہ کہتے ہیں جیسے قَالَ رَجُلًا مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ آنَعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا اذْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ (خوف خدار کھنے والے لوگوں میں سے دو آدمیوں نے کہا ”اللہ کی نعمت ہوان دنوں پر“، کہ تم ان پر دروازے سے داخل ہو جاؤ) اس مثال میں آنَعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا جملہ مفترضہ ہے۔

ترکیب: قَالَ : فعل، رَجُلًا : موصوف، مِنْ : حرف جر، الَّذِينَ : اسم موصول،

يَخَافُونَ : فعل بافعال صلة، اسم موصول اپنے صلة سے مل کر مجرور ہوا مِنْ حرف جر کا، جار مجرور مل کر

متعلق ہوئے کائناتِ شے فعل مذوف کے، کائناتِ شے فعل مذوف اپنے متعلق سے مل کر صفت بنا رجُلانِ موصوف کا، موصوف اپنی صفت سے مل کر قال فعل کافعل، اُدْخُلُوا فعل باعل، عَلَيْهِمْ : جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اُدْخُلُوا فعل کا، الباب: نظر ہے اُدْخُلُوا فعل کا، اُدْخُلُوا فعل اپنے فاعل و متعلق و نظر سے مل کر مقولہ (مفہول) بناقال فعل کا، قال فعل اپنے فاعل و مقولہ (مفہول) سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

انعَمْ فعل، اللَّهُ فاعل، عَلَيْهِمَا جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے انعَمْ فعل کے، انعَمْ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ دعا یہ ہوا۔

(۸) جملہ قسمیہ: کبھی کبھی پورا جملہ قسم وجواب قسم پر مشتمل ہوتا ہے اس کو جملہ قسمیہ کہتے ہیں جیسے وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَغَىْ خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْ بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْ بِالصَّابِرِ (قسم ہے زمانے کی! بیشک انسان گھائٹے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی اور صبر کی تلقین کرتے رہے)۔

ترتیب: وَ قسمیہ حرف جر، العصر مقدمہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اُفسِمُ فعل مذوف کے، اُفسِمُ فعل مذوف اپنے متعلق سے مل کر قسم، اِنْ حرف مشبه با فعل، الْإِنْسَانَ : اس کا اسم، اِلْ : تاکید کیلئے، فِی خُسْرٍ : جار مجرور مل کر کائناتِ شے فعل مقدر کے متعلق ہو کر اِنْ حرف مشبه بالفعل کی خبر، اِنْ حرف مشبه با فعل اپنے اسم و بدل کر جملہ اسمیہ ہو کر مستثنی منه، اِلَّا : حرف استثناء، الَّذِينَ اسم موصول، آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْ بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْ بِالصَّابِرِ چاروں جملہ فعلیہ اپنے فاعل و مفعول و متعلق سے مل کر معطوف و معطوف علیہ، معطوف و معطوف علیہ مل کر الَّذِينَ اسم موصول کا صلد، الَّذِينَ اسم موصول اپنے صلد سے مل کر مستثنی، مستثنی منه اپنے مستثنی سے مل کر جواب قسم، قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔

(۹) جملہ بیانیہ: کبھی کبھی ایک جملہ ماقبل جملے کی وضاحت کرتا ہے جیسے يَسْوُمُونُكُمْ

سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَائَكُمْ وَيَسْتَحِيُونَ نِسَائَكُمْ (دیتے تھے تم کو برا عذاب یعنی تمہارے لڑکوں کو ذبح کر دیتے تھے اور عورتوں زندہ چھوڑ دیتے تھے) اس مثال میں **يُذَبِّحُونَ أَبْنَائَكُمْ وَيَسْتَحِيُونَ نِسَائَكُمْ**: نے سُوءَ الْعَذَابِ کی وضاحت کی ہے۔

ترکیب: يَسُومُونَ: فعل، گُمْ ضمیر: مفعول بے، سُوءَ الْعَذَابِ: مضاف و مضاف الیل کر معطوف مُبین، **يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ**: فعل و فاعل و مفعول مل کر معطوف علیہ، و: حرف عطف، يَسْتَحِيُونَ نِسَاءَكُمْ فعل فاعل و مفعول مل کر معطوف، معطوف و معطوف علیل کر عطف بیان، معطوف مُبین اور عطف بیان مل کر يَسُومُونَ فعل کا مفعول مطلق، يَسُومُونَ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۱۰) **جملہ و صفتیہ:** کبھی کبھی پورا جملہ صفت بنتا ہے جیسے **رَبَّنَا أَخْرِجَنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا** (اے ہمارے رب! تو ہمیں نکال لے اس بستی سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں) اس مثال میں الظَّالِمِ أَهْلُهَا جملہ القریۃ کی صفت ہے۔

ترکیب: رَبَّنَا: مضاف و مضاف الیل کر منادی، حرف ندا محذوف، آخرِ رج: فعل امر با فعل، أَهْلُهَا: مضاف و مضاف الیل کر الظَّالِمِ کا فعل، الظَّالِمِ اپنے فعل سے مل کر صفت القریۃ موصوف کی، موصوف صفت مل کر مشار الیہ، اسماں اشارہ مشار الیل کر مجرور بنے میں حرف جر کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے آخرِ رج فعل امر کے، آخرِ رج فعل با فعل اپنے مفعول و متعلق سے مل کر جواب ندا، منادی جواب ندا سے مل کر جملہ انشائیہ دعا نئیہ ہوا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

تخریج الاحادیث التي وردت في هذا الجمع بتوفيق الله عزوجل

الرقم	تخریج الحديث	الظاهر الحديث	الرقم
٧٠٢١	اخرجه البخاري ^{رض} عن ابي هريرة عن النبي ﷺ	وعليها دلو	١
١٨-١٤٧	اخرجه مسلم ^{رض} عن جابر بن عبد الله	فناولوه دلوا	٢
٢٧-١١٨	اخرجه مسلم عن ابن عباس ^{رض}	شرب زمزم من دلو	٣
٣٣٤١	اخرجه مالك ^{رض} من قول ابن الزبير ^{رض}	ان الله هو الهاي	٤
١٤٦٧	اخرجه البخاري عن ام سلمة ام المؤمنين ^{رض}	انماهم بني	٥
١٥١١	اخرجه البخاري عن نافع ^{رض} عن ابن عمر ^{رض}	ليعطي عن بني	٦
٢٤١٠	اخرجه البخاري عن ابن مسعود ^{رض} عن النبي ﷺ	كلام كما محسن	٧
٦٧٤٤	اخرجه عبدالرازاق ^{رض} في مصنفه عن جابر بن عبد الله	يراهما كلتיהםا	٨
١٥٧٩	اخرجه البخاري عن عائشة ^{رض}	يدخل على كلتיהםا	٩
٣٢٦٥	اخرجه البخاري عن ابي هريرة ^{رض} عن النبي ﷺ	جزء من سبعين جزءا	١٠
١٠٥٠	اخرجه الطبراني ^{رض} في الكبير عن محمد بن اسحاق	نزل حموها	١١
١٣٦٩١	اخرجه عبدالرازاق عن ابن عباس ^{رض}	زنى فرك	١٢
٢٤٤	اخرجه البخاري عن ابي موسى الاشعري ^{رض}	السواك في فيه	١٣
٣١٩١١	اخرجه ابن ابي شيبة ^{رض} عن عبدالله ابن عمرو ^{رض}	ذوالقرنين نبي	١٤
٨٨٦	اخرجه البخاري عن ابن عمر ^{رض}	كساعمر احاله	١٥
١٦١	اخرجه البزار ^{رض} عن ابن عمر ^{رض} عن النبي ﷺ	ظهر بيت الله	١٦
٣٤٦	اخرجه الترمذى ^{رض} عن ابن عمر ^{رض} عن النبي ﷺ	فوق ظهر بيت الله	١٧
٣٥٥٥	اخرجه ابن ماجة ^{رض} عن سهل بن سعد الساعدي	ما احسن هذه البردة	١٨
٢٧١١	اخرجه البخاري عن مسور بن مخرمة ^{رض}	جاءت المؤمنات	١٩
١٩١١	اخرجه ابن ماجة عن مسروق ^{رض}	عائشة وام سلمة قالتا	٢٠
٩٠٥	اخرجه الطبراني ^{رض} في الدعاء عن ابي سعيد ^{رض} عن النبي ﷺ	هلال خير ورشد	٢١

٤٦-١٣٩	آخر جه مسلم عن عائشة	صار قيام الليل تطوعاً	٢٢
٢٦٣٠٧	آخر جه احمد عن عائشة	امسى المسجد راجا	٢٣
٦٣٠٨	آخر جه البزار عن انس	بات سعد نائماً	٢٤
١٨٢١-٧	آخر جه مسلم عن جابر بن سمرة عن النبي ﷺ	لا يزال الاسلام عزيزاً	٢٥
٣٩٠١	آخر جه البخارى عن عائشة عن سعد بن معاذ	ليس احد احب الى	٢٦
٢٠٠٦-٤٧	آخر جه مسلم عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ	مادام الغستان رطبين	٢٧
٧٢٢٣-٧٥	آخر جه مسلم عن ابن مسعود عن النبي ﷺ	اصبحناواصيبح ، امسيناالخ	٢٨
٦٨٠	آخر جه البخارى عن انس	كان وجهه ورقة مصحف	٢٩
٢٨٦٤	آخر جه البخارى عن براء بن عازب	لكن رسول الله لم يفر	٣٠
٢٣١٢	اخبار مكة للفاكهي عن ابن عمر	ليت اباقيس ذهب	٣١
١١٢٠	آخر جه البخارى عن ابن عباس عن النبي ﷺ	ولالله غيرك	٣٢
٤٢٠٥	آخر جه البخارى عن ابي موسى عن النبي ﷺ	لاحول ولا قوة	٣٣
٥٠٦	آخر جه ابو داؤد عن ابن ابي ليلة	قعد قعدة	٣٤
٤٨٤٨	آخر جه ابو داؤد عن شرید بن سوید عن النبي ﷺ	أتقعد قعدة المغضوب الخ	٣٥
٣٨	آخر جه البخارى عن ابي هريرة عن النبي ﷺ	صام رمضان	٣٦
١٧١٧٧	آخر جه الطبراني عن عبادة عن النبي ، مجمع الزوائد	استعينو بالله من الفقر الخ	٣٧
٤٩٣١	والواو بمعنى مع اي الفقر مع كثرة العيال ، فيض القدير		
٩٣٠	آخر جه البخارى عن جابر عن النبي ﷺ	يا فلان	٣٨
٩٨٥	آخر جه ابو داؤد عن محجن بن ادرع عن النبي ﷺ	يا الله	٣٩
١٤١	آخر جه البخارى عن ابن عباس عن النبي ﷺ	الله جنبنا الشيطان	٤٠
٣٠٩٤	آخر جه البخارى عن مالك بن اوس	يا مال	٤١
٨٣١	آخر جه البخارى عن ابن مسعود عن النبي ﷺ	ايها النبىُ	٤٢
٤٤٦٢	آخر جه البخارى عن انس عن فاطمة بنت رسول الله	يا ابته	٤٣
١٢٨٧	آخر جه البخارى عن ابن عباس عن صحيب الرومي	والاخاه	٤٤
٥١٤٣	آخر جه البخارى عن ابي هريرة عن النبي ﷺ	اياكم والظن	٤٥

٣٨٦٢	اخرجه الترمذى عن عبدالله بن معقل عن النبي ﷺ	الله الله فى اصحابى	٣٦
٣٨٤١	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبي ﷺ	الا كل شيء ماحلا الله الخ	٣٧
٣٦٠٠	اخرجه ابن ابى شيبة في مصنفه عن ابى بكر	الكلالة ماعدا الولد	٣٨
٦٧	اخرجه البخارى عن ابى بكرة	سيسميه سوا اسمه	٣٩
٨٦٢-٣٥	اخرجه مسلم عن جابر بن سمرة	صليت معه أكثر من الفى	٥٠
٤٠٩٢	اخرجه ابو يعلى في مسنده عن انس عن النبي ﷺ	ثمانية الاف نبي	٥١
١٥٣٨٠	اخرجه احمد عن ابى محذور	التاذين هو نفسه	٥٢
٢٢٧١	اخرجه البخارى عن ابى موسى عن النبي ﷺ	اجر الفريقين كلهمما	٥٣
٢٢١٢	اخرجه احمد عن ابى عباس	ذلت الطائفتان كلتاهمما	٥٤
٢٣٩٧٧	اخرجه احمد عن عوف بن مالك الاشجعى	يومهم اجمع وليلتهم حماعه	٥٥
٢٣٨٧٠	اخرجه احمد عن ابى رافع	طاف على نسائه جمع	٥٦
٩١٤٥	اخرجه عبد الرزاق عن ابن جريج فى بناء ابن الزبير الكعبة	فانفض البيت اجمع اكتع	٥٧
٥٤٨٢	اخرجه الطبرانى فى الاوسط عن ابى هريرة عن النبي ﷺ	اجمعون اكتعون	٥٨
١٨٧٦٩	اخرجه عبد الرزاق عن قاسم بن محمد عن ابى بكر	قطيع اليد والرجل	٥٩
٥٠	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبي ﷺ	ما المسؤول عنها الخ	٦٠
١١٢٠	اخرجه النساء في ابن عباس عن النبي ﷺ بلفظ اذا سجدتم فاجتهدوا في الدعاء فانه قمن ان يستجاب لكم	دعا السجدة قمن استجاباته	٦١
١٥٨٤	اخرجه البخارى عن عائشة عن النبي ﷺ	قومك حديث عهدهم الخ	٦٢
٣٥٨١-٨٠١	اخرجه مالك في المؤطرا عن ابى سعيد الخدري	ففي حديث عهده بعرس	٦٣
١٥٨٦	اخرجه البخارى عن عائشة عن النبي ﷺ	حديث عهد بجاهلية	٦٤
١٤٢٧	اخرجه البخارى عن حكيم بن حزام عن النبي ﷺ	اليد العليا خير من اليد الخ	٦٥
٣٣٨٥	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبي ﷺ	من اجمل النساء	٦٦
٧٢٢٤	اخرجه ابن حبان في صحيحه عن رافع عن النبي ﷺ	هم عندنا افضل الناس	٦٧
١٢٤٣٩	اخرجه ابن ابى شيبة عن جابر عن النبي ﷺ	فصل هنا	٦٨
١٥٩٦٧	الطبرانى عن عبد الرحمن بن صفوان ، مجمع الروئ	فشتان مايفنى الخ	٦٩

٤٧٨٠	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	بله ما اطلعتم علية	٧٠
٩٥٨	الخرجه احمد في الفضائل عن اسماء بنت عميس عن النبى ﷺ	دونك اهلك	٧١
٣٢٢-٧٢	اخرجه مسلم عن انس عن النبى ﷺ	رويداً سوقك	٧٢
١٤٤٥٦	اخرجه احمد عن جابر بن عبد الله	رويداً يا اهل يشرب	٧٣
٢٠٣٧	اخرجه النسائي عن عائشة	انتعل رويداً الخ	٧٤
١٦٥-١١	اخرجه مسلم عن عائشة عن النبى ﷺ	مه يا عائشة	٧٥
١٠٥١	اخرجه ابو داؤد عن علي عن النبى ﷺ	من قال . صه الخ	٧٦
٧٨١	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	آمين	٧٧
٣٤٧٩	اخرجه ابن حبان عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	فقط	٧٨
١٢٨٣	اخرجه البخارى عن انس بن مالك	اليك عنى	٧٩
٢٦٩٠	اخرجه الترمذى عن ابى سعيد الخدرى	علىَّ به	٨٠
٣٧٩-٦	اخرجه مسلم عن ابى محذوره عن النبى ﷺ	حي على الصلة	٨١
٣٦٥٥	اخرجه البخارى عن عائشة عن النبى ﷺ	كذا وكذا آية	٨٢
٤٣٠٢	اخرجه البخارى عن عمرو بن سلمة عن النبى ﷺ	صلوة كذا في حين كذا	٨٣
١٤١٩	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	لفلان كذا ولفلان كذا	٨٤
٤٨٨٦	اخرجه البخارى عن ابن مسعود عن ام يعقوب	لعنت كيت وكيت	٨٥
٨٢-٣١٢	اخرجه مسلم عن عمران بن حصين	كان من امره ذيت وذيت	٨٦
٥٠٣٢	اخرجه البخارى عن ابن مسعود عن النبى ﷺ	نسيت آية كيت وكيت	٨٧
١٩٨٦	اخرجه البخارى عن جويرية عن النبى ﷺ	اصمت امس	٨٨
٢٩	اخرجه البخارى عن ابن عباس عن النبى ﷺ	ما رأيت منك خيراً قط	٨٩
٣٣٦٤	اخرجه البخارى عن ابن عباس عن النبى ﷺ	اذن لا يضيعنا	٩٠
٦٥٦٥	اخرجه البخارى عن انس عن النبى ﷺ	اشفع تشفع	٩١
٧١٣	اخرجه البخارى عن عائشة	متى يقامك الخ	٩٢
٤٦٧	اخرجه الطبراني في الكبير عن عصام المزنى	اذما طلبتكم الخ	٩٣
٦٤٢٥	اخرجه البخارى عن عمرو بن عوف عن النبى ﷺ	اظنكم سمعتم الخ	٩٤

٥٣٧٧	اخرجه النسائي عن ابي رفاعة	خلت قوائمه حديدا	٩٥
٤١٣	اخرجه الترمذى عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	عسى رجل . فيقول الخ	٩٦
٣٤٦٧	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	كاد يقتله العطش	٩٧
٤٨٥٤	اخرجه البخارى عن جبیر بن مطعم	كاد قلبي ان يطير	٩٨
٣٧٥٨٣	اخرجه ابن ابى شيبة عن ابى بكر عن النبى ﷺ	اوشك الله الخ	٩٩
٤٦٠٤	اخرجه ابو داؤد عن مقدام بن معدى كرب عن النبى ﷺ	يوشك رجل الخ	١٠٠
٣٥٤٥	اخرجه ابن ابى شيبة عن انس عن ابى بكر	كربت الشمس ان تطلع	١٠١
١٠٢٩٧٠	اخرجه مسلم عن ابى سعيد الخدري	جعل رسول الله ﷺ الخ	١٠٢
٢٣٩٩	اخرجه ابو داؤد عن رافع بن خديج عن النبى ﷺ	ما احسن زرع ظهر	١٠٣
٢٨٣	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	سبحان الله الخ	١٠٤
٤٥٩	اخرجه احمد فى الفضائل عن عمرو بن العاص	ولله در ابن حتنمة الخ	١٠٥
٨٧٠-١٤٨	اخرجه مسلم عن عدى بن حاتم عن النبى ﷺ	بس الخطيب انت	١٠٦
١٨٩٩	اخرجه ابن ماجة عن انس بن مالك	يا حبذا محمد ﷺ الخ	١٠٧
٢٩٦٦	اخرجه ابن ابى شيبة عن حذيفة بن اليمان	ما صليت مذ الخ	١٠٨
٢٣١١	اخرجه البخارى عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	منذ ثلث ليال	١٠٩
٢٦٣٦٧	اخرجه البخارى عن عائشة	مذ قدمو المدينة	١١٠
٣٠٣٥	اخرجه البخارى عن جرير بن عبد الله	منذ اسلمت	١١١
١٧٤١	اخرجه البخارى عن ابى بكرة عن النبى ﷺ	رب مبلغ الخ	١١٢
٦٥٢٥	اخرجه ابو يعلى عن ابى هريرة عن النبى ﷺ	حاشا البيت الحرام	١١٣
٦٤٧-٢٤	مستخرج الطوسي على جامع الترمذى عن عدى بن حاتم	عدا الخطيب الا يرضي الخ	١١٤
١٧٨٠٢	اخرجه احمد عن عمرو بن العاص	اسلمت رغبة فى الجهاد	١١٥
٣٩٤٩	اخرجه احمد عن ابن مسعود عن النبى ﷺ	ايا ملائكتى	١١٦
٣٦٥٧٢	اخرجه ابن ابى شيبة عن ابن عباس عن النبى ﷺ	هيا معشر بنى لوى الخ	١١٧
٩٦	اخرجه ابو داؤد عن عبدالله بن مغفل	اي بنى الخ	١١٨
٢٨٢٦	اخرجه البيهقي في الصغير عن محمد بن اسحاق	أم محمد الخ	١١٩

۶۹۸	اخرجه البخاری عن ابن عباس	ث نام حتی نفح	۱۲۰
۱۰۶۶	اخرجه البخاری عن عروة بن الزبير	اجل انه اخطأ السنة	۱۲۱
۵۷۲	اخرجه البخاری عن انس رض عن النبي ﷺ	اما انكم في صلاة الخ	۱۲۲
۵۹	اخرجه البخاری عن ابى هريرة رض	هاانا يا رسول الله ﷺ	۱۲۳
۱۴۹۲	اخرجه البخاری عن ابن عباس عن النبي ﷺ	هلا انتفعم بجلدها	۱۲۴
۵۱۸۲	اخرجه احمد عن عبد الله بن عمر رض	ان الشهر قد يكون الخ	۱۲۵
۸۶	اخرجه البخاری عن اسماء عن عائشة رض	فasharat brasheha ai نعم	۱۲۶

مؤلف کاتuarf

نام مُع ولدیت : عبدالغفار محمد حسین تانبولی۔

ابتدائی تعلیم : مدرسہ دارالیتامی شولاپور۔

عالیت و افتاء : جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈا بھیل گجرات ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۲ء۔

تدریب قضاۓ : مرکزی دارالقضاۓ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار۔

موجودہ شغل : قاضی دارالقضاۓ شولاپور، تصنیف و تالیف۔

عہدے : (۱) قاضی: دارالقضاۓ شولاپور آل انڈیا مسلم پرنسل لاء بورڈ۔

(۲) جزل سیکریٹری : مدرسہ تعلیم الدین کمپھاری شولاپور۔

(۳) چیئر مین: رحمۃ للعالمین ایجوکیشنل چریٹیبل ویلفیر ٹرست شولاپور۔

تالیفات: تعلیم الخو مع امثلہ قرآنیہ و حدیثیہ، تعلیم الصرف مع امثلہ قرآنیہ (زیر طبع)

شاہبیب رحمت سیرت پاک (زیر طبع) تدریب الخو (زیر طبع)۔

رسائل : نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے پر تحقیقی رسالہ، راہ حق کی نشانیاں،

قانون تعدد نکاح و طلاق و حلالة، جمعیت علماء اور مسئلہ کشمیر، لاک ڈاؤن میں جمعہ و عیدین کی

نماز اور قیادت کارونا، وغیرہ۔

مدرسہ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین کمپنی شولا پور مہارا شٹر انڈیا

تعارف و خدمات

مدارس اسلامیہ خصوصاً سر زمین ہندوستان میں سرمایہ ملت کے نگہبان ہیں، اس ملک میں اسلام کی بقاء اور دین و شریعت کی حفاظت کے ضامن ہیں، مدارس کے دوراندیش اولین معماروں نے مدارس اسلامیہ کو ”مسلمان اپنے دینی مدارس کی کفالت خود کریں“ کی بنیاد پر قائم کیا ہے جس کی وجہ سے اب تک دشمن کی ہرسازش نے پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ دیا ہے۔

مدارس اسلامیہ کا یہ زرین سلسلہ ام المدارس دارالعلوم دیوبند سے چل کر جامعہ ڈا بھیل سے ہوتا ہوا سارے ملک میں پھیل گیا، چنانچہ آج ہندوستان میں لاکھوں مدارس قائم ہیں جو مسلمانوں کی اپنی کفالت پر اپنے اپنے حلقوہ میں اپنی طاقت بھرا پنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔

اسی زرین سلسلہ کی ایک چھوٹی سی کڑی ”مدرسہ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین شولا پور“ ہے، جو ہمارے خوابوں کی تعبیر ہے، ہمارے ارمانوں کا محل ہے، ہماری فکر و روانوں کی عملی شکل ہے، ہماری تڑپ کا حاصل اور ہماری آہوں کا نتیجہ ہے، مدرسہ کی قابل ذکر بات یہ ہے کہ مدرسہ کو مہارا شٹر میں دارالعلوم دیوبند اور جامعہ ڈا بھیل کی طرح شورائی نظام پر استوار کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور شورائی نظام: علم، اخلاق و تقوی، خیرخواہی، اجتماع و وحدت فکر و عمل، باہمی اعتماد، آپسی رواداری، نظم و نسق اور انتہک محنت سے چلتا ہے، ان اوصاف کے بغیر کسی بھی نظام کو ٹوٹ کر بکھر جانے میں دریہ نہیں لگتی، چنانچہ اس مدرسہ کی ٹرست و شوری کے افراد سب سند یافتہ علماء کرام ہیں اور اس مدرسہ کو سرپرستی علماء ربانیین کی ہی حاصل ہے، مدرسہ کے قیام کو دس سال ہو گئے، ان دس سالوں میں مدرسہ نے اچھی ترقی کر لی ہے، تعلیم عربی سوم تک جاری ہے، تقریباً ۱۵۰ ایچ چوپ کے داخلے ہو جاتے ہیں، لہذا ہم ذمہ داران مدرسہ توکلا علی اللہ مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنی دعوات صالحات اور زکوہ و صدقات میں مدرسہ کو ضرور یاد رکھیں۔

Mob No: 9822531322, 8888014824, 9175771550

ICICI Bank AC No. 252501000057, IFSC Code. ICIC0002525

دارالقضاءء شولاپور

زیر نگرانی: آل انڈیا مسلم پرنسپل لاء بورڈ

آزادی کے بعد مسلمانان ہند کا سب سے بڑا کارنامہ "آل انڈیا مسلم پرنسپل لاء بورڈ" کا قیام ہے، جس کا کام ہندوستان کی صوبائی و مرکزی حکومتوں کی جانب سے بنائے گئے قوانین اور عدالتوں کی جانب سے دیئے گئے فیصلوں پر گہری نظر رکھنا اور قوانین و فیصلوں کے دین و شریعت کے خلاف ہونے کی صورت میں اس کے تدارک کی کوشش کرنا ہے۔

آل انڈیا مسلم پرنسپل لاء بورڈ کا ایک بہت بڑا اقدام ہندوستان میں دارالقضاءاء کا قیام ہے کہ مسلمان اپنے معاشرتی و خانگی مسائل کو دارالقضاءاء میں شریعت کی روشنی میں حل کریں اور ان مسائل کے حل کے لئے کورٹوں کا رخ نہ کریں تاکہ انہیں شریعت مخالف فیصلوں کا سامنا کرنا پڑے، چنانچہ سارے ملک میں دسیوں دارالقضاءاء بورڈ کی نگرانی میں اپنے اپنے مقرر کردہ حلقوں میں حسن و خوبی اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔

دارالقضاءاء میں کم از کم ایک قاضی، ایک نائب قاضی اور ایک رائٹر و پیپن ہوتے ہیں اور مقدمہ کی پوری کارروائی کورٹوں کے انداز میں انجام دی جاتی ہے اور فیصلے شریعت کی روشنی میں دیئے جاتے ہیں اور پوری کارروائی (نوٹس، جواب، تاریخ پیشی، گواہوں کے بیانات اور احکامات) آن پیپر محفوظ رکھی جاتی ہے تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی "دارالقضاءاء شولاپور" ہے جو قربان حسین نگر گروناک چوک شولاپور میں واقع ہے، اور مدرسہ تعلیم الدین شولاپور کے زیرِ تنظام ہے، اب تک دارالقضاءاء شولاپور سے صلح، خلع، طلاق، فتح نکاح اور میراث کے سینکڑوں فیصلے صادر ہو چکے ہیں، لہذا مسلمانوں سے اپیل ہیکہ اپنے معاشرتی مسائل اور خانگی جھگڑوں کو شریعت کی روشنی میں دارالقضاءاء سے حل کروائیں۔